ایضاح المسائل

بمطابق فتاویٰ

آیت اللہ العظمیٰ السید علی الحسینی السیستانی (دام ظلہ الوارف)

امام باقرؑ فاؤنڈیشن بھکر پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

ایضاحُ المسائل

ناشر

امام باقرؑ فاؤنڈیشن بھکر پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	ایضاح المسائل
ناشر	امام باقرؑ فاؤنڈیشن بھکر پاکستان
تاریخ طبع	2018
ایڈیشن	پہلا
پرنٹنگ	علوی پرنٹنگ سینٹر بلاک 7 سرگودھا
تعداد	(1500)
رابطہ نمبر:	03347634874

فہرست

عرض ناشر ____ **12**

تقلید ____ **13**

احکامِ طہارت ____ **18**

پانی کی اقسام اور ان کے احکام ____ 18

مطلق پانی کی تعریف، احکام اور مسائل ____ 20

مطلق پانی کی مذکورہ پانچ اقسام سے نجس چیز کو پاک کرنے کے احکام: ____ 22

بیت الخلاء کے احکام ____ 25

استنجاء کے خصوصی احکام: ____ 26

مکروہات ____ 27

استبراء ____ 28

نجاسات ____ **31**

پیشاب، پاخانہ ____ 31

منی ____ 32

مردار ____ 32

خون ____ 34

کتا اور سور ____ 34

شراب ____ 35

کافر ____ 35
نجاست خور حیوان ____ 36
نجاست کے منتقل ہونے کا طریقہ ____ 37
نجاست کے چند اہم احکام ____ 39
وہ نجاسات جو نماز میں معاف ہیں ____ 44
مطہرات ____ 48
وضو کے احکام ____ 54
وضو کرنے کا طریقہ: ____ 56
وضو کے احکام: ____ 60
مبطلاتِ وضوء ____ 60
وضوءِ جبیرہ ____ 61
وضو جبیرہ کی شرائط: ____ 62
غسل کے احکام ____ 66
غسل مس میت ____ 74
احکامِ میت ____ 76
احتضار (جان کنی) کے احکام ____ 76
میت کو غسل دینے کی شرائط: ____ 79
غسل میت کی کیفیت اور اس کے احکام ____ 80
کفن کے احکام ____ 82
حنوط کے احکام ____ 83

نماز میت کے احکام ________ 84
نماز میت کے مستحبات ________ 85
نماز جنازہ کا طریقہ: ________ 86
نماز جنازہ کا مختصر طریقہ: ________ 86
دفن کے احکام ________ 87
دفن کے مستحبات ________ 89
نماز وحشت ________ 90
قبر کشائی کے احکام ________ 90
تیمّم کے مختصر احکام ________ 91
جواب: سات صورتوں میں وضو یا غسل کے بدلے تیمّم کرنا درست ہوتا ہے: ___ 92
احکامِ نماز ________ 96
نماز کی فضیلت کا بیان: ________ 96
نماز کی اقسام: ________ 96
مقدمات نماز ________ 97
مغرب اور عشاء کی نماز کا وقت ________ 98
صبح کی نماز کا وقت ________ 100
مستحب نمازیں ________ 102
نماز غفیلہ ________ 103
قبلہ کے احکام ________ 103
نماز میں طہارت کا بیان ________ 106
نمازی کے بدن اور لباس کے پاک ہونے کا بیان ________ 106

نمازی کا چھوٹا لباس ________ 111
نماز کی حالت میں نجس چیز کو اٹھانا ________ 112
مجبوری اور اضطرار کی حالت میں ________ 112
نمازی کے لباس کی شرائط ________ 113
نماز پڑھنے کی جگہ ________ 119
مسجد کے احکام ________ 125
اذان و اقامت ________ 127
واجبات نماز ________ 129
نیت ________ 129
تکبیرۃ الاحرام ________ 130
قیام ________ 131
قرات ________ 133
رکوع ________ 135
سجود ________ 136
تشہد ________ 141
سلام ________ 142
ترتیب ________ 143
موالات ________ 143
قنوت اور تعقیبات ________ 144
مبطلات نماز ________ 145
نماز میں خلل کا حکم ________ 149

نماز میں شک ______ 151
مسافر کی نماز ______ 155
نماز جمعہ کا بیان ______ 160
قضاء نماز۔ ______ 161
نماز جماعت ______ 164
نمازِ آیات ______ 169
عید الفطر اور عید القربان کی نماز ______ 171
روزے کے احکام ______ 172
مبطلات روزہ ______ 174
مکروہات روزہ ______ 176
روزے کی قضاء کے احکام ______ 178
مسافر کے روزوں کے احکام۔ ______ 178
چاند کے ثبوت کے طریقے۔ ______ 180
حرام اور مکروہ روزے۔ ______ 180
مستحب روزے ______ 181
زکات فطرہ کے مسائل ______ 182
زکوۃ فطرہ کا مصرف ______ 183
احکامِ خمس ______ 185
خمس کے آثار و برکات ______ 186
خمس نہ دینے کے نقصانات: ______ 187

خمس کا مصرف ______ 194

احکامِ زکوۃ ______ 196

زکواۃ کے احکام ______ 201

زکواۃ کے مستحقین ______ 201

مستحقین زکوۃ کی شرائط ______ 202

حج ______ 203

معاملات ______ 206

خرید وفروخت کے احکام ______ 206

کرائے کے احکام ______ 209

مضاربہ ______ 210

جعالہ ______ 210

قرض ______ 211

عاریہ ______ 211

امانت ______ 212

لقطہ ______ 213

صدقہ ______ 214

احکامِ نکاح ______ 216

احکام عقد ______ 216

نکاح کی شرائط ______ 217

احکام فسخ نکاح ______ 219

عقدِ دائمی کے احکام ____ 221
احکامِ متعہ ____ 223
نگاہ ڈالنے کے احکام ____ 224
متفرق ازدواجی مسائل ____ 225
احکامِ رضاعت ____ 227
آدابِ رضاعت ____ 230
احکام طلاق ____ 231
طلاق کی عدت ____ 233
وفات کی عدت ____ 234
طلاق بائن اور طلاق رجعی ____ 234
طلاق خلع ____ 236
طلاق مبارات ____ 237
کھانے پینے کے احکام ____ 239
کھانا کھانے کے آداب۔ ____ 240
پانی پینے کے آداب اور مستحبات ____ 242
پانی پینے کے مکروہات۔ ____ 242
میراث کے احکام۔ ____ 243
بیوی اور شوہر کی میراث ____ 245

عرض ناشر

بے شک دین کا احیاء اور اس کی نشر واشاعت شریعت اسلامی کے ان اولین مقاصد اور عظیم اہداف میں سے ہے جس کے لیے انبیاء ورسل اور اولیاء حق کا ایک طویل سلسلہ جاری رہا اور ختمی مرتبت حضرت محمد ﷺ کی رحلت کے بعد ان کے بارہویں جانشین کی غیبت کبریٰ کے دوران یہ ذمہ داری علماء دین کو سونپی گئی جنہوں نے اپنے ادوار میں اسے بطریقِ احسن انجام دیا۔

اور اسی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے چند علماء کی سرپرستی میں ایک مؤسسہ خیریہ کا انعقاد کیا گیا ہے جس کے اہداف و مقاصد میں سے ایک احکام دین، صحیح عقائد اور اخلاق حسنہ کی نوجوان نسل تک رسائی ہے۔اور ہماری یہ کتاب بھی انہی کاوشوں کی ایک کڑی ہے جس میں احکام شریعت کو آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی حسینی السیستانی دام عزہ کے فتاوٰی کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔

اور ادارہ اپنے ان تمام معاونین کا شکر گزار ہے جنھوں نے اس کاوش میں ہمارا ساتھ دیا۔

تقلید

سوال نمبر 1 : دین کیا ہے ؟

جواب : دین تین چیزوں کا مجموعہ ہے۔ عقائد، احکام، اخلاق۔

سوال نمبر 2 : عقائد کا علم کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے ؟

جواب : ضروری ہے کہ ہم ہر عقیدہ کو دلیل سے لیں اگرچہ اس میں قرآن و حدیث اور اپنے مذہب کے علماء سے رہنمائی لینی پڑے لیکن آخر کار یہ یقین حاصل کرنا ضروری ہے کہ یہ عقیدہ حق ہے۔

سوال نمبر 3 : احکام دین (حلال و حرام کے) مسائل پر عمل پیرا ہونے کے لیے کیسے ان کا علم حاصل کیا جائے ؟

جواب : اس کے دو طریقے ہیں۔

1 : انسان خود مجتہد ہو یعنی اس قدر علمی صلاحیت کا مالک ہو کہ قرآن و حدیث سے حکم شرعی معلوم کر سکتا ہو۔

2 : اگر خود مجتہد نہیں ہے تو پھر کسی دوسرے مجتہد کی تقلید کرے۔

سوال نمبر 4 : تقلید سے کیا مراد ہے ؟

جواب : تقلید کا معنی یہ ہے کہ انسان کا عمل جامع شرائط مجتہد کے فتویٰ کے مطابق ہو۔

سوال نمبر 5 : اس پر کیا دلیل ہے کہ اگر ہم تقلید کرکے عمل انجام دیں تو بروز محشر ہم بری الذمہ ہوں گے ؟

جواب : تقلید ایک ایسا عقلائی طریقہ ہے جس پر عقلمند لوگ ہمیشہ سے عمل کرتے چلے آرہے ہیں ہر فن و علم میں نہ جاننے والے اس فن کے ماہرین سے رائے لے کر اس پر عمل کرتے ہیں اور اسلام نے اس طریقہ سے نہیں روکا ہے بلکہ بعض آیات اور بہت ساری روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ فقہی احکام میں بھی عام لوگوں کو اسی طریقہ کار کو اپنانے کا حکم دیا گیا ہے۔

سوال 6: رسول خدا ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا کہ میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں قرآن اور میری اہل بیتؑ۔ ان سے متمسک رہیں گے تو گمراہ نہیں ہو نگے تو پھر مجتہد کی تقلید کیسے کافی ہو گی؟

جواب: قرآن اور اہل بیت نبیؐ سے متمسک رہنے کے یہی دو طریقے ہیں جو ذکر کیے ہیں۔
ایک یہ کہ انسان خود قرآن اور حدیث کا عالم ہو اور دوسرا یہ کہ قرآن و حدیث میں جو مجتہد ہے اس سے پوچھ کر عمل کرے تو درحقیقت یہ آدمی بھی قرآن اور حدیث معصوم پر عمل کر رہا ہے صرف اتنا ہے کہ ایک فقیہ کے واسطے سے قرآن و حدیث سے متمسک ہے۔

سوال 7: اگر تقلید اس قدر ضروری ہے تو پھر بعض آیات اور روایات میں اس کی مذمت کیوں وارد ہوئی ہے؟

جواب: تقلید کی ایک قسم مذموم ہے اور اس کی مذمت وارد ہوئی ہے اور وہ یہ کہ کسی نااہل اور جاہل کی تقلید کی جائے جیسے کافر لوگ اپنے آباواجداد کی تقلید کرتے تھے۔

سوال 8: تقلید کے صحیح ہونے کے لیے اس آدمی میں کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے جس کی تقلید کی جائے؟

جواب: مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔
1: مجتہد ہو۔ 2: عادل ہو۔ 3: مرد ہو۔ 4: مومن ہو۔ 5: حلال زادہ ہو۔

سوال 9: ایک عالم کب مجتہد کہلاتا ہے؟

جواب: جب اس میں اس قدر علمی صلاحیت پائی جائے کہ وہ قرآن و حدیث سے حکم شرعی کا استنباط کر سکتا ہو۔

سوال 10: عام طور پر ایک انسان کب اور کیسے مجتہد بنتا ہے؟

جواب: احکام دین میں مجتہد بننے کے لیے ضروری ہے انسان ان تمام علوم میں دسترس رکھتا ہو۔ جن علوم کی احکام دین کے استنباط کرنے میں ضرورت پیش آتی ہے جیسے علم نحو، علم صرف، عربی ادب، علم منطق، علم بلاغت، علم تفسیر، علم حدیث، علم رجال و درایہ، علم اصول فقہ وغیرہ۔اسی لیے عام طور پر درجہ اجتہاد تک پہنچنے کے لیے دسیوں سال کی ان تھک محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔

سوال 11 : عادل ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب : عادل اس شخص کو کہتے ہیں جو شریعت کے مطابق زندگی گزارے یعنی واجبات کی پابندی کرے اور حرام کاموں سے بچے۔

سوال 12 : اگر مجتہد ایک سے زیادہ ہوں اور ان کے فتاویٰ مختلف ہو جائیں تو کیا کیا جائے؟

جواب : اس صورت میں ضروری ہے کہ ان میں سے جو اعلم ہے اس کی تقلید کی جائے۔

سوال 13 : اعلم سے کیا مراد ہے؟

جواب ؛ اعلم اسے کہتے ہیں جو احکام دین کے استنباط کرنے اور جزئیات کو قواعد و کلیات سے نکالنے میں زیادہ قدرت وصلاحیت رکھتا ہو۔

سوال 14 : ہم کیسے پہچان سکتے ہیں کہ فلاں عادل ہے؟

جواب : کسی کی عدالت تین طریقوں سے معلوم کی جاسکتی ہے

1 : انسان خود کسی کو اچھی طرح جانتا ہو کہ وہ پابند شریعت ہے۔

2 : دو عادل گواہ کسی کی عدالت کی گواہی دے دیں۔

3 : کس انسان کا ظاہر اچھا ہو اس طرح کہ اگر اس کے دوستوں، رشتہ داروں اور پڑوسیوں سے اس کے بارے میں پوچھا جائے تو وہ کہیں کہ اچھا انسان ہے۔

سوال 15 : کسی کے مجتہد یا اعلم ہونے کو کیسے پہنچانا جاسکتا ہے؟

جواب : اجتہاد اور اعلمیت کا بھی تین طریقوں سے علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔

1 : انسان خود اس حد تک پڑھا لکھا ہو کہ کسی کے مجتہد ہونے اور اعلم ہونے کی تحقیق کر سکتا ہو۔

2 : دو ایسے عادل جو اہل خبرہ ہوں (یعنی کسی کے اجتہاد اور اعلم ہونے کی تحقیق کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں) وہ کسی کے اجتہاد یا اعلمیت کی گواہی دے دیں۔

3 : اہل خبرہ میں سے ایک ایسا آدمی جو قابل اعتماد ہو وہ کسی کے اجتہاد یا اعلم ہونے کی گواہی دے دے۔

سوال 16 : اگر اعلم کا پتا نہ چل رہا ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب : اگر اس بات کا علم نہ ہو کہ ان میں سے کوئی اعلم ہے یا نہیں تو پھر ان میں سے کسی کی بھی تقلید کر سکتا ہے سوائے بعض ان موارد کے جو منہاج الصالحین میں مذکور ہیں اور اگر جانتا ہو کہ

ان میں سے ایک اعلم ہے لیکن تعیین نہ ہو رہی ہو تو پھر اختلافی مسائل میں احتیاط کرنی ہوگی سوائے بعض موارد کے جن کی تفصیل منہاج الصالحین مین مذکور ہے۔

سوال 17: اگر ایک انسان تقلید کے بغیر عمل انجام دیتا رہا ہو تو کیا کرے؟

جواب: تقلید کے بغیر انجام دیے ہوئے اعمال باطل ہیں یعنی انسان کو ان احکام سے بری الذمہ ہونے کا یقین نہیں ہو سکتا لہٰذا ضروری ہے کہ اپنے اعمال کو اپنے زمانہ کے اعلم مجتہد کے فتویٰ کی روشنی میں دیکھے اگر مطابق ہوں تو ٹھیک ہے اگر مخالف ہوں تو پھر اس سے پوچھے کہ ان اعمال کو دوبارہ انجام دینا واجب ہے یا نہیں کیونکہ بعض صورتوں میں دوبارہ انجام دینا واجب ہوتا ہے اور بعض میں واجب نہیں ہوتا۔

سوال 18: اگر انسان ایک مجتہد کی تقلید کرتا تھا اور وہ فوت ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب: موجودہ دور کے زندہ مجتہد کی طرف اس مسئلہ میں رجوع کرے اگر وہ پہلی تقلید پر رہنے کی اجازت دے دے تو باقی رہ سکتا ہے ورنہ زندہ کیطرف عدول کرے۔

سوال 19: اپنے مجتہد کے فتاویٰ کو کیسے معلوم کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اپنے مجتہد کے فتاویٰ معلوم کرنے کے چار طریقے ہیں

1: خود مجتہد سے اس کا فتویٰ سنے۔

2: ایسے دو عادل آدمیوں سے سنے جو اس مجتہد کا فتویٰ بیان کر رہے ہوں۔

3: کسی ایسے شخص سے مجتہد کا فتویٰ سنے جس کی بات پر اطمنان ہو جائے

4: مجتہد کی فتاویٰ کی کتاب سے پڑھے بشر طیکہ کتاب کے صحیح ہونے کے بارے اطمنان ہو۔

سوال 20: کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ انسان کسی مسئلہ میں اپنے مجتہد کے فتویٰ کو چھوڑ کر کسی دوسرے مجتہد کے فتوی پر عمل کر لے؟

جواب: اپنے مجتہد نے جس مسئلہ میں فتویٰ دیا ہے تو اس میں کسی اور کی طرف رجوع نہیں کر سکتا لیکن اگر اس نے فتویٰ نہیں دیا بلکہ کہ احتیاط واجب لگائی ہے تو پھر اس مسئلہ میں ان کے بعد والے عالم مجتہد کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔

سوال 21: احتیاط واجب اور احتیاط مستحب میں کیا فرق ہے؟

جواب: احتیاط مستحب پر عمل ترک کیا جاسکتا ہے اور یہ فتویٰ کے بعد ذکر ہوتی ہے اور احتیاط واجب کو بالکل نہیں چھوڑا جاسکتا بلکہ اس پر عمل کرے یا اس مسئلہ میں کسی دوسرے مجتہد کے فتویٰ پر عمل کرے اور اس احتیاط واجب کے ساتھ فتویٰ ذکر نہیں ہوتا۔

سوال 22: اگر انسان کسی دوسرے آدمی کو غلط فتویٰ نقل کر دے تو کیا کرے؟

جواب: جان بوجھ کر ایسا کرنا حرام ہے اور غلطی سے ایسا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن دونوں صورتوں میں اس آدمی کو صحیح فتوی سے آگاہ کرے۔

سوال 23: اگر انسان کسی مسئلہ میں مجتہد کے فتویٰ سے آگاہی نہیں رکھتا تو کیا کرے؟

جواب: جب تک فتویٰ کا علم نہ ہو احتیاط پر عمل کرے۔

سوال 24: کیا مجتہد کے تمام فتاوی کا سکیھنا اور یاد کرنا واجب ہے؟

جواب: ان تمام مسائل کا سیکھنا واجب ہے جو انسان کو پیش آسکتے ہوں اور عین موقع پر ان کا سیکھنا اور ان کے مطابق عمل کرنا ممکن نہ ہو۔امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں

لیت السیاط علی رؤوس اصحابی حتی یتفقھوا فی الحلال و الحرام) المحاسن ص 229

”کاش میرے اصحاب کے سروں پر اس وقت تک کوڑے مسلط رہتے جب تک وہ حلال و حرام کا علم حاصل نہ کر لیتے۔“

احکامِ طہارت

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ أَنْزَلْنا مِنَ السَّماءِ ماءً طَهُوراً (سورہ فرقان 48)

اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ پانی برسایا ہے۔

پانی کی جہاں یہ خصوصیت ہے کہ وہ خود پاکیزہ ہے اسی طرح یہ نجس اور پلید چیزوں کو بھی پاک کر دیتا ہے اور آئمہ علیہم السلام نے پانی کی مختلف اقسام بیان فرمائیں ہیں کہ جن میں ہر پانی سے پاک کرنے کا الگ حکم اور ایک الگ طریقہ ہے۔ لہٰذا اسی وجہ سے ہم پانی کی مختلف اقسام اور ان کے حکم بیان کرتے ہیں:

پانی کی اقسام اور ان کے احکام

سوال 25: پانی کی کتنی اقسام ہیں؟

پانی کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں:

مطلق پانی اور مضاف پانی

سوال 26: مضاف پانی کی تعریف بیان کریں؟

مضاف پانی: دو طرح کے پانی مضاف پانی کہلاتے ہیں:

الف: وہ پانی جو کسی چیز سے حاصل کیا جائے جیسے انار کا پانی، لیموں کا پانی وغیرہ

ب: اور اسی طرح وہ پانی بھی مضاف ہے کہ جو کسی دوسری چیز سے اس طرح مکس ہو جائے کہ پھر اسے پانی نہ کہا جائے جیسے کسی پانی میں بیری کے پتے اتنے زیادہ ڈالے جائیں کہ پانی گاڑھا ہو جائے کہ پھر اسے پانی نہ کہا جائے بلکہ گاڑھا شربت کہا جائے تو یہ مضاف پانی کہلائے گا۔

سوال 27: مضاف پانی کے احکام بیان کریں؟

جواب: 1: مضاف پانی کسی نجس چیز کو پاک نہیں کرتا۔

2: اس سے غسل اور وضو بھی نہیں ہو سکتا۔
3: نجاست گرنے سے فوراً نجس ہو جائے گا۔

سوال 28: کیا دودھ، شیرا، سالن، لسی، تیل اور پٹرول مضاف پانی میں شمار ہوں گے؟

جواب: دودھ، شیرا، سالن، لسی، تیل اور پٹرول وغیرہ اگرچہ ان کو "مضاف پانی" نہیں کہا جاتا لیکن ان کا حکم مضاف پانی والا ہے یعنی اگر اس میں نجاست کا ایک ذرہ بھی گر جائے تو سارا دودھ یا سارا سالن نجس ہو جائے گا۔

☆اگر مطلق پانی کا ذائقہ تبدیل ہو جائے جیسے کہ پانی نمکین ہو یا اس میں میٹھا ڈال دیا جائے تو یہ پانی مطلق پانی رہے گا اور مضاف پانی نہیں بنے گا۔

سوال 29: مطلق پانی کو صاف کرنے کے لیے جراثیم کش ادویات ڈالنے سے پانی کا ذائقہ تبدیل ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: پانی کو صاف کرنے کے لئے جراثیم کش ادویات ڈالی جاتی ہیں کہ جس سے پانی میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے یا پانی کا رنگ کچھ تبدیل ہو جاتا ہے تو ایسی صورت میں وہ پانی مضاف نہیں کہلائے گا اور وضو وغیرہ کے لئے پانی کا اپنی اصلی حالت پر آنے کا انتظار کرنا ضروری نہیں ہے۔

سوال 30: اگر شک ہو کہ مطلق پانی مضاف ہوا ہے یا نہیں اور اسی طرح شک ہو کہ مضاف پانی مطلق ہوا ہے یا نہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مطلق پانی کے مضاف بننے میں شک ہو تو اس پانی کا حکم مطلق پانی والا ہوگا اور اگر مضاف پانی کے مطلق پانی بننے میں شک ہو تو اس کا حکم مضاف پانی والا ہوگا۔

سوال 31: اگر معلوم نہ ہو کہ پانی مطلق یا مضاف تھا اور اب شک ہو کہ مطلق ہے یا مضاف تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر معلوم نہ ہو کہ یہ پانی پہلے مطلق تھا یا مضاف تھا اور اب شک ہو کہ آیا مطلق ہے یا مضاف ہے تو ایسے پانی سے وضو یا غسل نہیں کر سکتے اور اگر اس میں نجاست گرے تو وہ فوراً نجس ہو جائے گا اور اسی طرح اگر وہ پانی کر یا کر کی مقدار سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو پھر بھی نجاست گرنے سے احتیاط واجب کی بناء پر نجس ہو جائے گا۔

مطلق پانی کی تعریف، احکام اور مسائل

سوال 32: مطلق پانی کی تعریف کریں؟

جواب: مطلق پانی: جو پانی مضاف نہ ہو اسے مطلق پانی کہتے ہیں جیسے کہ عام طور پر جو پانی ہم پینے، نہانے اور کپڑے وغیرہ دھونے کے لئے استعمال کرتے ہیں یہ پانی "مطلق پانی" کہلاتا ہے اگرچہ بعض علاقوں میں ممکن ہے کہ اس پانی کا ذائقہ کڑوا ہو، یا میٹھا ہو یا نمکین ہو۔

سوال 33: مطلق پانی کی اقسام بیان کریں؟

مطلق پانی کی اقسام:

1: کر پانی 2: قلیل پانی 3: جاری پانی 4: بارش کا پانی 5: کنویں کا پانی

سوال 34: کرّ پانی کی تعریف کریں؟

جواب: تقریباً 384 لیٹر یا اس مقدار سے زیادہ پانی کو کر پانی کہا جاتا ہے۔

سوال 35: موجودہ دور میں نل اور شاور کے پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: موجودہ دور میں ٹونٹی اور شاور وغیرہ کا پانی اس وقت کر کہلائے گا کہ جب وہ ٹینکی کے پانی کے ساتھ ملا ہوا ہو اور ٹینکی کا پانی کر کی مقدار کے برابر ہو اور جیسے ہی ٹینکی کا پانی کر کی مقدار سے تھوڑا سا بھی کم ہو گا تو ٹونٹی اور شاور کا پانی کرّ پانی نہیں کہلائے گا اور اس کے احکام قلیل پانی والے ہوں گے۔

☆ بالٹی اور ٹپ کے پانی میں اگر ٹونٹی کھلی ہو اور وہ ٹپ یا بالٹی کا پانی ٹونٹی کے پانی کے ذریعے کسی کر پانی سے ملا ہوا ہو تو بالٹی یا ٹپ کا پانی بھی کر پانی کے حکم میں ہو گا۔

سوال 36: قلیل پانی کی تعریف کریں؟

جواب: جو کرّ پانی سے کم ہو اسے قلیل پانی کہا جاتا ہے۔

سوال 37: جاری پانی کی تعریف کریں؟

جواب: پانی تین شرائط کے ساتھ جاری پانی کہلاتا ہے:

1: پانی کا قدرتی منبع ہو جیسے دریا اور چشمہ یا کنواں وغیرہ قدرتی منبع کہلاتا ہے۔

☆ اور یہ قدرتی منبع سال کے کچھ مہینوں میں باقی بھی رہتا ہو۔

2: یہ پانی جاری ہو یعنی بہہ رہا ہو اگرچہ کسی مصنوعی طریقہ سے بہایا جائے جیسے فرض کریں مٹی کی نالی بنادی جائے اور وہ بہنے لگ جائے۔

3: پانی اپنے قدرتی منبع سے ملا ہوا ہو اگرچہ قطروں کی شکل میں ملا ہوا ہو پس اگر درمیان میں کوئی چیز مٹی وغیرہ رکاوٹ بن جائے اور وہ پانی اپنے قدرتی منبع سے کٹ جائے تو اس پانی کو جاری پانی نہیں کہا جائے گا۔

☆مذکورہ تین شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ دور میں ہمارے گھروں میں ٹینکی کا پانی کر پانی کہلائے گا جاری پانی نہیں کہلائے گا کیونکہ ٹینکی قدرتی منبع نہیں ہے اور اسی طرح واٹر سپلائی کا پانی بھی کر پانی کہلائے گا جاری نہیں کہلائے گا کیونکہ واٹر سپلائی کا پانی بھی بڑی ٹینکی سے آرہا ہوتا ہے۔

☆جاری پانی کے احکام الگ ہیں اور ضروری نہیں ہے کہ جاری پانی کرّ کی مقدار کے برابر ہو پس اگر فرض کیا جائے کہ ایک چھوٹا سا چشمہ زمین پر جاری ہو جو کہ کرّ کی مقدار سے تھوڑا ہو تو اس کے بھی احکام جاری پانی والے ہوں گے جو کہ بعد میں بیان کئے جائیں گے۔

سوال 38: بارش کے پانی سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کی دو شرطیں ہیں:

اول: بارش کے پانی سے مراد یہ ہے کہ جسے لوگ بارش کہتے ہوں پس ہلکی سی بوندا باندی بارش کے پانی کے حکم میں نہیں ہو گی۔

دوم: بارش کے پانی کا حکم اس وقت ہو گا جب بارش ہو رہی ہو لیکن اگر بارش رک جائے تو اس پانی پر بارش کے پانی کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

☆بارش کے پانی کے اپنے خاص احکام ہیں اور اس کے لئے بھی یہ ضروری نہیں کہ یہ کرّ کی مقدار کے برابر ہو۔

سوال 39: کنویں کے پانی کی تعریف کریں؟

جواب: جو پانی زمین کے اندر ہو اور زمین سے ابل رہا ہو اگرچہ یہ پانی کرّ کی مقدار سے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اسے کنویں کا پانی کہا جائے گا اور اسکے اپنے الگ احکام ہوں گے۔

سوال 40: اگر پانی کی مذکورہ پانچ اقسام میں نجاست گر جائے تو کیا وہ فوراً نجس ہو جائے گا؟

جواب: قلیل پانی ہو تو فوراً نجس ہو جائے گا اور باقی چار اقسام میں فوراً نجس نہیں ہوتا اور یہ نجس اس وقت ہوتا ہے کہ جب اس پانی کا رنگ یا ذائقہ یا بو نجاست کی وجہ سے تبدیل ہو جائے۔ مثال کے طور پر:

اگر کرّ پانی میں خون کا ایک قطرہ یا پیشاب کا قطرہ گرے اور خون یا پیشاب کے قطرے کی وجہ سے اس پانی کا کوئی رنگ یا بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو تو وہ پانی پاک رہے گا۔

مطلق پانی کی مذکورہ پانچ اقسام سے نجس چیز کو پاک کرنے کے احکام:

سوال 41: کھانے پینے کے برتن اگر نجس ہو جائیں (کتا، سور، جنگلی چوہے کے مرنے اور شراب کے علاوہ) مثال کے طور پر چائے کے کپ میں ہونٹ کا خون لگ جائے یا اسی طرح دیگچہ میں کوئی خون گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے برتن کی دو صورتیں بنتی ہیں:

الف: برتن کا اندرونی حصہ نجس ہو جائے:

قلیل پانی سے تین دفعہ دھونا ضروری ہے اور احتیاط لازم کی بناء پر کر، جاری اور بارش کے پانی سے بھی تین دفعہ دھونا ضروری ہے۔

ب: برتن کا بیرونی حصہ نجس ہو جائے:

ایک دفعہ دھونا کافی ہے چاہے پانی قلیل ہو، کر ہو، جاری ہو یا بارش کا ہو۔

سوال 42: اگر کتے سے برتن کا اندورونی حصہ نجس ہو جائے تو کیسے پاک کیا جائے گا؟

جواب: برتن کے کتے سے نجس ہونے کی چند صورتیں ہیں:

1: کتا برتن سے پانی یا کوئی مائع چیز پیے۔

2: کتا برتن کو چاٹ لے۔

3: کتے کا لعاب دہن، پیشاب یا پاخانہ یا ناک کی ریخ برتن میں گر جائے۔

4: کتے کے جسم کا کوئی حصہ برتن کے ساتھ لگے بشرطیکہ برتن یا کتے کا وہ حصہ گیلا بھی ہو۔

پہلی دو صورتوں میں برتن کو پاک کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے:

سب سے پہلے پاک مٹی سے برتن کو ایک دفعہ مانجھنا ضروری ہے پھر مٹی کو ہٹانے کے بعد دو دفعہ پانی سے دھونا ضروری ہے چاہے وہ پانی قلیل ہو، کر ہو، جاری ہو یا بارش کا ہو۔

تیسری اور چوتھی صورت میں برتن کو پاک کرنے کا طریقہ:

احتیاط لازم کی بناء پر سب سے پہلے برتن کو پاک مٹی سے مانجھا جائے اور پھر مٹی ہٹانے کے بعد تین دفعہ کسی بھی پانی سے دھونا واجب ہے۔

اہم نوٹ:

☆پہلے مٹی سے برتن کو مانجھنا ضروری ہے اور اس کے بعد پانی سے دھونا ہوگا الٹا نہیں کر سکتے۔

☆کتے سے نجس شدہ پانی یا کوئی اور مائع چیز اگر کسی اور برتن میں انڈیل دیں تو وہ برتن بھی نجس ہو جائے گا اور اسے بھی پاک کرنے کا یہی حکم ہوگا۔

سوال 43: اگر مذکورہ صورتوں میں برتن کا بیرونی حصہ کتے کی وجہ سے نجس ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسے ایک دفعہ دھونا کافی ہے اور مٹی سے مانجھنا ضروری نہیں ہے۔

سوال 44: اگر خنزیر یا جنگلی چوہا برتن کے اندرونی حصے کو نجس کر دیں تو اس کو کیسے پاک کریں گے؟

جواب: اگر خنزیر برتن کو چاٹے یا اس سے پانی یا کوئی مائع چیز پی لے یا اس برتن میں جنگلی چوہا مر جائے تو اس برتن کو کسی بھی پانی سے سات دفعہ دھونا واجب ہے اور مٹی سے مانجھنا یہاں ضروری نہیں ہے۔ (پانی کی تمام اقسام میں یہاں کوئی فرق نہیں ہے۔)

سوال 45: اگر خنزیر کسی برتن میں پیشاب کر دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خنزیر برتن میں پیشاب کر دے یا خنزیر کا کوئی حصہ برتن کو لگے تو پھر برتن کو سات دفعہ دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ باقی نجس برتنوں کی طرح اسے تین دفعہ ہی دھونا ضروری ہوگا۔

سوال 46: اگر مذکورہ صورتوں میں برتن کا بیرونی حصہ خنزیر یا جنگلی چوہے کے مرنے کی وجہ سے نجس ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسے ایک دفعہ دھونا کافی ہے۔

سوال 47: اگر برتن شراب سے نجس ہو جائے تو اس کو کیسے پاک کیا جائے گا؟

جواب: کسی بھی پانی سے تین دفعہ دھونا ضروری ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ سات دفعہ دھویا جائے۔

سوال 48: لباس اور بدن اگر پیشاب سے نجس ہو جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: قلیل پانی سے: دو دفعہ دھونا ضروری ہے اور نچوڑنا بھی ہر دفعہ ضروری ہوگا۔

جاری پانی سے: ایک دفعہ دھونا کافی ہے اور نچوڑنا ضروری نہیں ہے۔

کر اور بارش کے پانی سے: احتیاط واجب کی بناء پر دو دفعہ دھونا ضروری ہے جبکہ نچوڑنا ضروری نہیں ہے۔

سوال 49: اگر لباس اور بدن پیشاب کے علاوہ جیسے پاخانہ، منی یا خون وغیرہ سے نجس ہوں اور اسی طرح لباس اور بدن کے علاوہ باقی چیزیں (کھانے پینے والے برتنوں کے علاوہ) کسی بھی نجاست سے نجس ہو جائیں تو ان کو کیسے پاک کریں گے؟

جواب:

قلیل پانی سے: ایک دفعہ دھونا کافی ہے اور نچوڑنا ضروری ہے۔

قلیل پانی کے علاوہ: کر، جاری اور بارش کے پانے سے بھی ایک دفعہ دھونا کافی ہے لیکن نچوڑنا ضروری نہیں ہے۔

نوٹ: مذکورہ دو صورتوں میں لباس سے مراد کپڑا یا قالین نہیں ہے بلکہ لباس سے مراد وہ کپڑے ہیں جسے انسان پہنتا ہے جیسے شلوار قمیص، شرٹ یا پینٹ وغیرہ۔ لیکن جس چادر کو انسان اوڑھتا ہے اور اسی طرح کمبل، کھیس، قالین وغیرہ اس میں شامل نہیں ہیں۔

سوال 50: اگر لباس کے علاوہ کوئی اور کپڑا یا قالین و کمبل وغیرہ نجس ہو جائیں تو کیسے پاک کریں گے؟

جواب: نجاست دور کرنے کے بعد ایک دفعہ دھونا کافی ہوگا اگرچہ وہ پیشاب سے ہی نجس کیوں نہ ہو، اور اگر پانی قلیل ہوا تو نچوڑنا بھی ضروری ہوگا۔

☆اور اسی طرح گاڑی کی سیٹ، فرش، دیوار اور موبائل وغیرہ نجس ہو جائیں تو نجاست دور کرنے کے بعد ایک دفعہ دھونا کافی ہے۔ چاہے جو بھی پانی ہو۔

سوال 51: نجس گوشت، دال یا چاول وغیرہ کو پاک کرنے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: کسی پاک برتن میں رکھ کر اس کے اوپر پانی ڈال دیں اور پانی تمام نجس حصوں تک پہنچ جائے اور پھر اس چیز کو پانی سے جدا کر دیا جائے یعنی پانی گرا دیا جائے یا گوشت نکال لیا جائے تو وہ گوشت، دال یا چاول وغیرہ پاک ہو جائیں گے چاہے پانی قلیل ہی کیوں نہ ہو۔

مذکورہ طریقہ اس وقت ہوگا کہ جب نجاست گوشت یا چاول وغیرہ کے ظاہری حصہ پر ہو اور نجاست اندر سرایت نہ کر گئی ہو لیکن اگر گوشت یا چاول وغیرہ اندر سے بھی نجس ہو جائیں تو پھر پانی کا اندر تک پہنچنا ضروری ہے۔

سوال 52: مذکورہ پانی کی اقسام میں نجس چیز کو پاک کرنے کے دوران نیچے گرنے والا پانی اور چھینٹیں کیا نجس شمار ہوں گی؟

جواب: کسی بھی چیز کو قلیل پانی کے علاوہ پاک کرتے وقت جو پانی اس چیز کو لگ کر یا اس کے اندر جذب ہو کر باہر نکلتا ہے وہ پاک شمار ہوگا بشرطیکہ اس پانی میں نجاست کی بو، رنگ یا ذائقہ نہ ہو۔

سوال 53: قلیل پانی سے کسی نجس چیز کو پاک کرنے وقت جو چھینٹیں اڑتی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: قلیل پانی سے کسی نجس چیز کو پاک کرنے وقت جو چھینٹیں اڑتی ہیں یا جو پانی اس چیز سے جدا ہوتا ہے وہ نجس شمار ہوگا چاہے اس میں نجاست کی بو، رنگ یا ذائقہ نہ بھی ہو۔

نوٹ: قلیل پانی کی صورت میں اگر نجس شدہ چیز پر عین نجاست موجود نہ ہو تو قلیل پانی کی چھینٹیں اور اس چیز سے جدا ہونے والا پانی بناء پر احتیاط واجب نجس شمار ہوگا۔

☆ قلیل پانی سے اگر نجس چیز کو دھویا جائے تو جو پانی پاک حصے پر پھیلتا ہے تو وہ جگہ پاک شمار ہو گی۔

بیت الخلاء کے احکام

سوال 54: پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت اپنی شرمگاہ کو کن افراد سے چھپانا واجب ہے؟

جواب: میاں بیوی کے علاوہ ہر اس انسان سے چھپانا واجب ہے جو اچھے اور برے کی تمیز رکھتا ہو چاہے وہ خاتون ہو یا مرد ہو اور چاہے وہ محرم ہی کیوں نہ ہو جیسے ماں، بہن اور بیٹی وغیرہ

سوال 55: پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ رخ ہونے کا کیا حکم ہے؟

جواب: احتیاط واجب کی بناء پر پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت بدن کا اگلا حصہ رو با قبلہ یا پشت با قبلہ نہ ہو اور اسی طرح خود شرمگاہ کو بھی رو با قبلہ نہیں کر سکتا اگرچہ اس کے بدن کے سامنے والا حصہ رو با قبلہ یا پشت با قبلہ نہ ہی ہو۔

سوال 56: کسی کے بیت الخلاء کو استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : کسی کے بیت الخلاء کو اس وقت تک استعمال کرنا جائز نہیں ہے جب تک اس کے مالک کی اجازت کا یقین یا اطمئنان حاصل نہ ہو جائے اور اسی طرح مسجد اور مدارس کے بیت الخلاء کو اس وقت تک استعمال کرنا جائز نہیں ہے جب تک یہ یقین یا اطمئنان حاصل نہ ہو جائے کہ یہ بیت الخلاء مدارس میں رہنے والوں اور مسجد میں نماز پڑھنے والوں کے علاوہ سب کے لئے عمومی طور پر وقف ہیں۔

سوال 57: استنجاء کی تعریف کریں؟

جواب : استنجاء کا مطلب جسم کی پیشاب یا پاخانہ خارج ہونے والے حصے کو پاک کرنا ہے اور اگر پیشاب یا پاخانہ اپنے حصے سے عادت سے ہٹ کر کسی اور جگہ لگ جائے تو اس دوسری جگہ کو پاک کرنا استنجاء نہیں کہلائے گا جیسے پیشاب یا پاخانہ ران پر لگ جائے یا پاؤں پر لگ جائے تو اسے پاک کرنا استنجاء نہیں کہلائے گا اور اس کے لئے استنجاء والے خصوصی احکام بھی لاگو نہیں ہوں گے۔

استنجاء کے خصوصی احکام:

سوال 58: پیشاب خارج ہونے کے مقام کو پانی کے بغیر کسی اور چیز سے پاک کیا جاسکتا ہے؟

جواب : پیشاب خارج ہونے کے مقام کو بغیر پانی کے پاک نہیں کیا جاسکتا اور قلیل پانی سے ایک ہی دفعہ دھوئیں گے تو پاک ہو جائے گا جبکہ مقام استنجاء کے علاوہ باقی بدن اگر پیشاب سے نجس ہو جائے تو اسے قلیل پانی سے دو دفعہ دھونا ضروری ہوگا اور بناء پر احتیاط واجب کر پانی سے بھی دو دفعہ دھونا واجب ہوگا۔

سوال 59: پاخانہ خارج ہونے کے مقام کو پانی کے بغیر کسی اور چیز سے پاک کیا جاسکتا ہے؟

جواب : پاخانہ خارج ہونے کے مقام کو پانی سے پاک کرنا ضروری نہیں بلکہ پانی کے علاوہ کسی پاک چیز سے نجاست کو مکمل طور پر صاف کرنے سے پاک کیا جاسکتا ہے جیسے ٹشو پیپر، کپڑا یا مٹی وغیرہ۔

☆اور یہ ضروری ہے کہ :

1 : ٹشو یا کپڑا وغیرہ گیلا نہ ہو۔

2: اور پاخانہ نے اپنے مقام سے عادت سے زیادہ تجاوز بھی نہ کیا ہو ۔ (مثلاً پیچپس کی وجہ سے دیگر مقام پر پاخانہ نہ ہو۔)

3: اور پاخانہ کے علاوہ کسی اور نجاست مثلاً خون یا پیشاب سے نجس بھی نہ ہوا ہو (مثلاً بواسیر کا خون) لیکن خاتون کا مقام پاخانہ اگر پیشاب سے نجس ہو جائے تو پھر بھی مقام پاخانہ پانی کے علاوہ ٹشو پیپر وغیرہ سے صاف کرنے سے پاک ہو جائے گا۔

☆اور اگر پاخانہ کے مقام کو پانی سے پاک کرنا ہو تو ایک دفعہ دھونا کافی ہوگا بشرطیکہ پاخانہ کا ایک ذرہ بھی باقی نہ رہے۔

سوال 60: بیت الخلاء کے چند مکروہات اور مستحبات بیان کریں؟

جواب: بیت الخلاء کے مستحبات:

1: سر یا چہرے کو ڈھانپنا

2: داخل ہوتے وقت بائیاں پاؤں اور نکلتے وقت دائیاں پاؤں رکھنا

3: مرد کے لئے استبراء کرنا

4: بائیں پاؤں پر بدن کا بوجھ ڈالنا

مکروہات

1: راستے اور گلی میں رفع حاجت کرنا (بشرطیکہ کہ لوگوں کو اذیت نہ ہوتی ہو وگرنہ یہ حرام ہو جائے گا)

2: میوہ دار درختوں کے نیچے

3: ہوا کے رخ

4: سورج اور چاند کی طرف منہ کرکے بیٹھنا

5: سخت زمین پر پیشاب کرنا

6: حیوانوں اور حشرات الارض کے بلوں میں

7: پانی کے اندر خصوصاً ٹھہرے ہوئے پانی میں

8: رفع حاجت کے دوران کھانا یا پینا

9: رفع حاجت کے دوران ذکر اللہ کے علاوہ باتیں کرنا

استبراء

☆ پیشاب کرنے کے بعد استبراء کرنا مردوں کے لئے مستحب ہے اور اس استبراء کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے تاکہ اطمئنان ہو جائے کہ اب پیشاب کے قطرے پیشاب کی نالی میں باقی نہیں ہیں۔

سوال 61: استبراء کا طریقہ بیان کریں؟

جواب:

"پیشاب کرنے کے بعد:

1: کسی بھی انگلی سے مقعد سے لے کر عضو تناسل کی جڑھ تک تین دفعہ دبا کر کھینچے۔

اور اس کے بعد:

2: عضو تناسل کو کسی بھی دو انگلیوں سے اوپر اور نیچے سے دبا کر تین دفعہ سپاری تک کھینچے۔

اور اس کے بعد:

3: تین دفعہ سپاری کو اس طرح باہر کی طرف دبائے کہ اگر اس میں پیشاب کا کوئی قطرہ باقی ہو تو وہ باہر نکل جائے۔"

سوال 62: استبراء کرنے کا فائدہ بیان کریں؟

جواب: اگر کسی وقت کوئی قطرہ پیشاب کی نالی سے خارج ہوتا ہے اور انسان کو اس کے بارے میں شک ہو کہ یہ پیشاب ہے یا کوئی اور پاک رطوبت تو اگر اس نے استبراء کیا تھا تو وہ قطرہ پاک شمار ہوگا اور اس کے کپڑے بھی نجس نہیں ہوں گے اور اسی طرح اس کا وضو یا غسل بھی باطل نہیں ہوگا لیکن اگر اس نے استبراء نہیں کیا تھا تو وہ مشکوک رطوبت پیشاب کے حکم میں ہوگی کہ جس کی وجہ سے کپڑے بھی نجس شمار ہوں گے اور وضو بھی دوبارہ کرنا ہوگا۔

☆ اگر زیادہ دیر گزرنے کی وجہ سے انسان کو یقین ہو جائے کہ پیشاب کی نالی میں کوئی قطرہ باقی نہیں ہے تو اگرچہ اس نے استبراء نہ بھی کیا ہو تو بھی استبراء کا مذکورہ فائدہ جاری ہوگا۔

☆ لیکن استبراء کرنے کے بعد یہ یقین حاصل کرنا ضروری نہیں ہے کہ نالی میں کوئی قطرہ باقی نہیں رہا بلکہ اگر وہ صحیح طرح سے استبراء کر لے اور اسے احتمال ہو کہ ابھی بھی نالی میں کچھ قطرات باقی ہیں تو بھی یہ استبراء درست شمار ہوگا اور استبراء کا فائدہ جاری ہوگا۔

سوال 63: خواتین کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: خواتین کے لئے استبراء مستحب نہیں ہے اور اگر ان کی کوئی رطوبت خارج ہوتی ہے اور ان کو شک ہو کہ یہ پیشاب ہے یا کوئی اور پاک رطوبت تو وہ پاک شمار ہوگی اور اس سے وضو و غسل بھی باطل نہیں ہوگا اور نہ ہی کپڑے اور جسم نجس ہوگا۔

سوال 64: پیشاب کی نالی سے نکلنے والی رطوبت کے بارے میں اگر یقین ہو کہ یہ پیشاب یا منی میں سے کوئی ایک ہے، تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خارج ہونے والی رطوبت کے بارے میں یہ یقین ہو کہ یا تو یہ رطوبت پیشاب ہے یا یہ رطوبت منی ہے تو:

1: اگر یہ وضو کی حالت میں ہو:

تو اس پر دوبارہ وضو اور غسل دونوں احتیاط لازم کی بنیاد پر واجب ہوں گے۔

2: اور اگر اس نے وضو نہیں کیا ہوا تھا:

تو اس پر فقط وضو کرنا واجب ہوگا اور غسل واجب نہیں ہوگا۔

☆ لیکن ان دونوں صورتوں میں اس کا جسم اور کپڑے نجس ہوں گے اور ان کو پاک کرنا ضروری ہوگا۔

سوال 65: اگر استبراء یا استنجاء کے بارے میں یہ شک ہو کہ اس نے استبراء یا استنجاء کیا تھا یا نہیں، تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کو استبراء یا استنجاء کرنے یا نہ کرنے میں شک ہو تو وہ نہ کرنے پر بناء رکھے گا اگرچہ اس کی عادت استبراء کرنا ہی کیوں نہ ہو۔

سوال66: اگر استبراء یا استنجاء کرنے کا یقین ہو لیکن استبراء یا استنجاء کے صحیح ہونے کے بارے شک ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اور اگر کسی کو استبراء کے صحیح ہونے یا استنجاء کے صحیح ہونے میں شک ہو تو وہ اس کے صحیح ہونے پر بناء رکھے گا

نجاسات

سوال 66: عین نجاسات کتنی ہیں اور کونسی ہیں؟

جواب: ۱۔پیشاب ۲۔ پاخانہ ۳۔ منی ۴۔مردار ۵۔خون ٦۔کتا ۷۔ سور ۸۔شراب ۹۔کافر ۱۰۔ نجاست خور اونٹ کا پسینہ اور احتیاط لازم کی بناپر ہر نجاست خور حیوان کا پسینہ۔

لہٰذا نجاسات دس ہیں۔

پیشاب، پاخانہ

سوال 67: کیاہر جانور کاپیشاب اور پاخانہ نجس ہے؟

جواب: ہر انسان خواہ وہ بچہ ہو یا بڑااور ہر وہ حیوان جس میں آنے والے دو اوصاف پائے جاتے ہوں انکا پیشاب و پاخانہ نجس ہے:۔

۱۔ وہ جانور حرام گوشت ہو اگرچہ عارضی طور پر ہی وہ حرام گوشت جانوروں میں کیوں نہ شمار ہو جیسے وہ جانور جسے حرام کھانے کی عادت ہو۔

۲۔ وہ خون جہندہ رکھتا ہو یعنی اگر اسکی شہ رگ کاٹی جائے تو خون اچھل کر نکلے۔

سوال 68: جن جانوروں میں مندرجہ بالا دو صفات نہ ہوں انکے پیشاب و پاخانہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام حلال گوشت جانوروں کا پیشاب و پاخانہ پاک ہے جیسے بکری بھینس،اونٹ گائے وغیرہ۔اور ہر وہ حرام گوشت جانور جو خون جہندہ نہ رکھتا ہو جیسے مچھلی وغیرہ انکا پاخانہ پاک ہے اور اگر وہ گوشت نہ رکھنے والے چھوٹے جانوروں میں شمار ہوتا ہو جیسے مچھر (کھٹمل،پسو) تو اسکا پیشاب بھی پاک ہے البتہ اگر وہ گوشت رکھنے والا جانور شمار ہوتا ہو تو احتیاط لازم کی بناپر اسکے پیشاب سے اجتناب کیا جائے۔

سوال 69: پرندوں کے پیشاب اور بیٹ کا کیا حکم ہے؟

جواب: تمام پرندوں کا پیشاب اور فضلہ پاک ہے اگرچہ وہ حرام گوشت ہی کیوں نہ ہوں جیسے چمگادڑ وغیرہ۔

سوال 70: اگر کسی جانور کی بابت شک ہو کہ خون جہندہ رکھتا ہے یا نہیں، یا یہ کہ وہ حلال ہے یا نہیں تو اسکے فضلہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس کے بارے خون جہندہ رکھنے سے متعلق شک ہو تو اسکا فضلہ پاک ہے جبکہ پیشاب سے احتیاط لازم کی بناء پر اجتناب کرنا ضروری ہے۔

اور اگر حرام وحلال گوشت ہونے میں شک ہو تو اسکا پیشاب و پاخانہ دونوں پاک ہیں۔

منی

سوال 80: کن جانوروں کی منی نجس ہے؟

جواب: خون جہندہ رکھنے والے جانور کی منی نجس ہے لیکن اگر وہ حلال گوشت ہو تو بنا بر احتیاط لازم نجس ہو گی۔ اسی طرح مادہ جانوروں سے جب کوئی سائل خارج ہو جو انکے جنابت کا موجب بنے تو وہ سائل بھی نجس ہو گا۔ البتہ جو جانور خون جہندہ نہیں رکھتے انکی منی پاک ہے۔

مردار

سوال 81: مردار کیا ہے اور کس کا مردار نجس ہے؟

جواب: مردار لاش کو کہا جاتا ہے البتہ اس میں ایک شرط ہے کہ وہ جانور شرعی ذبح یا نحر کے علاوہ کسی اور طریقے سے مارا گیا ہو یا وہ قدرتی طور پر مر جائے تو وہ نجس ہے اور انسان اور ہر خون جہندہ رکھنے والے حیوان (جاندار) کا مردار حرام ہے اگرچہ وہ حلال گوشت ہی کیوں نہ ہو۔

خون جہندہ نہ رکھنے والے جانور کا مردار پاک ہے۔

سوال 82: کیا شہید کی لاش پاک ہے؟

جواب: جی ہاں شہید اور وہ مجرم جسکے جرم کی سزا قتل قرار پائے اور اس نے سزائے موت سے پہلے غسل میت کر لیا ہو تو اسکی لاش پاک شمار ہو گی۔

سوال 83: زندہ جاندار سے جدا ہونے والے اعضاء کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ اعضاء مردار کے حکم میں ہیں لہٰذا وہ نجس ہوں گے مثلاً کسی کی انگلی کٹ جائے خواہ آپریشن وغیرہ سے ہی کیوں نہ ہو، البتہ کچھ چھوٹے اجزاء پاک ہونگے جیسے ہونٹ یا ہاتھوں سے جدا ہونے والی باریک کھال۔

سوال 84: مردار کے وہ اجزاء جن میں جان نہیں ہوتی انکا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نجس العین کا مردار ہے جیسے کتا، سور یا کافر تو اسکے تمام اجزاء نجس ہونگے اور اگر وہ عین نجس کا مردار نہیں ہے اگرچہ حرام گوشت جانور کا مردار ہو تو اسکے وہ اجزاء جن میں جان نہیں ہوتی پاک ہیں جیسے بال، اون، ہڈی، چونچ، ناخن، پر، گُھر، دانت۔

سوال 85: وہ گوشت، چربی اور چمڑا جو خریدا جائے اور اسکے بارے میں یقین نہ ہو کہ یہ اس جانور کا ہے جسے شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہے یا نہیں تو کیا اس گوشت کا کھانا حلال اور وہ پاک ہوگا اور اسی طرح اس چمڑہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس مسئلہ کی پانچ صورتیں ہیں تمام صورتوں کا حکم مندرجہ ذیل ترتیب کے ساتھ عرض کیا جارہا ہے:

۱۔ اگر مذکورہ چیزیں کسی مسلمان سے لی گئی ہوں اور احتمال ہو کہ مسلمان نے شرعی طریقے سے ذبح کیا ہے نیز وہ مسلمان اس میں ایسا تصرف کرتا ہو جو اسکے شرعی ذبح ہونے کے ساتھ سازگار ہو مثلاً وہ اسے بیچ رہا ہے یا سے کھا رہا ہے تو اس صورت میں وہ پاک اور حلال ہوں گے۔

۲۔ وہ ایسی سرزمین میں بنائی گئی ہوں جن میں اکثریت مسلمانوں کی ہے جیسے عرب ممالک یا پاکستان وغیرہ اور اس کے شرعی طریقہ سے ذبح کرنے کا احتمال بھی ہو تو یہ تمام چیزیں پاک اور حلال شمار ہوں گی۔

3۔مذکورہ چیزیں مسلمانوں کے بازار سے لی گئی ہوں اور جس دکاندار سے لی جارہی ہو اس کا غیر مسلم ہونا بھی معلوم نہ ہو تو اگر احتمال ہو کہ انہوں نے شرعی طریقہ سے ذبح کیا تھا تو وہ حلال اور پاک ہوگا۔

☆ان تینوں صورتیں میں اگر پہلے وہ چیز کافر سے مسلمان کے پاس آئی ہوں تو اگر اس بات کا احتمال موجود ہو کہ اس چیز کو لینے والی مسلم کمپنی، یا مسلمان شخص یا مسلمانوں کا بازار اس چیز کے شرعی طریقہ پر ذبح کی تحقیق کرنے کے بعد لیتا ہے تو وہ حلال اور پاک شمار ہوں گی۔

4۔ مذکورہ چیزیں مسلمانوں کے علاقہ سے پڑی ہوئی ملی ہوں تو وہ پاک شمار ہوں گی البتہ احتیاط لازم کی بنا پر ان کو کھانا جائز نہیں ہے۔

5۔ مذکورہ چیزیں کافر سے لی جائیں اور احتمال ہو کہ یہ شرعی طریقہ سے ذبح شدہ حیوان کی ہیں تو وہ پاک شمار ہوں گی اور ان میں نماز ادا کرنا جائز ہے البتہ اس وقت تک اسے نہیں کھا سکتے جب تک شرعی طریقہ سے اس کا شرعی ذبح ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

خون

سوال 86: کس جاندار کا خون پاک اور کس کا نجس ہے؟

جواب: خون جہندہ رکھنے والے جاندار کا خون نجس ہے جبکہ ایسے جاندار جن کا خون جہندہ نہیں ہے جیسے مچھلی وغیرہ وہ پاک ہو گا۔

سوال 87: انسان اپنے کپڑوں پر خون دیکھے اور معلوم نہ ہو کہ خون جہندہ رکھنے والے حیون کا ہے یا دوسرے کا تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ اپنے کپڑوں کو پاک سمجھے گا۔

سوال 88: کس صورت میں خون جہندہ رکھنے والے حیوان کا خون پاک ہوتا ہے؟

جواب: وہ خون جو شرعی طریقہ سے ذبح کرنے یا نحر کرنے کے بعد معمول کے مطابق نکلنے والے خون کے بعد حیوان میں باقی رہ جاتا ہے اسے پاک شمار کیا جاتا ہے اور احتیاط لازم کی بناء پر یہ حکم حلال گوشت جانوروں کے ساتھ مخصوص ہے۔

سوال 89: چوٹ سے بہنے والے پیلے رنگ کے مادہ کی بابت شک ہو جائے کہ یہ خون ہے یا کچھ اور تو کیا حکم ہے؟

جواب: اسے پاک شمار کیا جائے گا۔

سوال 90: جانور کا دودھ دوہتے وقت جو خون ظاہر ہوتا ہے اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ خود بھی نجس ہے اور دودھ کو بھی نجس کر دیتا ہے۔

کتا اور سور

سوال 91: کیا ہر قسم کے سور اور کتا نجس ہیں؟

جواب: خشکی میں رہنے والے تمام کتے اور سور نجس ہیں جبکہ بحری کتے اور سور پاک ہیں۔

شراب

سوال 92: شراب کی کیا تعریف ہے؟

جواب: انگور سے تیار کردہ نشہ آور مشروب شراب کہلاتا ہے اور اسکے علاوہ جو بھی نشہ آور مائع یا ٹھوس اور الکوحل جو بالاصل مائع ہو کہ جس میں اسپرٹ کی تمام اقسام بھی آجاتی ہیں فقط پاک شمار ہوتی ہیں اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ اجتناب برتا جائے۔

سوال 93: کیا انگور کا رس ابلنے سے نجس اور حرام ہو جاتا ہے؟

جواب: انگور کا رس اگر خود ابل پڑے یا کسی اور طریقہ سے ابالا جائے تو وہ نجس نہیں ہوتا البتہ جب تک اس کا دو تہائی حصہ آگ یا کسی اور طریقہ سے اُبل اُبل کر ختم نہ ہو جائے اسکو پینا حرام ہے اور دو تہائی ختم ہونے کے بعد باقی ماندہ اس وقت حلال شمار ہوگا جب اس کا نشہ آور ہونا معلوم نہ ہو۔

سوال 94: آیا کشمش یا کھجور کا رس ابلنے کے بعد نجس اور حرام ہو جاتا ہے؟

جواب: وہ نجس اور حرام نہیں ہوتا لہٰذا کھانے میں کھجور کشمس وغیرہ ڈالنا جائز اور کھانا حلال ہے۔

سوال 95: فقاع کیا ہے اور آب جو کا کیا حکم ہے؟

جواب: فقاع جو سے تیار کردہ خاص مشروب جو غالباً مست کر دیتا ہے اور نشہ آور نہیں ہوتا اسکا پینا حرام ہے اور احتیاط لازم کی بناء پر اسکے ساتھ نجس والا برتاؤ کیا جائے البتہ طبّی قواعد کے مطابق حاصل کردہ (آب جو) جسے ماء الشعیر کہتے ہیں حرام نہیں ہے۔ (آب جو: یعنی کچھ مقدار میں جو کسی پانی میں رکھے جاتے ہیں اور پھر جو کو باہر نکال لیا جاتا ہے اور چھان کر پی لیتے ہیں یہ آب جو حلال اور پاک ہے اور اسے معدہ کی بیماریوں کے علاوہ بہت سارے مقاصد کے لئے ڈاکٹر حضرات تجویز کرتے ہیں۔)

کافر

سوال 96: کافر سے کیا مراد ہے؟

جواب: کافر کے مختلف مصادیق ہیں:

۱۔ جو کسی دین کو نہ مانتا ہو۔

۲۔ جو اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کا معتقد ہو۔

۳۔ جو توحید یا رسالت کا انکار کر دے۔
اگر چہ رسالت کا مکمل انکار نہ کرے بلکہ رسالت کے بعض حصے کا انکار بھی کر دے تب بھی وہ کافر شمار ہوگا جیسے وہ یہ جانتے ہوئے کہ نماز کا پڑھنا واجب ہے اس کا انکار کر دے تو وہ کافر شمار ہو جائے گا۔

سوال 97: غالی کون ہیں اور کیا وہ نجس ہیں؟

جواب: غالی کا لغوی مطلب حد سے تجاوز کرنے والا ہے البتہ اصطلاح میں اسکی تعریف میں فقہاء کے مابین مختلف آراء پائی جاتی ہیں البتہ جو لوگ آئمہ اہلبیت علیہم السلام کو خدا کہیں یا یہ کہیں کہ خدا ان میں سما گیا ہے تو وہ حتماً غالی ہوگا۔

سوال 98: ناصبی کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

جواب: ناصبی وہ لوگ ہیں جو عداوت اہل بیت علیہم السلام کا برملا اظہار کریں اور وہ نجس ہیں۔

سوال 99: خواج کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

جواب: خوارج کی دو اقسام ہیں:
ا۔ جو اظہار عداوت اہل بیتؑ کرتے ہیں تو وہ ناصبی کے ذیل میں آئیں گے لہٰذا وہ نجس ہیں۔
۲۔ جو اظہار عداوت نہیں کرتے تو اگرچہ وہ خوارج کے تابعدار اور انکی فقہ کے پیروکار ہی کیوں نہ ہوں نجس شمار نہیں کئے جاتے۔

سوال 100: اہل کتاب کون ہیں اور انکا کیا حکم ہے؟

جواب: اسلام کے علاوہ دیگر ادیان سماویہ کہ جن کی طرف کتاب نازل ہوئی اسکے پیروکار اہل کتاب کہلاتے ہیں جیسے یہودی اور عیسائی۔ان کے بارے میں فقہاء امامیہ میں مشہور یہی ہے کہ وہ نجس ہیں البتہ انکے پاک ہونے کا حکم بعید نہیں ہے اگرچہ احتیاط بہتر ہے۔

سوال 101: حرام فعل جیسے زنا، لواط وغیرہ کرنے والا کا پسینہ پاک ہے یا نجس؟

جواب: اسکا پسینہ پاک ہے اور اس میں نماز صحیح ہے۔

نجاست خور حیوان

سوال 102: نجاست خور حیوان کے پسینہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: نجاست خور اونٹ کا پسینہ نجس ہے جبکہ دیگر نجاست خور حیوانات کا پسینہ بنا بر احتیاط لازم نجس ہے

نجاست کے منتقل ہونے کا طریقہ

سوال 103: کیا مذکورہ دس عین النجاسات کے علاوہ دنیا کی تمام اشیاء پاک ہیں؟

جواب: جی ہاں: اللہ عزوجل نے تمام مخلوقات کو پاک خلق فرمایا ہے ماسوائے ان دس اشیاء کے جن کا تذکرہ گزشتہ سبق میں گزر چکا ہے۔

سوال 104: کوئی پاک چیز نجس کیسے ہوتی ہے؟

جواب: جب کوئی پاک جسم کسی نجس سے متصل ہوتا ہے تو اس وقت تک اسے نجس نہیں کرتا جب تک ان دونوں میں سے کسی ایک میں سرایت کرنے والی رطوبت (تری) نہ ہو۔ پس اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی سرایت کرنے والی تری رکھتا ہو اور وہ تر حصہ ملے تو پاک جسم بھی نجس ہو جاتا ہے لیکن اگر تری سرایت کرنے والی نہ ہو بلکہ فقط نمی ہو کہ جسم کے علاوہ جس کا اپنا وجود عام طور پر نہیں ہوتا تو اس صورت میں پاک چیز نجس نہیں ہوگی جیسے گٹر کی نمی فرش اور دیوار میں آجائے تو فرش اور دیوار نجس نہیں ہوں گے۔

سوال 105: کیا پاک جسم کے نجس ہونے کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ عین نجاست سرایت کرے یا اس نجاست کا اثر باقی رہے؟ مثلاً اگر کالے کپڑے کو پیشاب لگ کر سوکھ جائے اور اسکا رنگ یا بو نہ ہو تو وہ کپڑا نجس ہوگا؟

جواب: مذکورہ شرائط نجاست متصل ہونے کیلئے ضروری نہیں ہیں لہٰذا فرض مسئلہ میں وہ کپڑا نجس ہی ہوگا۔

سوال 106: اگر کوئی ایسی مائع و سیال چیز ہو جس میں سرایت کرنے والی رطوبت نہ ہو مثلاً پگھلا ہوا سونا یا چاندی یا اسی حالت میں کوئی دوسری دھات تو وہ نجس برتن میں گرم کرنے سے نجس ہو جائے گا؟

جواب: وہ نجس نہیں ہوگا کیونکہ یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ایسا مائع جس میں سرایت کرنے والی رطوبت ہو وہی نجس ہوگا اور مذکورہ بالا مثالوں میں سرایت کرنے والی رطوبت نہیں ہے۔

سوال 107: اگر مائع کے ساتھ کوئی نجاست متصل ہو جائے تو آیا وہ پورے مائع کو نجس کر دیتا ہے؟

جواب: اگر وہ مائع نجاست پر نہ ڈالا جا رہا ہو تو کسی ایک بھی حصہ کے نجاست سے ملنے سے وہ پورے کا پورا نجس ہو جائے گا لیکن اگر وہ مائع نجاست پر زور سے ڈالا جا رہا ہو تو نجاست اسکا وہی حصہ نجس کرتی ہے جو نجاست سے متصل ہوتا ہے مثلاً اگر جگ سے پانی نجس کپڑے پر بہایا جائے تو وہی پانی

نجس ہو گا جو نجاست سے براہ راست متصل ہو رہا ہے پس جگ کے اندر والا پانی اور وہ پانی جو جگ سے گر رہا ہے نجاست والے مقام تک نہیں پہنچا وہ بھی پاک ہے نیز اسی طرح فوارے کے پانی سے کوئی نجس چیز دھوئی جائے تو نجاست سے متصل ہونے والا ہی پانی نجس ہو گا۔

اور اسی طرح اگر وہ مائع بہت گاڑھا ہو جیسے جاڑے کے موسم میں دیسی گھی تو اس کا وہی حصہ نجس ہو گا جو براہ راست نجاست سے متصل ہے۔

سوال 108: گاڑھے اور پتلے مائع (سیال) کا معیار کیا ہے؟

ج۔گاڑھا وہ مائع ہے جس سے اگر کچھ حصہ نکالا جائے تو اس وقت وہ جگہ خالی ہو جائے اگرچہ آہستہ آہستہ وہ بعد میں بھر بھی جائے اور پتلا مائع وہ ہے جس سے کچھ نکالنے کے وقت ہی وہ جگہ پر ہو جائے جہاں سے نکالا جارہا ہے۔پہلے کی مثال موسم سرما میں دیسی گھی اور دوسرے کی موسم گرما میں دیسی گھی۔

سوال 109: جامد چیزوں کو نجاست لگنے سے کیا وہ پورا نجس ہو جاتی ہیں؟

جواب: نہیں بلکہ وہی حصہ نجس ہو گا جہاں نجاست لگی ہے لہٰذا اگر روٹی کے ایک حصہ کو نجاست لگ جائے تو اس جگہ کے علاوہ باقی روٹی پاک ہے۔

سوال 110: اگر جامد چیز گیلی ہو تب بھی فقط وہی حصہ نجس ہو گا جہاں نجاست لگی ہے؟

جواب: جی ہاں تب بھی یہی حکم ہے مثلاً انسان کا بدن پورا گیلا ہو اور بازو پر نجاست لگ جائے تو باقی جسم پاک ہے البتہ وہ وہ نجس پانی جہاں جہاں لگے گا وہ جگہ بھی نجس ہو جائیگی۔

سوال 111: اگر عین نجاست مثلاً خون کسی چیز کو لگ جائے اور وہ چیز کسی دوسری چیز کو بحالت رطوبت لگے یعنی دوسری چیز کو خون نہ لگے بلکہ خون سے نجس ہونے والی رطوبت لگے تو کیا یہ چیز بھی نجس ہو جائے گی حالانکہ یہ عین نجس سے متصل نہیں ہو رہی اور اگر یہ نجس ہے تو سلسلہ انتقالِ نجاست کہاں تک جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں مذکورہ صورت میں وہ دوسری چیز نجس ہو گی بلکہ اگر وہ تیسری چیز کو لگے تو تیسری نجس ہے البتہ اگر وہ تیسری چوتھی کو لگے تو چوتھی چیز نجس نہیں ہو گی۔

سوال 112: کیا نجاست ثابت ہونے کیلئے یقین ضروری ہے یا ظن (گمان غالب) بھی کافی ہے؟

جواب: اگر یقین ہو یا معقول طریقے سے اطمینان قلب ہو یا دو عادل گواہی دیں کہ فلاں شئ نجس ہے تو

وہ نجس شمار ہو گی بشرطیکہ گواہی سبب نجاست کے متعلق ہی ہو یا متعلقہ چیز کسی کے زیر تسلط ہو اور وہ تصدیق نجاست کرے تو کافی ہے البتہ اگر ایک عادل گواہی دے یا کوئی بھروسہ مند شخص بتائے تو جب تک یہ موجب اطمینان نہ ہو اسے قبول کرنا مشکل ہے اور اس صورت میں وہ چیز پاک ہی شمار ہو گی۔

سوال 113: اگر نجس کافروں سے کوئی مائع جیسے تیل، گھی وغیرہ یا جامد جیسے روٹی وغیرہ لی جائے تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یقین ہو کہ انہوں نے سرایت کرنے والی رطوبت کے ساتھ انہیں مس کیا ہے جیسے گیلے ہاتھوں سے روٹی پکڑی ہو تو وہ چیزیں نجس شمار ہوں گیں لیکن اگر علم نہ ہو بلکہ اس بات کا گمان (ظن) یا شک وغیرہ بھی ہو تو وہ پاک شمار ہونگیں۔

نجاست کے چند اہم احکام

سوال 114: نماز اور طواف میں کن چیزوں کا پاک ہونا شرط ہے؟

جواب: نماز اور طواف واجب ہو یا مستحب اور اسی طرح نماز کے بھولے ہوئے اجزاء (جیسے تشہد وغیرہ) میں شرط ہے کہ بدن اور بدن کے تمام بال ناخن وغیرہ اور کپڑے خواہ وہ شرمگاہ چھپانے کیلئے ہوں یا اس کے علاوہ یہ سب پاک ہوں۔

سوال 115: وہ چادر جو عموماً سردیوں میں اوڑھی جاتی ہے وہ لباس شمار ہوتی ہے؟

جواب: جی اگر اسے اس انداز سے اوڑھا جائے کہ عرفاً اسے لباس شمار کیا جاتا ہو وہ لباس ہے اور ضروری ہے کہ وہ پاک ہو۔ البتہ اگر صرف اوپر رکھی جائے کہ عرف عام اسے لباس شمار نہ کرتا ہو تو وہ لباس نہیں ہے تو اس صورت میں اگر وہ نجس ہو تو نماز باطل نہیں ہے۔

سوال 116: کیا نماز کیلئے ضروری ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہو؟

جواب: نہیں بلکہ صرف مقام سجدہ یعنی اتنی جگہ جس پر پیشانی رکھنے کا نام صدق کرے (بولا جائے) کا پاک ہونا ضروری ہے اس کے علاوہ کسی جگہ کا پاک ہونا شرط نہیں ہے۔

سوال 117: اگر ایک انسان اس بات سے جاہل ہو کہ نماز میں بدن اور جائے سجدہ کا پاک ہونا شرط ہے اور پھر وہ نجس کپڑوں یا بدن سے نماز پڑھ لے تو آیا وہ نماز کافی و صحیح ہے یا باطل؟

جواب: جہالت کی دو اقسام ہیں ۱۔ جاہل قاصر ۲۔ جاہل مقصر

ا۔ جاہل قاصر: وہ جاہل جس کی جہالت کو شریعت نے معاف کیا ہے مثلاً ایک انسان کسی بھروسہ مند آدمی سے سنتا ہے کہ کپڑوں کا پاک ہونا نماز میں شرط نہیں ہے پھر بعد میں اسے علم ہوتا ہے کہ اس نے غلط بتایا تھا تو وہ جاہل قاصر شمار ہوگا لہٰذا اس کی دو گزشتہ نماز صحیح مانی جائے گی۔

۲۔ جاہل مقصر: وہ جاہل جسکی جہالت ناقابل معافی ہو مثلاً ایک انسان شرائط نماز سیکھ سکنے کے باوجود عمداً نہیں سیکھتا اور جاہل رہتا ہے اور یونہی کچھ سال نجس کپڑوں سے نماز پڑھتا رہے تو احتیاط لازم کی بناء پر اسکی نماز باطل ہوگی اور اس کی قضاء واجب ہے۔

سوال 118: اگر نماز پڑھنے کے بعد علم ہو کہ نجس کپڑوں یا بدن وغیرہ میں نماز پڑھ لی ہے تو کیا نماز باطل ہے؟

جواب: اگر نماز شروع کرنے سے پہلے شک تک بھی نہ ہو کہ وہ نجس ہے اور اسی حالت میں نماز پڑھ لے اور بعد میں پتہ چلے کہ نماز کے وقت مثلاً لباس نجس تھا تو اسکی نماز صحیح ہے اور اسی طرح اگر قبل از نماز شک نجاست ہو اور وہ متعلقہ جگہ کو ٹٹول لے اور اسے نجاست کا پتہ نہ چل سکے اور پھر نماز کے بعد پتہ چلے کہ نجاست تھی تو اس صورت میں بھی نماز صحیح ہے۔

لیکن اگر نماز سے پہلے شک ہونے کے باوجود تلاش نجاست کئے بغیر نماز پڑھ لی اور پتہ چلے کہ نجاست تھی تو احتیاط کی بناء پر دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہے۔وقت ہو تو ادا اور نہ ہو تو قضاء۔

سوال 119: اگر دوران نماز پتہ چلے کہ نجاست لگی ہوئی ہے اور یہ احتمال ہو کہ نماز شروع کرنے سے پہلے وہ نجاست تھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وقت اتنا وسیع ہو کہ نماز توڑ کر نجاست پاک کرکے کم از کم ایک رکعت نماز وقت میں ادا کر سکتا ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر ایسا ہی کرے اور اگر وقت تنگ ہو تو اگر ممکن ہو کہ وہ لباس اتار دے یا تبدیل کرے یا پاک کرے اور ایسا کرنے سے نماز کے منافی افعال انجام نہ دینا پڑیں تو ضروری ہے کہ یہی کرے اور نماز مکمل کرے۔لیکن اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو یونہی نماز پڑھے اور احتیاط مستحب ہے کہ اس کی قضاء بھی کرے۔

سوال 120: اگر دوران نماز نجاست کا پتہ چلے اور علم ہو کہ نماز شروع کرنے کے بعد لگی ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ممکن ہو کہ نماز کی حالت میں ہی کپڑے تبدیل یا پاک کرے اور منافی نماز بھی انجام نہ دے تو ایسا کرنا ہی ضروری ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو اور وقت وسیع ہو تو نماز پاک کپڑوں کے ساتھ دوبارہ انجام دے اور اگر وقت تنگ ہو تو ایسے ہی نماز ادا کرے اور قضاء بھی واجب نہیں ہے۔

سوال 121: اگر نماز سے پہلے کپڑے یا بدن کی نجاست کا علم ہو اور پھر بھول جائے اور یونہی نماز ادا کرے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر لاپرواہی اور نجاست کو اہمیت نہ دینے کے باعث بھولا ہے تو احتیاط لازم کی بناء پر دوبارہ پڑھے خواہ دوران نماز یاد آئے یا نماز کے بعد حتیٰ اگر وقت گزرنے کے بعد بھی یاد آئے تو قضاء کرنا ضروری ہے۔

اور اگر لاپرواہی کے علاوہ کسی اور وجہ سے مثلاً کسی اہم کام میں مشغول ہونے کے باعث بھولا ہو تو اسکا حکم وہی ہے جو سوال نمبر 5 کے جواب میں ذکر ہوا ہے۔

سوال 122: اگر انسان نجس لباس کو پاک کرے اور مطمئن ہو جائے کہ پاک ہو گیا ہے اور اسی میں نماز ادا کرنے کے بعد علم ہو کہ نجاست باقی رہ گئی تھی تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسکی نماز صحیح ہے۔

سوال 123: اگر کسی کے پاس سوائے نجس لباس کے کوئی دوسرا لباس نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کو اتارنا ناممکن ہو مثلاً شدید سردی کے باعث تو اسی میں نماز صحیح ہے اور قضاء واجب نہیں ہے لیکن اگر اتارنا ممکن نہ ہو تو اسی میں نماز پڑھے۔ البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس صورت میں ایک نماز اسی نجس لباس میں اور دوسری نماز برہنہ حالت میں پڑھے۔

سوال 124: اگر کسی کے بدن یا کپڑے دو جگہ سے نجس ہو جائیں اور وقت صرف اتنا میسر ہو جس سے ایک جگہ کو پاک کیا جاسکتا ہے تو کس کو اختیار کرے؟

جواب: اگر ان دو میں سے ایک کم اور دوسری زیادہ یا ایک ہلکی اور دوسری شدید یا ایک محض ایک ہی سبب نجاست سے جبکہ دوسری نجاست بیشتر اسباب سے نجس ہوئی ہو تو احتیاط لازم کی بناء پر ضروری ہے کہ دوسرے والے حصے کو پاک کرے اور اگر مذکورہ مورد ترجیح موجود نہ ہوں تو اسے اختیار ہے

ان میں سے کسی ایک کو پاک کرے۔

سوال 125: نجس چیز کو کھانے پینے اور دوسرے استعمالات میں لانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نجس چیزوں کا کھانا اور پینا حرام ہے البتہ وہ کام جن میں طہارت شرط نہیں ہے ان میں استعمال کرنا جائز ہے۔

سوال 126: شراب، خنزیر، کتے اور نجس مردار کی خرید وفروخت کا کیا حکم ہے؟

جواب: شراب، خنزیر اور غیر شکاری کتوں کی خرید وفروخت حرام جبکہ نجس مردار کی خرید وفروخت بناء بر احتیاط لازم حرام ہے۔

سوال 127: مذکورہ نجاسات کے علاوہ باقی چھ عین نجاسات یا وہ چیزیں جو ان دس نجاسات کے ساتھ ملنے سے نجس (متنجس) ہو گئی ہوں ان کی خرید وفروخت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر عقلاء کی نگاہ میں انکا قابل قدر (اعتناء) ایسا حلال فائدہ ہو جس کو حاصل کرنے کیلئے عموماً مال دیا جاتا ہے تو انکی خرید وفروخت جائز ہے لیکن اگر ایسا فائدہ نہ ہو تو بناء بر احتیاط واجب جائز نہیں ہے۔

سوال 128: مسجد کو نجس کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسجد کے اندرونی حصہ کو نجس کرنا حرام ہے اور اسی طرح مسجد کی چٹائی وغیرہ سمیت وہ تمام چیزیں جسے مسجد کی ساخت کا حصہ شمار کیا جاتا ہو جیسے دروازے کھڑکیاں وغیرہ بھی نجس کرنا حرام ہے۔
مسجد کی چھت کو اوپر اور نیچے دونوں طرف سے نجس نہیں کر سکتے جبکہ دیواروں کو بیرونی طرف سے نجس کرنا جائز ہے بشر طیکہ کہ توہین مسجد شمار نہ ہوتا ہو۔

سوال 129: اگر مسجد نجس ہو جائے تو کیا فریضہ ہے؟

جواب: اسکو فوراً پاک کرنا واجب ہے جسکی تفصیل بعد میں بیان کی جائے گی۔

سوال 130: مسجد میں ایسی نجاست کو جس میں سرایت کرنے والی رطوبت نہ ہو جیسے خشک پاخانہ اسے داخل کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ کام موجب ہتک تقدس مسجد ہو تو حرام ہے ورنہ جائز ہے اور بطور خاص اس وقت تو بالکل جائز ہے جب وہ نجس چیز مسجد میں داخل ہونے والے کے توابع (ہمراہی اشیاء) میں سے ہو جیسے کسی کے ہاتھ میں چوٹ کے باعث خون ہو اور وہ مسجد جائے تو یہ جائز ہے۔

سوال 131: اگر کوئی مسجد میں نماز کی غرض سے داخل ہو اور دیکھے کہ مسجد نجس ہو گئی ہے تو اسکا فریضہ کیا ہے؟

جواب: اگر نماز کا وقت وسیع ہو تو ضروری ہے کہ پہلے نجاست دور کرے پھر نماز ادا کرے البتہ اگر نماز کا وقت تنگ ہو تو نماز کو مقدم کرنا واجب ہے۔

سوال 132: اگر نماز کا وقت وسیع ہونے کے باوجود پہلے نماز پڑھ لے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگرچہ وہ پاک کرنے میں تاخیر کے باعث گناہگار ہوا ہے لیکن اسکی نماز صحیح ہے۔

سوال 133: اگر مسجد کو پاک کرنے کیلئے اسے خراب کرنا پڑے تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اتنا تھوڑا بہت کام ہو جو عموماً قابل توجہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ پاک کرے لیکن اگر وہ خرابی اس کے وقف ہونے کیلئے نقصان دہ ہو تو اس صورت میں پاک کرنے کی خاطر مسجد کو خراب کرنا احتیاط واجب کی بناء پر جائز نہیں ہے اگرچہ کوئی مخیرّ اسکی تعمیر کیلئے آمادہ ہو جیسے مسجد کو کسی ہندو نے تعمیر کیا ہو اور اسے پاک کرنے کے لئے مسجد کو گرانا پڑتا ہو تو ایسا جائز نہیں ہے۔

ہاں اگر نجاست کا اسی طرح برقرار رہنا موجب ہتک تقدیس مسجد ہو تو مسجد کو اتنی حد تک خراب کیا جائے گا جس سے ہتک کا عنوان ختم ہو جائے۔

سوال 134: اگر مسجد کو پاک کرنے سے بعض دیگر حصے نجس ہو جاتے ہوں تو کیا انکو پاک کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں اگر ان نجس ہونے والے حصوں کو بھی بعد میں پاک کیا جائے تو پاک کرنا واجب ہے

سوال 135: اگر مسجد کی چٹائی نجس ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دھونے سے وہ خراب نہ ہو تو دھونا واجب ہے اور اگر دھونے سے خراب ہوتی ہو تو اس کے دھونے کا جواز یا اتنے حصے کا کاٹ دینا احتیاط لازم کی بناء پر جائز نہیں ہے لیکن اگر اس کے باقی رہنے سے ہتک حرمت مسجد لازم آتی ہو تو سبب ہتک کو ختم کرنا (یعنی دھونا یا کاٹنا) واجب ہے۔

سوال 136: وہ مسجد جس میں کوئی نماز نہ پڑھتا ہو اور وہ آہستہ آہستہ خراب ہو رہی ہو تو کیا اسکو نجس کیا جا سکتا ہے؟

جواب: نہیں اور جب تک عنوان مسجد اس پر صادق آئے اسکا یہی حکم ہے لہٰذا اگر نجس ہو گئی ہے تو اسکا پاک کرنا واجب ہے۔

سوال 137: آیا آئمہ معصومین علیہم السلام اور روضۂ رسول اللہ ﷺ کو نجس کرنا بھی حرام ہے؟

جواب: جی ہاں، قرآن مجید، روضہ ہائے مبارکہ اہل بیت علیہم السلام ضریح ہائے مقدسہ اہل بیتؑ اور خاک شفاء کو مسجد کے ساتھ ملحق کیا جائے گا لہٰذا انکو نجس کرنا حرام ہے اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ اور آئمہ اہل بیتؑ کی قبور سے بطور تبرک اٹھائی ہوئی مٹی کو نجس کرنا اگر موجب اہانت ہو تو واجب ہے کہ اس حصہ کو پاک کیا جائے جو اہانت کا موجب بن رہا ہو۔

سوال 138: اگر مسجد کا عنوان ختم ہو جائے جیسے زمین غصب کر کے اسکے راستہ یا دکان یا مہمانسرا وغیرہ بنا دیا جائے تو اسکو نجس کرنا حرام ہے؟

جواب: اس صورت میں ان کو نجس کرنا حرام نہیں ہے اور اسی طرح پاک کرنا بھی واجب نہیں ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ پاک کیا جائے۔

سوال 139: کفار کی عبادتگاہوں کا حکم بھی مسجد جیسا ہے؟

جواب: نہیں ان پر مسجد کے احکام لاگو نہیں ہوتے ہاں اگر وہ بیچیں اور مسلمان اسے خرید کر مسجد بنا لیں تو پھر اس پر مسجد کے احکام لاگو ہونگے۔

وہ نجاسات جو نماز میں معاف ہیں

سوال 140: وہ نجاسات جو نماز میں معاف ہیں کتنی اور کونسی ہیں؟

جواب: فقہاء کے مطابق چھے ہیں جبکہ آیۃ اللہ العظمیٰ السید سیستانی کے نزدیک پانچ ہیں۔

۱۔ زخم یا پھنسی وغیرہ کا خون جو مسلسل بہہ رہا ہو۔

۲۔ ایک درہم سے کم یعنی انگوٹھے کے پورے سے کم خون

۳۔ ایسا پہناوا جو انتہائی مختصر ہو یعنی جو شرمگاہوں کو چھپانے کیلئے درکار کپڑے سے بھی کم ہو جیسے ٹوپی یا ازار بند نجس ہو تو نماز ٹھیک ہے۔

۴۔ وہ چیز جو پہناوا شمار نہ ہو اور انسان نے اسے ساتھ اٹھایا ہوا ہو جیسے چھوٹا رومال، موبائل وغیرہ
۵۔ حالت اضطرار میں نجاست کے ساتھ پڑھنا۔

سوال 141: نماز میں نجاست سے معاف ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر مندرجہ بالا نجاسات بدن یا کپڑے پر لگی ہوں تو اسی طرح نماز پڑھنا صحیح ہے۔

سوال 142: کیا ہر قسم کے زخم کا خون معاف ہے؟

جواب: نہیں بلکہ ضروری ہے کہ وہ زخم قابل اعتناء (پرواہ کے قابل ہو) اور وہ کچھ عرصہ ثابت اور مستقر رہے تو اس سے نکلنے والا خون معاف ہے اگرچہ وہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو کہ جس کی تفصیل آگے آئے گی۔
لہٰذا اگر جزوی زخموں سے بہنے والا خون ہو تو ضروری ہے کہ اسے پاک کیا جائے جیسے جو چھری یا بلیڈ انگلی پر لگتی ہے اور ایسا زخم بن جاتا ہے جو جلدی ٹھیک ہو جاتا ہے تو اسکی نجاست معاف نہیں ہے۔

سوال 143: زخم یا پھنسی وغیرہ کا خون کب تک معاف ہے؟

جواب: زخم اور پھنسی وغیرہ کا خون اس وقت تک معاف ہے جب تک وہ زخم یا پھوڑا وغیرہ ٹھیک نہ ہو جائے پس جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتا اس وقت تک اس کا خون نماز میں معاف ہے۔ نیز زخم یا پھنسی وغیرہ میں فرق نہیں ہے کہ خون داخلی حصہ میں ہو یا خارجی حصے میں یا ایسا باطنی جسکا خون ظاہر کی طرف بہے اور اسی میں سے بواسیر کا خون بھی ہے داخلی ہو یا خارجی۔

سوال 144: کیا زخم یا پھنسی وغیرہ کے خون کے معاف ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اسکے پاک کرنے یا اس کپڑے کو تبدیل کرنے سے ایسی مشقت اٹھانی پڑے کہ جسے عام طور پر اٹھانا بہت زیادہ مشکل کام سمجھا جاتا ہو؟

جواب: نہیں یہ شرط معتبر نہیں ہے لہٰذا اگر مشقت نہ بھی اٹھانی پڑے تب بھی خون معاف ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ اسے معتبر سمجھا جائے۔

سوال 145: زخم یا پھنسی وغیرہ سے رسنے والی پیپ، دوائی اور پسینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ بھی معاف ہیں۔

سوال 146: جب شک وہ کہ فلاں خون زخم ہے یا پھنسی وغیرہ کا یا کوئی اور خون تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: احتیاط لازم کی بناء پر ایسا خون معاف نہیں ہے۔

سوال 147: آیا لباس اور بدن پر لگا انگوٹھے کے پورے سے کم ہر خون معاف ہے؟

جواب: جی ہاں اپنا یا کسی کا خون جس کی مقدار ایک پورے سے کم ہو معاف ہے البتہ خون حیض، نفاس اور استحاضہ اس سے مستثنیٰ ہیں یعنی اگر وہ ہوں تو بیشک جتنا بھی کم ہو معاف نہیں ہے اور احتیاط لازم کی بناء پر نجس العین (کتا، سور)، مردار، درندے بلکہ تمام حرام گوشت جانوروں کے خون کا حکم، حکم حیض کی طرح ہے یعنی معاف نہیں ہیں۔

سوال 148: اگر خون کے چھوٹے چھوٹے چھینٹے مختلف جگہ پر ہوں اور مل کر ایک پورے سے کم بنیں تو آیا وہ معاف ہیں؟

جواب: جی ہاں معاف ہیں۔

سوال 149: اگر پورے سے کم خون میں تھوڑی سی پیپ یا پانی مل جائے تو پھر بھی معاف ہے؟

جواب: اس صورت میں معاف نہیں ہے کیونکہ وہ پانی یا پیپ خون سے ملنے کے باعث نجس ہوں گے اور متنجس معاف نہیں ہے۔

سوال 150: اگر خون کی مقدار میں شک گزرے کہ انگوٹھے کے پورے سے زیادہ ہے یا کم تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر پہلے وہ زیادہ تھا اور اب شک ہو رہا ہے تو معاف نہیں ہے ورنہ معاف ہے۔

سوال 151: تیسری نجاست یعنی وہ پہناوا (ملبوس) اتنا مختصر ہو کہ شرمگاہوں کو چھپانے کیلئے درکار کپڑے سے کم ہو جیسے جراب، انگوٹھی اور چوڑیاں وغیرہ پر لگی نجاست کے معاف ہونے میں کوئی شرط ہے؟

جواب: نہیں اس میں کوئی شرط نہیں ہے البتہ احتیاط واجب ہے کہ وہ نجس مردار یا نجس العین جیسے کتا وغیرہ سے نہ بنائی گئی ہو۔ اس کے علاوہ اگر اس پر خون، پیشاب وغیرہ بھی لگا ہو تو حرج نہیں ہے۔

سوال 152: چوتھی چیز جس کی نجاست معاف ہے اسکی وضاحت کریں؟

جواب: وہ چیز جسے نمازی کا ملبوس شمار نہ کیا جائے بلکہ کہا جائے کہ اس نے فلاں چیز اٹھائی ہوئی ہے مثلاً چھوٹا رومال یا موبائل وغیرہ۔

سوال 153: پانچویں چیز یعنی حالت اضطرار (مجبوری کی صورت میں) میں نجاست کے معاف ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر انسان کا بدن یا کپڑے نجس ہو جائیں اور انھیں پاک کرنا یا دوسرے پاک کپڑوں کا بندوبست کرنا (اگرچہ زیادہ دشواری کے سبب ہی سہی) ممکن نہ ہو تو اسی میں نماز ادا کر سکتا ہے۔

سوال 154: اگر فی الحال انسان مجبور ہو لیکن نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے نجاست کو پاک کرنا ممکن ہو تو آیا انتظار کرنا ضروری ہے؟

جواب: اگر وقت سے پہلے پاک ہونے کا اطمئنان ہو تو ضروری ہے کہ تاخیر وانتظار کرے ورنہ ضروری نہیں ہے یا اگر بروقت نجاست کے ساتھ پڑھنے کا سبب تقیہ ہو تو بھی انتظار کرنا ضروری نہیں ہے۔

سوال 155: چھٹی صورت کا بیان کریں؟

جواب: فقہاء کے ہاں معروف کہ مذکر بچے کو پالنے والی خاتون اگر اسی بچے کے پیشاب سے نجس ہوئی ہے اور اسکے پاس دوسرا کپڑا نہ ہو تو وہ نجس کپڑے سے نماز ادا کر سکتی ہے البتہ یہ شرط ہے کہ وہ اس کپڑے کو ایک شب و روز میں ایک بار دھوئے۔ البتہ آیۃ اللہ السیستانی دام ظلہ کے مطابق اگر وہ مجبور ہو جاتی ہے جسکا ذکر پانچویں صورت میں کیا جا چکا ہے تو نجاست معاف ہے ورنہ معاف نہیں ہے۔

مطہرات

سوال 156: مطہرات (پاک کرنے والی چیزیں) کتنی ہیں؟

جواب: مطہرات بارہ ہیں۔

(۱) پانی

سوال 157: پانی کن شرائط کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتا ہے؟

جواب: پانی چار شرطوں کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتا ہے۔(۱) پانی مطلق ہو مضاف پانی جیسے عرق گلاب سے نجس چیز پاک نہیں ہوتی۔(۲) پانی پاک ہو۔(۳) نجس چیز کو دھونے کے دوران پانی مضاف نہ بن جائے۔(۴) نجس چیز کو پانی سے دھونے کے بعد اس میں عین نجاست کے ذرات باقی نہ رہیں۔

سوال 158: نجس برتن کو قلیل پانی سے کیسے دھویا جاسکتا ہے؟

جواب: دو طریقوں سے دھویا جاسکتا ہے۔(۱) برتن کو تین دفعہ قلیل پانی سے بھرا جائے اور ہر دفعہ خالی کر دیا جائے۔(۲) برتن میں تین دفعہ مناسب مقدار میں پانی ڈالیں اور ہر دفعہ پانی کو یوں گھمائیں کہ وہ تمام نجس مقامات تک پہنچ جائے اور پھر اسے گرا دیا جائے۔

سوال 159: نجس چیز کو کُر یا جاری پانی سے دھونے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر نجس چیز کو کُر یا جاری پانی میں ایک دفعہ یوں ڈبو دیا جائے کہ پانی اس کے تمام نجس مقامات تک پہنچ جائے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی اور قالین یا دری یا کپڑے وغیرہ کو نچوڑنا ضروری نہیں ہے۔

سوال 160: اگر بدن یا لباس پیشاب سے نجس ہو جائے تو کُر یا قلیل پانی سے کیسے دھویا جائے گا؟

جواب: اگر بدن یا لباس پیشاب سے نجس ہو جائے تو ان کو دو دفعہ دھونا ضروری ہے چاہے پانی کُر ہو یا قلیل ہو۔

سوال 161: اگر گندم، چاول یا صابن وغیرہ کا اوپر والا حصہ نجس ہو جائے تو اسکو کیسے پاک کیا جائے گا؟

جواب: ان چیزوں کو کُر یا جاری پانی میں ڈبو دینے سے پاک ہو جاتی ہیں اور اگر ان کا اندرونی حصہ نجس ہو تو پھر کُر یا جاری پانی کا اندر تک جانا ضروری ہے۔

(۲) زمین:

سوال 162: زمین کن چیزوں کا پاک کرتی ہے؟

جواب: زمین دو چیزوں کو پاک کرتی ہے پاوں کے تلوے اور جوتے کے نچلے حصے کو۔

سوال 163: زمین کن شرائط کے ساتھ ان چیزوں کو پاک کرتی ہے؟

جواب: زمین چار شرطوں کے ساتھ ان کو پاک کرتی ہے ۔(۱) زمین پاک ہو ۔(۲) زمین خشک ہو۔(۳) جوتے کے تلوے یا پاوں کے تلوے پر نجاست زمین پر چلنے سے لگی ہو۔(۴) عین نجاست زمین پر چلنے یا رگڑنے سے دور ہو جائے۔

سوال 164: زمین کے مطہر (پاک کرنے والی) سے کیا مراد ہے؟

جواب: زمیں سے مراد یہ ہے کہ ہر وہ چیز جسے زمین کہا جائے جیسے پتھر، مٹی، ریت اینٹ کا فرش وغیرہ۔

سوال 165: جو آدمی ٹیڑھے پاوں سے چلتا ہے اس کا پاوں کیسے پاک ہو گا؟

جواب: جو آدمی ٹیڑھے پاوں سے زمین پر چلتا ہے تو اس کے پاوں کا ظاہری حصہ باطن شمار ہو گا اور زمین سے پاک ہو جائے گا۔

(۳) سورج:

سوال 166: سورج کن چیزوں کو پاک کرتا ہے؟

جواب: سورج زمین اور جو چیزیں زمین پر قائم ہیں جیسے مکان اور دیواریں وغیرہ کو پاک کرتا ہے۔

سوال 167: کیا سورج مکان کے دروازے دیوار میں گھڑے ہوئے کیل درختوں اور ان کے پتوں وغیرہ کو پاک کرتا ہے؟

جواب: جی نہیں سورج ان تمام چیزوں کو پاک نہیں کرتا۔

سوال 168: سورج سے زمین اور اس پر قائم بلڈنگ وغیرہ کو پاک کرنے کی شرائط کیا ہے؟

جواب: (۱) زمین سے عین نجاست دورت ہو چکی ہو۔(۲) وہ زمین تر ہو جائے نجاست سے جیسے پیشاب وغیرہ یا خشک ہونے کے بعد اس کو تر کیا جائے۔(۳) اور وہ رطوبت اور تری سورج کی کرنیں اس پر پڑنے کی وجہ سے خشک ہو۔

سوال169 : نجس زمین سورج کی تپش اور ہوا کی وجہ سے خشک ہو جائے تو پاک ہو جائے گی؟

جواب:.جی اگر سورج کے ساتھ ہوا بھی ہو اور نجس زمین خشک ہو جائے تو پاک ہو جائے گی۔

(۴)استحالہ

سوال170 :استحالہ کی تعریف کریں؟

جواب:ایک چیز کا کسی دوسری چیز میں تبدیل ہو جانا جو پہلی سے مختلف ہو تو اسے استحالہ کہتے ہیں۔ مثلا کسی نجس چیز کی جنس یوں بدل جائے کہ وہ دوسری چیز کی شکل اختیار کرے تو وہ پاک ہو جاتی ہے جیسے نجس لکڑی جل کر راکھ ہو جائے یا کتا نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے۔

سوال171 :اگر نجس چیز میں تبدیلی ہو لیکن اس کی جنس تبدیل نہ ہو تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب:اس صورت میں وہ پاک نہیں ہو گی جیسے گندم کو پیس کر آٹا بنا لیں یا نجس آٹے کی روٹی بن جائے تو وہ پاک نہیں ہو گی۔

(۵)انقلاب:

سوال172 :انقلاب کس چیز کو پاک کرتا ہے؟

جواب:اگر شراب خود بخود سرکہ بن جائے یا شراب میں نمک وغیرہ ملانے سے سرکہ میں تبدیل ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گا۔

سوال173 :اگر نجس چیز مثلا نجس انگور یا نجس کھجور سے شراب بنائی جائے تو سرکہ بننے سے پاک ہو جائے گی؟

جواب:.جی نہیں:اس صورت میں وہ شراب پاک نہیں ہو گی۔

(۶)انتقال:

سوال174 :انتقال کس چیز کو پاک کرتی ہے؟

جواب:اگر انسان یا حیوان کا خون کسی ایسے حیوان میں منتقل ہو جائے جس میں خون نہیں ہوتا اور وہ خون اس حیوان کے بدن کا حصہ بن جائے تو وہ پاک ہو جائے گا جیسے اگر مچھر انسان کا خون چوس لے اور وہ مچھر کے بدن کا حصہ بن جائے اب مچھر سے نکلنے والا خون پاک ہو گا۔

سوال 175: علاج کے لیے انسانی جسم سے بعض حشرات (جونک) خون چوس لیتی ہے اس خون کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو خون (جونک) چوس لیتی ہے چونکہ وہ جونک کے بدن کا حصہ نہیں بنتا لہٰذا وہ خون نجس ہو گا۔

(۷) اسلام:

سوال 176: اسلام کس چیز کو پاک کرتا ہے؟

جواب: اسلام کافر اور مرتد ملی اور فطری کو پاک کرتا ہے مثلاً کافر اپنے کفر کی وجہ سے نجس ہوتا ہے جب مسلمان ہو جائے تو وہ کفر والی نجاست سے پاک ہو جائے گا۔

سوال 177: اگر کافر کا بدن پیشاب، پاخانہ سے نجس ہو جائے تو مسلمان ہونے کے بعد پاک ہو جائے گا؟

جواب: نہیں: اسلام ظاہری نجاسات کو پاک نہیں کرتا ان نجاسات کو پانی سے پاک کرنا ضروری ہے۔

(۸) تبعیت:

سوال 178: تبعیت کن چیزوں کو پاک کرتی ہے؟

جواب: تبعیت مندرجہ ذیل چیزوں کو پاک کرتی ہے۔

(۱) جب کافر مسلمان ہو جائے تو اسکی وہ اولاد جو ممیز نہ ہو وہ کافر کی تبعیت میں پاک ہو جائے گی اگر اسکی اولاد ممیز ہو اور اگر وہ کفر کو اختیار کرے تو کافر کے مسلمان ہونے کے ساتھ وہ پاک نہیں ہوں گے۔

(۲) اگر مسلمان کسی کافر کے بچے کو اسیر بنالے تو وہ بچہ مسلمان کی تبعیت میں پاک شمار ہو گا اس کے ساتھ اس کا کافر باپ یا دادا نہ ہو۔

(۳) اگر شراب سرکہ بن جائے تو وہ برتن بھی شراب کے ساتھ پاک ہو جائے گا جس میں شراب سرکہ بنا ہے

(۴) میت کے غسل دینے کے بعد غسل دینے والے کے ہاتھ اور تختہ جس پر غسل دیا گیا اور وہ کپڑے وغیرہ جس میں میت کو غسل دیا گیا ہے سب پاک ہو جائیں گے۔

(۹) عین نجاست کا دور ہونا:

سوال 179: عین نجاست کا دور ہونا کن موارد میں چیزوں کو پاک کرتا ہے؟

جواب: دو مورد میں اگر عین نجاست دور ہو جائے تو چیزیں پاک ہو جاتی ہیں۔

(۱) انسان کے بدن کے باطنی حصے جیسے ناک کا اندرونی حصہ اور کان اور آنکھ کے اندرونی حصے خارجی نجاسات سے نجس ہو جائیں تو صرف عین نجاست دور ہونے سے پاک ہو جائیں گے اور اسی طرح اگر منہ کا اندرونی حصہ باہر کی نجاست سے نجس ہو جائے تو عین نجاست کے دور ہونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر دانتوں سے نکلنے والا خون لگ جائے تو منہ کا اندرونی حصہ نجس نہیں ہو گا۔

(۲) حیوان کا بدن نجاست کے دور ہونے سے پاک ہو جاتا ہے جیسے پرندے کی چونچ اگر نجس ہو جائے تو عین نجاست کے زائل ہو جانے کے بعد پاک ہو جائے گی اسی طرح کسی جانور کا بدن اگر نجس ہو جائے تو عین نجاست کے زوال کے بعد پاک ہو جائے گا۔

(۱۰) مسلمان کا غائب ہو جانا:

سوال 180: مسلمان کا غائب ہونا کن چیزوں کو پاک کرتا ہے؟

جواب: اگر مسلمان کا بدن یا لباس نجس ہو جائے اور وہ غائب ہو جائے تو اگر ان چیزوں کی تطہیر کا احتمال ہو تو وہ پاک سمجھیں جائیں گی۔

(۱۱) حیوان کا استبراء:

سوال 181: حیوان کا استبراء کن چیزوں کو پاک کرتا ہے؟

جواب: ہر حیوان جس کا کھانا حلال ہو اگر وہ انسان کا پاخانہ کھانے کا عادی ہو جائے تو پھر اس حیوان کا گوشت حرام ہو جاتا ہے اور اسی طرح اس کا دودھ اور پیشاب اور باقی فضلات بھی نجس ہو جاتے ہیں اور اس حیوان کا استبراء کرنے کے بعد یہ چیزیں حلال اور پاک ہو جاتی ہیں۔

سوال 182: ایسے حیوان کا استبراء کیسے کیا جاتا ہے؟

جواب: انسان کا پاخانہ کھانے والے جانور کو جلّال کہتے ہیں اور اگر اس کو پاخانہ کھانے سے اتنی مدت روک دی جائے کہ اسے اب جلّال نہ کہا جائے تو اس کا استبراء ہو جائے گا۔

سوال 183: اس جانور کو پاخانہ کھانے سے روکنے کی کوئی مدت معین ہے؟

جواب: جی: بعض روایات میں بعض جانور کی مدت معین ہوئی ہے جیسے اونٹ کے لیے چالیس دن، گائے کے لیے بیس دن، بھیڑ کے لیے دس دن، بطخ کے لیے پانچ دن اور مرغی کے لیے تین دن معین ہیں۔

(۱۲)ذبح کرتے وقت حیوان کا خون نکل جانا:

حیوان کو ذبح کرنے کے بعد جو خون نکل جاتا ہے اس کے بعد جو خون وغیرہ اس کے بدن میں بچ جائے وہ پاک ہو جاتا ہے اور احتیاط واجب کی بناء پر یہ صرف حلال گوشت جانور کے ساتھ خاص ہے۔

وضو کے احکام

سوال 184: وضو واجب ہے یا مستحب ہے؟

جواب: وضو کرنا نہ واجب ہے اور نہ ہی مستحب ہے بلکہ چند اعمال اور مقاصد کی وجہ سے یہ واجب اور مستحب ہو جاتا ہے۔

سوال 185: کونسی صورتوں میں وضو واجب ہو جاتا ہے؟

جواب:

1: نماز جنازہ کے علاوہ تمام واجب اور مستحب نمازوں کے لئے

2: بھولے ہوئے تشہد اور سجدہ کو بجالانے کے لئے (کہ جب اس کا وضو باطل ہو گیا ہو)

3: اس واجب طوف کے لئے کہ جو حج یا عمرہ کا جز ہو۔

4: کسی نے وضو کرنے کی یا ہمیشہ باوضو رہنے کی نذر کی ہو یا عہد شرعی کیا ہو یا اللہ کی قسم کھائی ہو۔

5: اگر کوئی منت مانے کہ برکت کے لئے قرآن مجید کا بوسہ لے گا۔

6: نجس شدہ قرآن کو دھونے کے لئے یا بیت الخلاء وغیرہ سے نکالنے کے لئے کہ جب متعلقہ شخص مجبور ہو کہ اس مقصد کے لئے اپنا ہاتھ یا بدن کا کوئی اور حصہ قرآن مجید سے مس کرے (یعنی اس کے لئے دستانہ یا پلاسٹک یا کسی کپڑے وغیرہ کو ہاتھ پر لگانا ممکن نہ ہو)۔

لیکن وضو کرنے کی صورت میں وضو میں صرف ہونے والا وقت قرآن مجید کو دھونے یا بیت الخلاء سے نکالنے میں اتنی تاخیر کا باعث ہو کہ جس سے کلام اللہ کی بے حرمتی ہو تو ضروری ہے کہ تیمّم کرکے فوراً اسے نکالے بشرطیکہ تیمّم کا وقت وضو سے زیادہ نہ ہو۔

اور اگر تیمّم کرنے میں بھی اتنا وقت لگے کہ قرآن کی بے حرمتی شمار ہو تو فوراً بغیر وضو اور تیمّم کے قرآن کو نجاست سے نکالنا یا پاک کرنا ضروری ہے۔

سوال 186: قرآن مجید کی آیات کو بغیر وضو کے مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن کی آیات کو بغیر وضو کے جسم کے کسی بھی حصے سے چھونا جائز نہیں ہے حتی کہ مد، زیر، زبر اور شد وغیرہ کو بھی چھونا جائز نہیں ہے۔

☆ جسم کے کسی بھی حصہ سے چھونا جائز نہیں ہے چاہے وہ حصہ ناخن ہوں یا بال ہوں لیکن اگر بال بہت لمبے ہوں تو ان سے چھو سکتے ہیں۔

☆آیتوں کے درمیان خالی حصے اور سائیڈ والے حاشیہ کو بغیر وضوکے چھو سکتے ہیں اور اسی طرح قرآن کی جلد اور قرآن کو بغیر وضوکے اٹھا سکتے ہیں۔

☆قرآن کا ترجمہ چاہے وہ کسی بھی زبان میں ہو اسے بغیر وضوکے چھو سکتے ہیں لیکن اللہ کے نام کو چاہے وہ کسی بھی زبان میں ہو جیسے خدا اور ,GOD وغیرہ تو اسے بناء بر احتیاط واجب وضوکے بغیر نہیں چھو سکتے۔

☆بسمہ تعالیٰ یا الف لکھنے بعد جو چند نکات لگا دیے جاتے ہیں (ا۔۔۔) وہ اس حکم میں شامل نہیں ہیں لہٰذا انہیں بغیر وضوکے ہاتھ لگانا جائز ہے۔

☆وضوکے بغیر قرآن کی آیات کو لکھنا اور اس کی تلاوت کرنا (اور اسی طرح زیارت و دعا پڑھنا، ضریح کو چومنا) بھی جائز ہے لیکن اگر وضو کرکے تلاوت کی جائے تو زیادہ ثواب ہوگا۔

سوال 187: اللہ کے دیگر اسماء اور اسی طرح انبیاءؑ اور آئمہؑ کے ناموں کو بغیر وضوکے مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ کے اسماء اور صفات جیسے رحمٰن اور خالق، ربّ کو بھی بغیر وضوکے احتیاط واجب کی بناء پر نہیں چھو سکتے اور احتیاط مستحب کی بناء انبیاء، اوصیاء اور چودہ معصومین علیہم السلام کے ناموں کو بغیر وضوکے مس نہیں کر سکتے۔

سوال 188: وضو کرنا کب مستحب ہوتا ہے؟

جواب:

1: روح کی طہارت کے حصول کے لئے (کیونکہ وضو کرنے کے بعد انسان کو باطنی پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے کہ جسے طہارت نفسانی یا روح کی طہارت کہتے ہیں)

2: نماز کے لئے تجدید وضو کرنا۔

3: اس کے علاوہ فقہاء نے بہت سارے موارد کو ذکر فرمایا ہے جیسے نماز جنازہ، تلاوت قرآن، دعا کے لئے، حرم یا مسجد جانے کے لئے، قرآن مجید کو اپنے ساتھ رکھنے کے لئے، اس کے حاشیہ کو مس کرنے کے لئے، سونے سے قبل۔

☆نوٹ: ہر وہ مورد کہ جہاں وضو کا واجب یا مستحب ہونا ثابت نہیں ہے وہاں وضو قصدِ قربت کی نیت سے روح کی طہارت کے حصول کے لئے کیا جائے یا پھر اگر وہ روح کی طہارت کے حاصل ہونے کی نیت نہیں کرتا تو قصد رجاء کی نیت سے وضو کیا جائے گا جیسے درس میں جانے سے پہلے یا کھانا کھانے سے پہلے قصد رجاء کی نیت سے وضو کرے گا۔

☆قصدِ رجاء: یعنی وضو کو مستحب سمجھ کر انجام نہ دے بلکہ اس امید سے انجام دے کہ اللہ مجھے ثواب دے گا۔

وضو کرنے کا طریقہ:

1: چہرے کو دھونا:

☆وضو میں چہرے کو لمبائی میں پیشانی کے بال اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے آخری کنارے تک اور چوڑائی میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کے پھیلاؤ میں جتنی جگہ آجائے اس کا دھونا ضروری ہے اور اس مقدار کا ذرہ سا حصہ بھی چھوٹ جائے تو وضو باطل ہوگا اور اگر انسان کو یقین نہ ہو کہ ضروری حصہ پورا دھل چکا ہے تو یقین حاصل کرنے کے لئے تھوڑا تھوڑا اِدھر اُدھر سے دھونا بھی ضروری ہے۔

☆چہرے کو اوپر سے نیچے دھونا بناء پر احتیاط واجب ضروری ہے پس پیشانی کے بال اگنے کی جگہ سے پانی ڈالا جائے لیکن اگر کوئی شخص بال اگنے کی جگہ سے نیچے پانی ڈالتا ہے یا بھوؤں پر پانی ڈالتا ہے اور پھر اوپر خشک رہ جانے والے حصے پر ہاتھ پھیرتا ہے تاکہ وہ حصہ بھی دھل جائے تو احتیاط واجب کی بناء پر یہ کافی نہیں ہوگا۔

☆گنجا اور وہ انسان کہ جس کی پیشانی پر بال ہوں وہ اپنی طرح کے دوسرے نارمل افراد کو دیکھے گا اور اسی کے مطابق اپنے چہرے کی واجب مقدار کا تعین کرے گا۔

☆آنکھ اور ناک کا اندرونی حصہ دھونا واجب نہیں ہے۔

☆اگر آنکھ میں ڈالا گیا سُرمہ اتنی مقدار میں ہو کہ آنکھ کو بند کرنے کے بعد بھی نظر آئے تو اس صورت میں اگر پانی پہنچنے سے رکاوٹ بنتا ہو تو اس سرمے کو ہٹانا ضروری ہوگا۔

سوال 189: اگر کسی کو احتمال ہو کہ پانی اس کے چہرے کی جلد تک نہیں پہنچ رہا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس بات کا احتمال ہو کہ کسی شخص کی بھوؤں، آنکھ کے گوشوں اور ہونٹوں پر میل یا کوئی دوسری چیز ہے جو پانی کے جلد تک پہنچنے میں رکاوٹ بن رہی ہے اور اس کا یہ احتمال لوگوں کی نظر میں

درست ہو تو ضروری ہے کہ دھونے سے پہلے تحقیق کرلے اور اگر کوئی ایسی چیز ہو تو اسے دور کرلے۔

سوال 190: کیا بھوؤں کے بالوں کا دھونا، داڑھی اور مونچھ کے بالوں کا دھونا واجب ہے؟

جواب:

1: اگر بالوں کی وجہ سے نیچے والی جلد چھپی ہوئی نہ ہو۔

الف: تو اگر بال ہلکے ہیں:

تو اس صورت میں جلد تک پانی پہنچانے کے ساتھ ساتھ بالوں کو بھی دھونا واجب ہے۔

ب: اور اگر بال گھنے ہیں:

تو بھی جلد تک پانی پہنچانا واجب ہے اور احتیاط واجب کی بناء پر ان گھنے بالوں کو دھونا بھی ضروری ہے۔

2: اور اگر بالوں کے نیچے والی جلد چھپ گئی ہو:

الف: اگر اس چھپی ہوئی جلد تک آسانی سے پانی نہ پہنچ سکتا ہو بلکہ دقت کرنے اور خلال کرنے کی ضرورت پڑتی ہو تو ایسی صورت میں جلد تک پانی پہنچانا واجب نہیں ہے اور چھپے ہوئے بالوں کو دھونا بھی واجب نہیں بلکہ ظاھری نظر آنے والے فقط ان بالوں کو دھونا کافی ہے جو چہرے کی واجب مقدار کے اندر ہوں۔

☆اور مذکورہ صورتحال میں شک کی صورت میں احتیاط واجب کی بنیاد پر بالوں کو بھی دھوئے اور جلد تک بھی پانی پہنچائے۔

ب: اور اگر چھپی ہوئی جلد تک پانی باآسانی پہنچ سکتا ہو اور کسی قسم کے خلال کرنے اور دقت کرنے کی ضرورت نہ پڑتی ہو تو جلد تک پانی پہنچانا واجب ہے جیسے مونچھیں بڑی ہوں اور چہرے سے ہٹا کر پانی پہنچ سکتا ہو تو نیچے والے حصے تک پانی پہنچانا واجب ہے۔

2: بازوں کو دھونا

☆ہر بازو کو کہنی سے لے کر انگلیوں کے سروں تک دھونا واجب ہے۔

☆اور بازو اور ہاتھ کی پشت پر موجودہ بال اگر ہلکے ہوں تو ان بالوں کو جلد سمیت دھونا واجب ہے اور بہت ہی گھنے بال ہوں تو بھی احتیاط واجب کی بناء پر ان بالوں کو جلد سمیت دھونا واجب ہے۔

☆اور بازو کو اوپر سے نیچے دھونا واجب ہے۔

3: سر کا مسح

☆سر کے اگلے حصہ کا مسح دائیں یا بائیں بازو یا ہاتھ کے کسی حصہ سے (اگرچہ وہ ایک انگلی ہو) وضو کی باقی ماندہ رطوبت کے ساتھ کیا جاسکتا ہے، چاہے اوپر سے نیچے کیا جائے یا نیچے سے اوپر یا ایک طرف سے دوسری طرف، اور ضروری نہیں ہے کہ مسح فقط ہاتھ کی ہتھیلی سے کیا جائے اور اسی طرح دائیں ہاتھ سے بھی سر کا مسح کرنا ضروری نہیں ہے۔

☆اور اگر دونوں بازوؤں کی رطوبت خشک ہو جائے تو صرف داڑھی سے رطوبت لینا جائز ہے اور اگر داڑھی نہ ہو یا داڑھی پر رطوبت باقی نہ ہو تو وضو باطل ہو جائے گا اور اگر مذکورہ صورت میں شدید گرمی یا کسی بیماری کی وجہ سے رطوبت کی حفاظت کرنا ممکن ہی نہ ہو تو دوسرے پانی سے مسح کے لئے رطوبت لینا جائز ہو جائے گا۔

4: پاؤں کا مسح

☆ پاؤں کی کسی ایک انگلی کے سرے سے لے کر پاؤں کے جوڑ تک مسح کرنا ضروری ہے اور فقط پاؤں کی ابھری ہوئی جگہ تک کرنا کافی نہیں ہے اور چوڑائی میں ایک انگلی کی مقدار بھی کافی ہے۔

☆ مسح میں ضروری ہے کہ پہلے دائیں پاؤں کا کریں پھر بائیں پاؤں کا یا دونوں کا ایک ساتھ مسح کرے لیکن احتیاط لازم کی بناء پر بائیں پاؤں کا مسح دائیں پاؤں سے پہلے نہ کیا جائے۔

☆ مسح اوپر سے نیچے کرنا ضروری نہیں ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ پوری ہتھیلی انگلیوں کے سروں سے پاؤں کے اوپر والے حصے پر رکھے اور تھوڑا سے جوڑ تک کھینچ لے۔

سوال 191: وضو کی شرائط بیان کریں؟

جواب: 1: پانی مضاف نہ ہو۔ 2: پاک ہو اور احتیاط واجب کی بناء پر صاف ہو (یعنی گوبر وغیرہ سے گندہ نہ ہو اگرچہ وہ مضاف پانی نہ بھی کہلائے۔) 3: وضو کے اعضاء پاک ہوں۔ 4: پانی غصبی نہ ہو۔ 5: پانی کا استعمال کسی بیماری کی وجہ سے نقصان دہ نہ ہو۔

سوال 192: مضاف پانی اور نجس پانی کے ساتھ وضو کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مضاف اور نجس پانی کے ساتھ کیا گیا وضو اور اسی طرح اعضاء پر کسی رکاوٹ کی صورت میں کیا گیا وضو ہر صورت میں باطل ہوگا چاہے انسان جان بوجھ کر کرے یا بھول کر کرے یا مسئلہ نہ جاننے کی

وجہ سے کرے یا اسے پانی کے نجس یا مضاف ہونے کا یا اعضاء وضو پر کسی رکاوٹ کا علم نہ ہو اور اسی طرح اگر پانی اس کے لئے نقصان دہ تھا تو بھی وضو باطل ہے حتی جہالت کی صورت میں بھی۔

سوال193: مسجد یا مدرسہ سے وضو کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مسجد کا پانی فقط اسی مسجد میں نماز پڑھنے والوں کے لئے اور اسی طرح مدرسہ کا پانی بھی فقط مدرسہ والوں کے لئے وقف ہونے کا یقین ہو یا کچھ معلوم نہ ہو تو وہاں سے وضو کرنا جائز نہیں ہے اور وضو باطل شمار ہوگا۔

☆اور اگر سب لوگ عمومی طور پر ایسے مقامات سے وضو کرتے ہوں اور کوئی بھی منع نہ کرتا ہو تو اگر اس صورتحال کی وجہ سے انسان کو وقف کے عمومی ہونے کا یقین یا اطمئنان ہو جائے تو وضو کرنا جائز ہے۔

6: قربت کی نیت سے وضو کرے:

زبان سے نیت کا کرنا ضروری نہیں ہے اور نہ ہی دل سے گزارنا ضروری ہے اور اسی طرح وضو کے واجب یا مستحب ہونے کی نیت کرنا بھی ضروری ہے بلکہ اللہ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے وضو بجالائے تو کافی ہے۔

7: ترتیب

8: موالات یعنی عرفی طور پر پے در پے انجام دے۔

9: انسان وضو کے افعال خود انجام دے یعنی خود اپنا چہرہ دھوئے اور خود سر اور پاؤں کا مسح کرے۔

☆لیکن اگر انسان خود اپنا چہرہ دھو رہا ہو اور کوئی اس کے ہاتھ پر پانی ڈال رہا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

☆اور جو بندہ خود اپنا چہرہ نہیں دھو سکتا یا خود مسح نہیں کر سکتا تو وہ دوسرے سے مدد لے سکتا ہے اور اگر وہ دوسری کی مدد سے وضو کر رہا ہو تو اس کے لئے خود وضو کی نیت کرنا ضروری ہے دوسرے کے لئے نہیں، لیکن اگر دوسرا اسے وضو کرا رہا ہو تو احتیاط واجب ہے کہ دونوں وضو کی نیت کریں۔

☆اگر اس کے لئے مسح کرنا ممکن نہ ہو تو دوسرا انسان اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی مسح کی جگوں پر پھیرے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ضروری ہے کہ دوسرا انسان اس کے ہاتھ سے تری حاصل کرے اور اس تری سے اس کے سر اور پاؤں پر مسح کرے۔

10: وضو کے اعضاء پر پانی پہنچنے سے رکاوٹ نہ ہو اور مسح میں سر اور پاؤں پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے اگرچہ سر یا پاؤں کے اوپر اتنی باریک رکاوٹ ہو کہ رطوبت پہنچ جاتی ہو تب بھی ایسی باریک رکاوٹ پر کیا گیا مسح درست نہیں ہوگا۔

☆اگر وضو سے پہلے اعضاء وضو پر کوئی ایسی چیز لگی ہوئی ہے کہ جس کے بارے میں شک ہو کہ یہ پانی پہنچنے سے رکاوٹ بنتی ہے یا نہیں تو اس چیز کو ہٹانا واجب ہے۔

☆اگر یہ شک ہو کہ پانی سے رکاوٹ بننی والی کوئی چیز اعضاء وضو پر لگی ہوئی ہے یا نہیں؟ تو چھان بین کرنا ضروری ہے یہاں تک کہ نہ ہونے کا اطمئنان ہو جائے ہاں اگر عقلاء کہیں کہ ایسا شک کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے تو چھان بین کرنا ضروری نہیں ہے اور اسی طرح وسواسی کے لئے بھی اپنے شک کی پرواہ کرنا ضروری نہیں ہے۔

☆اگر وضو کے بعد کسی چیز کے روکاوٹ بننے یا نہ بننے کے بارے میں شک کرے تو اپنے شک کی پرواہ نہیں کرے گا مثلاً اگر نماز کے دوران اپنے ہاتھ پر کوئی چیز دیکھے اور شک کرے کہ کیا یہ وضو میں پانی پہنچنے سے رکاوٹ بنتی تھی یا نہیں تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے۔

وضو کے احکام:

☆اگر ایک انسان وضو کی حالت میں تھا اور اسے شک ہے کہ وضو ٹوٹا ہے یا نہیں تو دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں ہے اور اگر ایک انسان نے وضو نہیں کیا تھا اور بعد میں شک کرے کہ ہو سکتا ہے وضو کیا ہو تو دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے۔

☆اگر نماز پڑھنے کے بعد شک کرے کہ نماز سے پہلے وضو کیا تھا یا نہیں تو اس کی نماز ٹھیک شمار ہو گی لیکن آئندہ آنے والی نماز کے لئے دوبارہ وضو کرنا ضروری ہو گا لیکن اگر نماز کے دوران شک پڑے تو ضروری ہے کہ نماز توڑ دے اور وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔

مبطلاتِ وضوء

مبطلات وضو (جو وضو کو توڑ دیتے ہیں) درج ذیل ہیں:

1: پیشاب

☆ مرد کے لیے جو مشکوک رطوبت پیشاب کے بعد اور استبراء سے پہلے خارج ہوتی ہے وہ بھی پیشاب کا حکم رکھتی ہے۔

2: پاخانہ

☆لیکن اگر پاخانہ کے علاوہ کوئی رطوبت مقعد سے خارج ہو تو اس سے وضو باطل نہیں ہوگا اسی طرح سے حقنہ کرنے والی دوا اگر مقعد سے باہر نکلے اور شک ہو کہ اس کے ساتھ پاخانہ بھی ہے یا نہیں تو بھی وضو باطل نہیں ہوگا۔

3: ریاح یعنی معدے اور آنتوں کی ہوا جو مقعد سے خارج ہوتی ہے۔

☆اور وہ ہوا جو خاتون کی سامنے والی شرمگاہ سے خارج ہوتی ہے اس سے وضو باطل نہیں ہوتا۔

4: نیند کہ جس کی وجہ سے نہ آنکھیں دیکھ سکیں اور نہ کان سن سکیں لیکن اگر آنکھیں بند ہوں مگر کان سن رہے ہوں تو وضو باطل نہیں ہوتا۔

5: ایسی حالت جس میں عقل زائل ہو جاتی ہے مثلاً دیوانگی، نشہ کی حالت اور بے ہوشی

6: عورتوں کا استحاضہ کا جس کا ذکر بعد میں آئے گا۔

7: جنابت

☆ (جو منی کے خارج ہونے کے بعد نکلتی ہے) اور ودی (جو پیشاب کے بعد نکلتی ہے) اور مذی (جنسی شہوت سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے جو کہ منی نہیں ہوتی) کے خارج ہونے سے وضو باطل نہیں ہوتا۔

وضوءِ جبیرہ

سوال 194 : وضو جبیرہ کی تعریف بیان کریں؟

جواب : جبیرہ سے مراد ہر وہ چیز ہے جو زخم، پھوڑے اور ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے جسم پر لگائی جاتی ہے چاہے وہ دوائی ہو یا پٹی ہو یا پلاستر ہو یا کوئی لکڑی وغیرہ ہو۔

اور وضو جبیرہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ انسان موجودہ پٹی کو نہ اتارے اور پٹی کے اوپر مسح کرے اور باقی جس حصہ پر پٹی نہیں ہے اسے دھوئے یا اگر وہ سر یا پاؤں ہے تو اس پر مسح کرے۔

سوال 195: وضو جبیرہ کی شرائط بیان کریں؟

جواب: وضو جبیرہ کے لئے چند شرائط ہیں کہ جن شرائط کے ہوتے ہوئے مکلّف کی ذمہ داری وضو جبیرہ کرنا ہے۔

وضو جبیرہ کی شرائط:

پہلی شرط:

پٹی کو اتار کر عام طرح وضو کرنا نقصان دہ ہو یا بہت زیادہ تکلیف کا موجب ہو یا خود پٹی کو اتارنے میں کافی سخت قسم کی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہو۔

☆اگر پٹی اتارے بغیر پانی جلد تک پہنچانا ممکن ہو اور سخت تکلیف یا نقصان بھی نہ ہو تو ضروری ہے کہ اسی طریقے پر عمل کیا جائے اور یہ بھی کر سکتا ہے کہ اس عضو کو پانی میں ڈبو کر رکھے تاکہ پانی جلد تک پہنچ جائے اور جب عضو کو پانی میں ڈبو کر رکھے گا تو پھر اوپر سے نیچے دھونا ضروری نہیں ہوگا۔

☆جب تک انسان کے لئے نقصان اور سخت تکلیف کا خوف باقی رہے گا اس کی ذمہ داری وضو جبیرہ ہوگی۔

دوسری شرط:

متاثرہ عضو پر زخم ہو یا پھوڑا ہو یا ہڈی ٹوٹی ہو تو اس صورت میں جبیرہ کے احکام جاری ہوں گے لیکن اگر عضو پر یہ تینوں چیزیں نہ ہو بلکہ سوجھن ہو یا درد ہو یا کوئی اور مشکل ہو کہ جس کی وجہ سے پانی نقصان دہ ہو تو پھر جبیرہ کے احکام جاری نہیں ہوں گے بلکہ ایسے شخص کا فریضہ تیمّم ہوگا۔

☆جو دوا عضو پر علاج کے لئے لگائی جاتی ہے جیسے مرہم وغیرہ تو وہ جبیرہ کے حکم میں آتی ہے چاہے وہ دوا جلد کی سوزش پر یا درد وغیرہ کو ختم کرنے کے لئے لگائی گئی ہو اور چاہے زخم یا پھوڑا یا ہڈی ٹوٹی ہوئی بھی نہ ہو۔

تیسری شرط:

جبیرہ کی پٹی معمول کے مطابق باندھی گئی ہو۔

یعنی مثال کے طور پر اگر زخم بازو کے ایک حصہ پر ہے تو معمولاً پٹی گما کر باندھی جاتی ہے اور صحیح حصہ بھی اس کے اندر آ جاتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے چونکہ یہ معمول کے مطابق ہے۔

لیکن اگر معمول سے ہٹ کر بہت زیادہ اضافی مقدار میں پٹی باندھی جائے کہ بہت سارا صحیح حصہ اس پٹی کے نیچے آجائے تو یہ درست نہیں ہوگا بلکہ اسے ہٹا کر نیچے والے صحیح حصہ کو دھونا ضروری ہوگا اور اگر اسے ہٹانا ممکن نہ ہو یعنی نقصان دہ ہو یا بہت زیادہ مشقت کا باعث ہو تو:

1: اگر وہ خود اسی زخم کے لئے نقصان کا باعث ہو یا اسی زخم میں شدید تکلیف پیدا ہونے کا خوف ہو تو جبیرہ کے اوپر مسح کرے۔

2: اور اگر اس زخم کے لئے نقصان دہ یا باعث تکلیف نہ ہو بلکہ صحیح و سالم حصہ کے لئے باعث نقصان یا باعث تکلیف ہو تو اگر جبیرہ اعضاء تیمّم پر ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر وضو جبیرہ اور تیمّم دونوں کرے اور اگر اعضاء تیمّم پر نہ ہو تو فقط تیمّم کرنا ہوگا۔

سوال 196: وضو جبیرہ کرنے کا طریقہ بیان کریں؟

اگر مذکورہ شرائط موجود ہوں تو انسان کے لئے واجب ہے کہ وہ وضو جبیرہ کرے اور وضو جبیرہ میں ترتیب ضروری ہے کہ جس طرح عام وضو میں ترتیب ضروری ہے پس اگر کسی کے بازو کے درمیان میں پٹی لگی ہوئی ہے تو ضروری ہے کہ پہلے اوپر والے حصے کو دھوئے پھر پٹی پر مسح کرے اور پھر نیچے والے حصے کو دھوئے اور اس طرح ایک سے زیادہ پٹی لگی ہو تب بھی یہی ترتیب ہو گی۔

اور اگر متاثرہ عضو پر جبیرہ (پٹی یا دواوغیرہ) موجود نہ ہو تو:

1: اگر عضو پر زخم یا پھوڑا ہو تو:

الف: اگر دھونے والے اعضاء (چہرہ یا بازو) پر ہو تو فقط اطراف کو دھونا کافی ہے اور زخم پر یا پھوڑے پر ڈائریکٹ یا کپڑا وغیرہ رکھ کر مسح کرنا ضروری نہیں ہے اگرچہ ایسا کرنا احتیاطِ مستحب ہے۔

ب: اور اگر زخم یا پھوڑا مسح کرنے والے اعضاء پر (سر اور پاؤں) ہو تو تیمّم کرنا ہوگا۔

2: اور اگر عضو کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو تو چاہے وہ دھونے والے اعضاء میں ہو یا مسح کرنے والے اعضاء میں تیمّم کرنا ہوگا۔

پس مذکورہ قواعد کے مطابق:

☆اگر کسی کے پاؤں کی پوری چوڑائی پر زخم یا پھوڑا ہو اور کوئی پٹی باندھی ہوئی نہ ہو تو اگر اس پر مسح کرنا نقصان دہ ہو یا شدید تکلیف کا باعث ہو تو اس کا فریضہ تیمّم ہوگا۔

☆اور اسی طرح اگر کسی کے بازو کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہو اور اس پر کوئی پلاستر اور پٹی نہ ہو اور اسے دھونا شدید تکلیف کا باعث ہو تو تیمّم کرنا واجب ہوگا۔

سوال 197: جس کے تمام اعضاء وضو پر جبیرہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس کے تمام اعضاء وضو یا اکثر اعضاء وضو پر جبیرہ ہو تو ایسے بندے کے لئے احتیاط واجب کی بناء پر وضو جبیرہ اور تیمّم دونوں کرنے ہوں گے۔

ایسی صورت میں اگر یہ انسان کوئی چیز پکڑ سکتا ہے تو کوئی گیلا کپڑا وغیرہ لے کر پٹی کے اوپر خود مسح کرے گا اور اگر خود ایسا نہیں کر سکتا تو دوسرے بندے کی مدد لے گا۔

☆اس صورت میں اگر یہ خود بھی کچھ وضو کر رہا ہو اور کچھ کسی سے مدد لے رہا ہو تو وضو کی نیت یہ خود کرے گا اور دوسرے کے لئے وضو کی نیت ضروری نہیں ہوگی لیکن اگر فقط دوسرا بندہ اسے وضو کرا رہا ہو تو دونوں کے لئے وضو کی نیت کرنا ضروری ہوگا۔

سوال 198: آشوب چشم کی صورت میں وضو کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: آشوب چشم کی صورت میں اگر آنکھوں کے لئے پانی نقصان دہ نہ ہو تو اس کے لئے وضو کرنا ضروری ہوگا اور اگر آشوب چشم کی صورت میں پورے چہرے کے لئے پانی نقصان دہ تو فقط تیمّم کرنا ہوگا اور اگر صرف آنکھ کے لئے پانی نقصان دہ ہو اور اطراف چشم کو دھونا ممکن ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر تیمّم اور وضو (بغیر آنکھ کو دھوئے) دونوں کرنے ہوں گے اور اگر آنکھ پر دوائی لگی ہوئی ہو تو وہ جبیرہ کے حکم میں ہے تو اس صورت میں اس کی ذمہ داری وضو جبیرہ ہوگی اور اس دوائی پر مسح کرنا ہوگا۔

سوال 199: اگر آنکھوں کا آپریشن ہوا ہو تو وہ وضو کیسے کرے گا؟

جواب: اگر کسی نے آنکھوں کا آپریشن کرایا ہو اور زخم آنکھ کے ظاہری حصہ پر نہ ہو بلکہ فقط اندرونی حصہ پر ہو اور اوپر والے حصہ پر پٹی باندھی ہوئی ہو تو اس صورت میں تیمّم اور وضو جبیرہ دونوں کرنا ہوں گے۔

سوال 200: اگر ہاتھ پر ایلفی، تارکول یا کوئی اور چیز چپک جائے تو وضو کیسے کیا جائے؟

جواب: اگر ہاتھ پر ایلفی، تارکول یا کوئی اور چیز چپک جائے کہ جس کا اتارنا ممکن نہ ہو یا بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہو تو اس صورت میں اگر یہ اعضاء تیمّم پر ہو یعنی ہاتھ کی پشت پر یا پیشانی کے کسی حصہ پر یا ہاتھ کی پوری ہتھیلی پر ہو تو تیمّم اور وضو جبیرہ (اس چیز پر مسح کرنے سے) اور تیمّم دونوں

کرنے ہوں گے اور اگر یہ چیز اعضاء تیمّم سے ہٹ کر ہو تو فقط تیمّم کرنا ضروری ہوگا۔

سوال 201: کیا وضو جبیرہ کے لیے نقصان کا یقینی ہونا ضروری ہے؟

جواب: وضو جبیرہ کیلئے فقط ضرر اور نقصان کا خوف کافی ہے یقین ہونا ضروری نہیں ہے اور جب تک یہ خوف باقی رہے گا وضو جبیرہ کرنا ہوگا۔

سوال 202: اگر انسان کو شک ہو کہ اس کا وظیفہ وضو جبیرہ ہے یا تیمّم تو وہ کیا کرے گا؟

جواب: جب انسان کو شک ہو کہ اس کی ذمہ داری وضو جبیرہ کرنا ہے یا تیمّم ہے اور اسکے لئے اپنے وظیفہ کو معین کرنا بھی ممکن نہ ہو تو ایسے انسان پر وضو جبیرہ اور تیمّم دونوں کرنا ضروری ہیں۔

جبیرہ کے اہم احکام کہ جن کا خیال رکھنا ضروری ہے:

1: ☆ جبیرہ پر مسح کرنا ضروری ہے اور اسے دھونا کافی نہیں ہے۔

2: ☆ اگر جبیرۃ دھونے والے اعضاء پر ہو جیسے چہرہ پر یا بازو پر تو ضروری نہیں ہے کہ مسح ہاتھ سے کیا جائے بلکہ یہ ممکن ہے کہ کوئی کپڑا یا اسپنج لے کر اس سے مسح کرے اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وضو والی رطوبت سے مسح کرے بلکہ باہر کسی اور پانی سے رطوبت لے کر مسح کرے۔

اور اگر جبیرہ مسح کرنے والے اعضاء پر ہو جیسے سر کے پورے اگلے حصہ پر ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ مسح ہاتھ سے کیا جائے اور وضو والی رطوبت سے ہی کیا جائے۔

3: ☆ اگر جبیرہ دھونے والے اعضاء پر ہو تو مسح کرتے وقت اس جبیرہ کا خشک ہونا ضروری نہیں ہے اور اگر جبیرہ مسح کرنے والے اعضاء پر ہو تو اس پر مسح کرتے وقت اس جبیرہ کا خشک ہونا ضروری ہے۔

4: ☆ جبیرہ کے ظاہری حصہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔

پس اگر جبیرہ کی پٹی نجس ہو تو ضروری ہے کہ اسے پاک کیا جائے یا اسے تبدیل کیا جائے یا اس پر کوئی دوسری پٹی اس طرح سے چپکا دی جائے کہ پھر وہ اس کا حصہ بن جائے اور اگر یہ سب کام کرنا ممکن نہ ہوں تو اس پر مسح نہ کرے بلکہ اطراف کو دھونے پر اکتفاء کرے۔

5: ☆ جبیرہ کا مباح ہونا ضروری ہے۔

اگر جبیرہ کی پٹی غصبی ہو تو اس پر مسح نہیں کیا جائے گا اور اگر وہ اس پر مسح کرے گا تو احتیاط واجب کی بناء پر وضو باطل ہے۔

غسل کے احکام

سوال203: کتنے غسل واجب ہیں؟

جواب: واجب غسل سات ہیں: 1: غسلِ جنابت 2: غسلِ حیض 3: غسلِ نفاس 4: غسلِ استحاضہ، 5: غسلِ مس میت 6: غسلِ میت 7: وہ غسل جو شرعی نذر یا شرعی قسم وغیرہ سے واجب ہو جائے۔

☆اگر چاند یا سورج کو مکمل گرہن لگا ہو اور مکلّف جان بوجھ کر نمازِ آیات نہ پڑھے یہاں تک کہ نماز قضاء ہو جائے تو احتیاط واجب کی بناء ضروری ہے کہ اس کی قضاء کے لئے غسل کرے۔

سوال204: جنابت کے احکام بیان کریں؟

جواب: دو چیزوں سے انسان مجنب ہو جاتا ہے 1: منی کا خارج ہونا 2: جماع اگرچہ منی خارج نہ ہو۔

☆ **منی کا خارج ہونا:** چاہے نیند کی حالت میں نکلے یا جاگتے میں، کم ہو یا زیادہ، شہوت کے ساتھ نکلے یا بغیر شہوت کے اور اس کا نکلنا اختیار میں ہو یا نہ ہو۔

سوال205: اگر مرد کو شک ہو کہ جو رطوبت خارج ہوئی ہے وہ منی ہے یا نہیں ہے اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب ☆مرد کے لئے شک کی صورتیں:

اگر مرد کی کوئی رطوبت خارج ہو اور اسے شک ہو کہ یہ منی ہے یا نہیں تو اگر وہ بیمار انسان نہیں ہے تو اگر وہ رطوبت شہوت کے ساتھ، اچھل کر نکلے اور جسم سست پڑ جائے تو وہ منی کے حکم میں ہو گی اور اگر وہ بیمار ہو تو فقط شہوت سے نکلے تو وہ رطوبت منی کے حکم میں ہو گی۔

☆وہ مرد کہ جو بیمار نہ ہو اگر اس کی کوئی رطوبت خارج ہو اور اس رطوبت کے منی ہونے کے بارے میں وہ شک کرے لیکن گزشتہ تین نشانیوں میں سے ایک نشانی اس میں موجود ہو اور باقی دو نشانیوں کے بارے میں اسے معلوم نہ ہو تو اس پر غسلِ جنابت واجب نہیں ہو گا۔

سوال206: اگر منی اپنی جگہ سے حرکت کرے اور شک ہو کہ منی خارج ہوئی یا نہیں تو کیا غسل واجب ہے؟

جواب: تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

سوال 207: خاتون کی جو رطوبت جنسی شہوت کے ساتھ خارج ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: خاتون کی جو رطوبت جنسی شہوت کے ساتھ خارج ہو وہ منی کے حکم میں تب آئے گی کہ جب اسے فارغ ہونا کہا جائے (یعنی انزال صدق کرے) اور یہ عام طور پر اس وقت ہوتا کہ جب خاتون جنسی شہوت کی انتہاء کو پہنچ جائے کہ اس کے بعد مزید خواہش نہ ہو۔

☆اور اگر جنسی لذت تھوڑی ہو لیکن رطوبت اتنی زیادہ خارج ہو جائے کہ کپڑے آلودہ ہو جائیں تو بھی احتیاط لازم کی بناء پر غسل جنابت واجب ہوگا اور وہ رطوبت نجس شمار ہو گی۔

سوال 208: اگر خاتون شک کرے کہ جنسی شہوت کی انتہاء کو پہنچی تھی یا نہیں، یا یہ شک کرے کہ کوئی رطوبت خارج ہوئی یا نہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر غسل جنابت واجب نہیں ہوگا اور اس کا وضو بھی باطل نہیں ہوگا۔

سوال 209: کیا خاتون کو بھی مرد کی طرح احتلام ہوتا ہے؟

جواب: خاتون کو بھی مرد کی طرح احتلام ہوتا ہے لہٰذا اگر احتلام کی وجہ سے سابقہ شرائط کے مطابق رطوبت خارج ہو تو خاتون پر غسلِ جنابت واجب ہو جائے گا۔

سوال 210: جماع کی تعریف کریں؟

جواب: اگر عضوِ تناسل سپاری کی مقدار تک داخل ہو جائے تو اگرچہ منی خارج نہ بھی ہو تو عورت اور مرد دونوں پر غسلِ جنابت واجب ہو جائے گا چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ ہو، چاہے عضوء تناسل کے اوپر کوئی چیز چڑھی ہوئی ہو (جیسے کنڈوم وغیرہ) یا نہ ہو، چاہے سامنے والی شرمگاہ میں ہو یا پیچھے والی شرمگاہ میں، چاہے دونوں بالغ ہوں یا نابالغ ہوں، اور اگر شک ہو کہ عضوِ تناسل سپاری کی مقدار تک داخل ہوا ہے یا نہیں تو اس پر غسل جنابت واجب نہیں ہے۔

سوال 211: اگر عضوِ تناسل کی سپاری کٹی ہوئی ہو تو اس پر غسل کب واجب ہوگا؟

جواب: اگر عضوِ تناسل کی سپاری کٹی ہوئی ہو تو جتنا بھی داخل ہو جائے تو اگرچہ منی خارج نہ بھی ہو تو عورت اور مرد دونوں پر غسلِ جنابت واجب ہو جائے گا۔

سوال212: اگر العیاذ باللہ کسی حیوان یا لڑکے کے ساتھ بد فعلی کی جائے تو غسل کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر العیاذ باللہ کسی حیوان یا کسی مرد یا لڑکے ساتھ وطی کی جائے چاہے وہ زندہ ہو یا مردہ ہو تو اس کی منی خارج ہو جائے تو غسلِ جنابت واجب ہو جائے گا اور اگر منی خارج نہ ہو تو اگر اس نے پہلے وضو کیا ہوا تھا تو غسل کافی ہے اور اگر پہلے وضو نہیں کیا ہوا تھا تو احتیاط واجب یہ ہے کہ غسل بھی کرے اور وضو بھی کرے۔

سوال213: جو شخص غسل نہ کر سکتا ہو لیکن تیمّم کرنا ممکن ہو اس کے لئے نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد اپنی بیوی سے جماع کرنا جائز ہے یا نہیں ہے؟

جواب: وہ اپنی بیوی سے جماع کر سکتا ہے۔

سوال214: مذکورہ بالا صورت میں جماع کے علاوہ بیوی کے ساتھ کسی اور طریقہ سے منی خارج کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جماع کے علاوہ بیوی کے ساتھ کسی اور طریقہ سے جیسے بیوی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ یا بیوی کے کسی بھی جسم کے کسی حصے کے ذریعے اپنے آپ کو مجنب کرنا بناء پر احتیاط واجب جائز نہیں ہے۔

سوال215: حالتِ جنابت میں کون کون سی چیزیں حرام ہیں؟ بیان کریں۔

جواب:

1: اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کے الفاظ یا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نام کے ساتھ خواہ وہ کسی بھی زبان میں لکھا ہوا ہو کو مسح کرنا جائز نہیں ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ معصومین و انبیاء علیہم السلام کے ناموں کو بھی مسح نہ کیا جائے۔

2: مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں جانا چاہے ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل آئے۔

3: مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے علاوہ دوسری مسجدوں میں ٹھہرنا بلکہ کسی چیز کو اندر رکھنے یا اٹھانے کے لئے داخل ہونا، اسی طرح احتیاط لازم کی بناء پر گزرتے ہوئے یا باہر سے کسی چیز کو اندر رکھنا حرام ہے۔

4: احتیاط واجب کی بناء پر معصومین علیہم السلام کے مزارات مقدسہ (کہ جس کمرے میں قبر مبارک ہو) بھی مذکورہ حکم میں مسجد کی طرح ہیں۔

5: ان آیات میں سے کسی ایک آیت کا پڑھنا کہ جن کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ وہ آیتیں یہ ہیں:

سورہ سجدہ (الم تنزیل) آیت 15، سورہ حم سجدہ (فصلت) آیت 37، سورہ والنجم کی آخری آیت، سورہ علق کی آخری آیت

☆مسجد چاہے تعمیر شدہ ہو یا خراب وہ چکی ہو جب تک کہ اسے مسجد کہا جارہا ہے اس پر مسجد کے احکام جاری ہوں گے پس مثال کے طور پر اگر کسی نے مسجد کے لئے پلاٹ وقف کیا ہو تو اس خالی پلاٹ پر مسجد کے احکام جاری نہیں ہوں گے۔

☆جہاں شک ہو جائے کہ یہ جگہ (صحن، حجرہ، مینارہ وغیرہ) مسجد کا حصہ ہے یا نہیں اور اسکے مسجد کے حصہ ہونے پر کوئی نشانی وغیرہ بھی نہ ہو تو وہ جگہ مسجد کے حکم میں نہیں ہو گی۔

سوال 216: حالتِ جنابت میں کون سی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب : فقہاء نے بعض چیزوں کو مجنب کے لئے مکروہ قرار دیا ہے لہٰذا ان مکروہات کو رجاء مطلوبیت (یعنی اس نیت سے چھوڑا جائے کہ اللہ راضی ہو گا) کی نیت سے ترک کیا جائے گا۔

1،2: کھانا، پینا: لیکن اگر وضو کر لے یا ہاتھ، منہ دھولے اور کلی بھی کرے تو مکروہ نہیں ہے اور اگر صرف ہاتھ دھولے تو بھی کراہت تھوڑی ہو جائے۔

3: قرآن مجید کی سات سے زیادہ ایسی آیات پڑھنا جن میں سجدہ واجب نہ ہو۔ (یعنی جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے سے ثواب تو ملے گا لیکن تھوڑا ثواب ملے گا جبکہ غسل جنابت کرکے تلاوت قرآن کرنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔)

4: اپنے بدن کا کوئی حصہ قرآن مجید کی لکھائی کے علاوہ کسی جگہ سے چھونا جیسے جلد، حاشیہ یا الفاظ کی درمیان جگہ

5: قرآن مجید کو اپنے ساتھ رکھنا

6: سونا لیکن اگر وضو کر لے یا پانی نہ ہونے کی وجہ سے غسل کے بدلے تیمّم کر لے تو پھر سونا مکروہ نہیں ہے

7: مہندی یا اس سے ملتی جلتی چیز سے خضاب کرنا۔

8: بدن پر تیل ملنا۔

9: احتلام یعنی سوتے میں منی خارج ہونے کے بعد جماع کرنا۔

سوال 217: غسل جنابت کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: غسل جنابت کے دو طریقے ہیں:۔

1: غسل ترتیبی:

غسل ترتیبی میں احتیاط واجب کی بناء پر پہلے سر اور پھر پورے بدن کو دھونا ضروری ہے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ بدن میں پہلے دائیاں حصہ اور پھر بائیاں حصہ دھویا جائے۔

☆غسل ترتیبی میں بالوں کے نیچے والی جلد کو دھونا واجب ہے پس اگر کسی کی بڑی داڑھی ہے تو فقط داڑھی کو دھونا کافی نہیں ہوگا بلکہ داڑھی کے نیچے والی جلد تک پانی پہنچانا ضروری ہے اور اسی طرح سر وغیرہ کے بڑے بالوں میں بھی نیچے والی جلد تک پانی پہنچانا ضروری ہے اور اگر جلد تک پانی جائے تو جسم کے لمبے بالوں کو دھونا ضروری نہیں ہے۔

☆بدن میں ظاہری حصہ کو دھونا ضروری ہے لہٰذا آنکھ کے اندرونی حصے کو، ناک، کان اور منہ کے اندرونی حصہ کو دھونا ضروری نہیں ہے۔

☆جس حصہ کے بارے میں شک ہو کہ یہ ظاہر میں سے ہے تاکہ دھونا واجب ہو یا باطن میں سے ہے تاکہ دھونا واجب نہ ہو تو اس حصے کو دھونا واجب ہے اور اگر معلوم کہ یہ حصہ باطن تھا اور بھی شک ہو کہ یہ ظاہر میں تبدیل ہوا یا نہیں تو احتیاط واجب کی بناء پر اسے بھی دھونا واجب ہے۔

2: غسلِ ارتماسی:

غسلِ ارتماسی دو طرح سے انجام دیا جاسکتا ہے:۔

1: دفعی

دفعی میں ضروری ہے کہ ایک لحہ کے لئے سارا بدن پانی میں ڈوبا ہوا ہو اور سارے بدن پر پانی ہو یعنی اس کے پاؤں زمین پر نہ ہو اور سر بھی پانی سے باہر نہ ہو اور اسی طرح اپنے ہاتھ بھی بند نہ کئے ہوئے ہوں۔

غسل دفعی میں: غسل کرنے سے پہلے پورے بدن کا پانی سے باہر ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر بدن کا کچھ حصہ پانی سے باہر ہو اور غسل کی نیت سے پانی میں سارے بدن کو ڈبو دے تو کافی ہے۔

2: تدریجی:

تدریجی میں ضروری ہے کہ غسل کی نیت سے عرفی اعتبار سے ایک ہی دفعہ میں بدن کو پانی میں ڈبو دے اور اس غسل میں ضروری ہے کہ بدن کا پورا حصہ غسل سے پہلے پانی سے باہر ہو۔

سوال 218: اگر کسی شخص کو غسل ارتماسی کے بعد پتہ چلے کہ اس نے بدن کا کچھ حصہ نہیں دھویا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی شخص کو غسل ارتماسی کے بعد پتہ چلے کہ اس نے بدن کا کچھ حصہ نہیں دھویا یا کسی رکاوٹ کی وجہ سے (تارکول یا روغن وغیرہ) بدن کے کچھ حصہ پر پانی نہیں پہنچا تو ضروری ہے کہ دوبارہ غسل کرے۔

سوال 219: اگر غسلِ ترتیبی کے بعد پتہ چلے کہ اس کے بدن کے کچھ حصہ پر پانی نہیں پہنچا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر باقی رہ جانے والا حصہ سر اور گردن کے علاوہ بدن کا کوئی بھی حصہ ہو تو:

فقط اسی جگہ کو دھونا کافی ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر وہ بدن کے دائیں طرف میں ہو تو اتنی مقدار دھونے کے بعد بدن کے پورے بائیں حصہ کو دوبارہ دھویا جائے۔

اور اگر سر اور گردن کا کوئی حصہ دھلنے سے رہ جائے تو:

احتیاط واجب کی بناء پر ضروری ہے کہ اس مقدار کو دھونے کے بعد دوبارہ پورے بدن کو دھوئے۔

سوال 220: موجودہ دور میں شاور سے غسل کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر انسان شاور سے غسل کر رہا ہو اور اس کا سر یا بدن شاور کے پانی کے نیچے ہو اور پانی اس پر جاری ہو تو احتیاط لازم کی بناء پر اگر وہ غسل کی نیت سے دھونا چاہتا ہے تو ضروری ہے کہ شاور سے باہر نکلے اور پھر غسل کی نیت سے دوبارہ شاور کے نیچے آئے یا شاور کے پانی کو بند کرے اور پھر غسل کی نیت سے پانی کو کھول دے اور اسی طرح اس نے سر کو اگر دھو لیا ہے تو پھر دوبارہ شاور سے باہر نکلے اور پھر شاور کے پانی کے نیچے اپنے بدن کو لے جائے اور اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو احتیاط لازم کی بناء پر اس کا غسل باطل ہوگا۔

☆اور اگر کوئی بندہ اس مسئلہ سے جاہل تھا اور پانی کو بدن سے جدا کئے بغیر غسل کی نیت کرتا رہا تو ضروری ہے کہ وہ اپنے غسل کے صحیح ہونے کے لئے دوسرے فالاعلم مجتہد کی طرف رجوع کرے کہ جو اس طریقہ کے غسل کو صحیح قرار دیتا ہو اور دوسرے مجتہد کی طرف رجوع کئے بغیر اس کے گزشتہ تمام اعمال و غسل محل اشکال ہوں گے۔

سوال 221: کیا غسل میں آخرِ غسل تک غسل کی طرف متوجہ رہنا ضروری ہے؟

جواب: غسل میں ضروری نہیں ہے کہ انسان آخر تک اپنے غسل کی طرف متوجہ رہے بلکہ اگر کوئی شخص غسل کی نیت سے غسل کرلے اور غسل کرنے کی طرف متوجہ نہ بھی ہو تو اس کا غسل صحیح ہے بشر طیکہ وہ ایسی حالت میں ہو کہ اگر اس سے پوچھا جائے کہ تم کیا کر رہے ہو تو اسے معلوم ہو کہ میں غسل کر رہا ہوں۔ لیکن اگر وہ اس طرح غافل ہو جائے کہ اگر اس سے پوچھا جائے کہ کیا کر رہے ہو تو وہ جواب نہ دے سکے۔ تو ایسی صورت میں اس کا غسل باطل ہے اور اسے شروع سے دوبارہ غسل کرنا ہوگا۔

سوال 222: اگر غسل کرنے کے بعد انسان شک کرے کہ اس نے صحیح غسل کیا ہے یا نہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں وہ اپنے غسل کو صحیح سمجھے۔

اور اگر شک کرے کہ غسل کیا بھی تھا یا نہیں؟ تو: دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے۔

لیکن اگر نماز کے بعد یہ شک کرے کہ نماز سے پہلے غسل کیا تھا یا نہیں؟ تو:

نماز صحیح ہے لیکن بعد کی نمازوں کے لئے دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے اور اگر نماز کے بعد اس سے مبطلاتِ وضو میں سے کوئی سرزد ہوا ہو تو ضروری ہے کہ غسل کے ساتھ وضو بھی کرے اور اگر نماز کا وقت باقی ہو تو احتیاط لازم کی بناء پر جو نماز پڑھ چکا ہے اسے بھی دوبارہ پڑھے۔

سوال 223: غصبی پانی سے غسل کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر غسل کا پانی غصبی ہو تو غسل باطل ہوگا لیکن اگر پانی مباح ہو اور اسے غصبی بجلی، گیس یا لکڑی وغیرہ سے گرم کیا گیا ہو اور اسی طرح اگر پائپ یا ٹینکی غصبی ہو تو ان صورتوں میں غسل صحیح ہوگا اگرچہ انسان گناہگار ہوگا۔

سوال 224: غسل جنابت کے مستحبات بیان کریں؟

جواب: فقہاء نے چند چیزوں کو غسل جنابت میں مستحب قرار دیا ہے لہٰذا ان کو قصدِ رجاء سے انجام دیا جائے گا:

1: غسل سے پہلے دونوں ہاتھوں کو کہنی سے تین دفعہ دھونا

2: اس کے بعد تین دفعہ کلی کرنا

3: پھر تین دفعہ ناک میں پانی ڈالنا

4: جسم کے جس جس حصے تک ہاتھ پہنچے وہاں پر ہاتھ پھیرنا، خصوصاً غسل ترتیبی میں۔

5: انگوٹھی، گھڑی اور چوڑیاں وغیرہ اتارنا (کہ جب اتارے بغیر پانی پہنچ سکتا ہو ورنہ اتارنا واجب ہوگا۔)

6: غسل سے پہلے پیشاب کرنا۔

☆اگر کوئی غسلِ جنابت کرنے سے پہلے () پیشاب نہ کرے تو غسل صحیح ہوگا لیکن اگر غسل کے بعد کوئی رطوبت خارج ہو اور شک ہو کہ ہو سکتا ہے یہ رطوبت منی ہو تو وہ منی شمار ہوگی اور دوبارہ غسل کرنا واجب ہوگا۔

☆ غسل جنابت کے بعد وضو نہ واجب ہے اور نہ ہی مستحب ہے لہٰذا غسل جنابت نماز وغیرہ کے لئے کافی ہے اور وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اگر وہ وضو واجب اور مستحب کی نیت سے کرے گا تو بدعت اور حرام ہوگا۔ لیکن اگر کوئی یہ احتمال دے کہ غسل کے دوران یا غسل کے بعد مبطلاتِ وضو (جیسے ریح کا خارج ہونا) میں سے کوئی سرزد ہوا ہو تو بطورِ احتیاط وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆اگر غسل کے دوران مبطلاتِ وضو میں سے کوئی چیز سرزد ہو جائے تو غسل باطل نہیں ہوگا لیکن غسل کے بعد احتیاط واجب کی بناء پر وضو کرنا ضروری ہے۔

☆اگر بدن کے کسی حصہ پر قرآن مجید کی آیت یا اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا ہو تو غسل کو ترتیبی طریقے سے انجام دینے کی صورت میں ضروری ہے کہ پانی اپنے بدن پر اس طرح پہنچائے کہ اس کا ہاتھ ان تحریروں کو نہ لگے اور وضو کرتے وقت آیتِ قرآنی بلکہ احتیاط واجب کی بناء پر اللہ کے ناموں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

غسل مس میت

انسان کے جسم سے جب روح نکل جائے تو اس کا جسم نجس ہو جاتا ہے اور چاہے وہ جسم گرم ہی کیوں نہ ہو اگر اس کو ہاتھ لگایا جائے اور ہاتھ یا میت کا جسم گیلا ہو تو ہاتھ نجس ہو جائے گا لیکن غسل میت واجب نہیں ہوگا کیونکہ غسل مس میت اس وقت واجب ہوتا ہے جب میت پورے کا پورا ٹھنڈا ہو جائے :

☆انسان کی میت کے مکمل ٹھنڈا ہونے کے بعد اور تین غسل مکمل ہونے سے پہلے اگر مس کیا جائے تو مس کرنے والے پر غسل مس میت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ چاہے میت مسلمان کا ہو یا کافر کا ہو، چاہے چھوٹا ہو یا بڑا ہو اور چاہے سقط شدہ بچہ ہو بشرطیکہ اس کے جسم میں روح آ چکی ہو اگرچہ وہ مردہ حالت میں سقط ہوا ہو۔

☆اگر کسی میت کو غسل کے بدلے تیمّم کرایا گیا تو بھی اس کو ہاتھ لگانے سے غسل واجب ہو جائے گا لیکن اگر اسے کافور یا بیری کے پتے نہ ملنے کی وجہ سے اس کے بدلے سادہ پانی سے غسل دیا گیا تو میت کو ہاتھ لگانے سے غسل مس میت واجب نہیں ہوگا۔

☆میت یا زندہ کے جدا شدہ کسی عضو کو ہاتھ لگانے سے غسل واجب نہیں ہوتا اگرچہ اس عضو میں ہڈی بھی موجود ہو، لیکن اگر میت کے تمام اعضاء کو ایک ایک کر کے مس کرلے اور یا اکثر اعضاء کو مس کرلے تو غسل مس میت واجب ہو جائے گا۔

☆میت کے پسینے یا خون وغیرہ کو ہاتھ لگانے سے غسل واجب نہیں ہوتا، جبکہ میت کے ظاہری حصہ کو مس کرے یا اندرونی حصہ کو مس کرے دونوں صورتوں میں غسل مس میت واجب ہو جائے گا۔

سوال 225: اگر میت کا پورا جسم ٹھنڈا نہ ہوا ہو مثال کے طور پر اس کا سر گرم ہو اور اس کے جسم کے کسی دوسرے ٹھنڈے حصے کو مس کیا جائے تو کیا غسل مس میت واجب ہوگا؟

جواب: اس صورت میں غسل مس میت واجب نہیں ہوگا، کیونکہ جب تک میت پورے کا پورا ٹھنڈا نہ جائے اس کو کسی بھی جگہ ہاتھ لگائیں گے غسل مس میت واجب نہیں ہوگا۔

سوال 226: جس بندے پر غسل مس میت واجب ہو اگر وہ کسی دوسرے کو ہاتھ لگائے تو کیا دوسرے پر غسل واجب ہو جائے گا؟

جواب: نہیں۔

سوال 227: کیا فقط گیلے ہاتھ سے مس کرتے تو غسل واجب ہوگا؟

جواب: اگر گیلے ہاتھ سے مس نہ کرے بلکہ خشک ہاتھ میت کو لگائے اور میت بھی خشک ہو تو ہاتھ نجس نہیں ہوگا لیکن غسل میت کرنا واجب ہو جائے۔

سوال 228: کیا ہاتھ کے علاوہ کوئی اور جسم کا حصہ میت کے کسی جسم کے حصے سے لگ جائے تو بھی غسل میت واجب ہو جائے گا؟

جواب: بالوں کے علاوہ جسم کا کوئی بھی حصہ میت کے بالوں کے علاوہ اس کے جسم کے کسی بھی حصے کو لگے تو غسل مس میت واجب ہو جاتا ہے چاہے جان بوجھ کر نہ بھی لگائے بلکہ غیر اختیاری طور پر لگ جائے تو بھی غسل مس میت واجب ہو جاتا ہے۔ پس اگر میت کے بالوں کو ہاتھ لگائے تو غسل مس میت واجب نہیں ہوگا، اور اسی طرح اگر اپنے بال میت کو لگائے تو بھی غسل مس میت واجب نہیں ہوگا۔ اور اگر ناخن میت کے جسم کو لگائے یا لگ جائیں تو بھی غسل واجب ہو جائے گا۔

سوال 229: کیا غسل مس میت فقط بالغ انسان پر واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: نہیں بلکہ اگر غیر بالغ بچہ بھی میت کو ہاتھ وغیرہ لگائے تو اس پر بھی غسل مس میت آ جاتا ہے البتہ جب تک غیر بالغ ہے غسل کرنا واجب نہیں ہے اور بالغ ہونے کے بعد غسل مس میت کرنا واجب ہوگا، یا اگر وہ سمجھدار ہے اور غسل مس میت قربۃ الی اللہ کی نیت سے صحیح طرح کر لے تو بھی ادا ہو جائے گا۔

اور اسی طرح اگر پاگل ہاتھ لگا لے تو پاگل پر بھی غسل مس میت آ جائے گا لیکن ٹھیک ہونے کے بعد اس پر غسل مس میت کرنا واجب ہوگا۔

☆ جس پر غسل مس میت کرنا واجب ہو اس کے لئے فقط قرآن یا اللہ کے اسماء و مختص صفات کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے اور اسی طرح ہر وہ عبادت صحیح نہیں ہے جو طہارت کے ساتھ مشروط ہے جیسے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

☆ لیکن اس کے علاوہ اس بندے کے لئے مسجد اور حرم معصومین علیہم السلام میں داخل ہونا جائز ہے اور اسی طرح آیات سجدہ کا پڑھنا بھی جائز ہے۔

احکامِ میت

احتضار کلام امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی روشنی میں:

ایک مرتبہ مولائے کائنات علی ابن ابی طالبؑ نے "الھٰکم التکاثر" کی تلاوت فرمائی اور اسکے بعد ایک طویل کلام ارشاد فرمایا جس کے آخر میں مولا مکائناتؑ فرماتے ہیں "یہاں تک کہ تیمادار سست ہو گئے اور علاج کرنے والے غفلت برتنے لگے، گھر والے مرض کی حالت بیان کرنے میں عاجز آگئے اور مزاج پرسی کرنے والوں کے جواب میں خاموشی اختیار کر لی گئی، اور دردناک خبر کو آپس میں چھپانے کے لیے آپس میں اختلاف کرنے لگے، ایک کہنے لگا جو ہے وہ ہے دوسرے نے امید دلائی کہ صحت پلٹ آئے گی، تیسرے نے صبر کی تلقین شروع کر دی اور گزشتہ والوں کے مصائب یاد دلانے لگے۔ ابھی وہ اس عالم میں دنیا کے فراق اور دوستوں کی جدائی کے لیے پر تول رہا تھا کہ اس کے گلے میں ایک پھندہ پڑ گیا جس سے اسکی ذہانت پریشانی کا شکار ہو گئی اور زبان کی رطوبت خشکی میں تبدیل ہو گئی کتنے ہی مبہم سوالات تھے جن کے جوابات اسے معلوم تھے لیکن بیان سے عاجز تھا۔ موت کی سختیاں ایسی ہی ہیں جو اپنی شدت میں بیان کی حدوں میں نہیں آسکتی اور اہل دنیا کے عقلوں کے اندازوں پر پوری نہیں اتر سکتی ہیں"۔

احتضار (جان کنی) کے احکام

سوال 230: جو مؤمن جان کنی کی حالت میں ہو اسکی نسبت مومنین کا وظیفہ کیا بنتا ہے؟

جواب: جو مؤمن (شیعہ اثنا عشری) جان کنی کی حالت میں ہو خواہ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا احتیاط لازم کی بناء پر اسے پشت کے بل ایسے لٹایا جائے کہ اسکے پاؤں کے تلوے قبلہ کی سمت پر ہوں۔

اور اگر اس طرح لیٹنا خود اسی مؤمن کے لیے ممکن ہو تو بہتر یہ ہے کہ وہ خود مذکورہ حالت کا خیال رکھتے ہوئے لیٹ جائے۔

سوال 231: آیا جان کنی کی حالت مؤمن کو مذکورہ حالت پر لٹانے کے لیے اسکے ولی سے اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب: اگر وہ مؤمن عاقل اور بالغ ہے ساتھ ساتھ اس مذکورہ حالت پر لٹانے کے لیے راضی بھی ہے تو ولی کی اجازت ضروری نہیں ہے لیکن اگر وہ نابالغ یا پاگل ہے تو ولی کی اجازت احتیاط لازم کی بناء پر لینا ضروری ہے۔

سوال 232: جان کنی کی حالت میں مستحب اعمال کیا ہیں؟

جواب: فقہاء کرام نے مندرجہ ذیل مستحبات بیان کیے ہیں:

(1) اس جگہ محتضر کو منتقل کرنا مستحب ہے جہاں وہ نماز پڑھا کرتا تھا اس شرط کے ساتھ کہ اسکو منتقل کرتے وقت اس کو اذیت نہ ہو۔ (2) اس کو شھادتین کی تلقین کرے ساتھ ساتھ نبی اکرمؐ کی نبوت اور آئمہ علیہم السلام کی ولایت کی تلقین کرے۔ (3) دیگر جو بنیادی عقائد ہیں مثلا توحید، عدل، نبوت، قیامت، جہنم، صراط وغیرہ کی بھی تلقین کرے۔ (4) اس کے سرہانے سورۃ یٰسین، صافات، احزاب، آیۃ الکرسی اور سورۃ اعراف کی آیت نمبر (54) اور سورۃ بقرۃ کی آخری تین آیات کی تلاوت کی جائے بلکہ قرآن مجید جتنا بھی پڑھا جاسکے پڑھا جائے۔

سوال 233: حالت احتضار میں کیا چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: اسے تنہا چھوڑنا، کوئی بھاری چیز اس کے پیٹ پر رکھنا، مجنب اور حائض کا اس کے قریب ٹھہرنا، اسی طرح اس کے پاس زیادہ باتیں کرنا اور رونا، صرف عورتوں کو اس کے پاس چھوڑنا، اس کو مس کرنا جب کہ اس کی روح نکل رہی ہو یہ سب مکروہات میں شامل ہیں بلکہ احتیاط مستحب کی بناء پر اس کو مس نہ کیا جائے۔

موت کے بعد کے احکام

سوال 234: مسلمان کے مرنے کے بعد اس کے پاس موجود مومنین پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

جواب: مستحب ہے کہ مرنے کے بعد میت کی آنکھیں اور منہ بند کردیے جائیں، اسی طرح اسکی ٹھوڑی کو باندھ دیا جائے، نیز اس کے ہاتھ اور پاوں سیدھے کردیے جائیں، اور اس کے اوپر کپڑا ڈال دیا جائے، اگر موت رات کو واقع ہوئی ہو تو جہاں موت واقع ہوئی ہو وہاں چراغ جلا دیا جائے، اور جنازے میں

شرکت کے لیے مؤمنین کو آگاہ کیا جائے، میت کو دفن کرنے میں جلدی کی جائے، لیکن اگر اس شخص کے مرنے کا یقین نہ ہو تو انتظار کیا جائے تا کہ صورت حال واضح ہو جائے۔

سوال 235: میت کو غسل دینا، اس پر جنازہ پڑھنا اور دفن کرنا کس پر واجب ہے؟

جواب: مسلمان کی میت کا غسل، حنوط، کفن، نماز جنازہ اور دفن اگرچہ وہ اثناء عشری نہ بھی ہو اسکے ولی پر واجب ہے ضروری ہے کہ ولی خود ان کاموں کو انجام دے یا کسی دوسرے کو ان کاموں کے لیے نائب بنائے بس اس بناء پر اگر کوئی ولی کی اجازت سے ان امور کو انجام دے تو ولی سے ان امور کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے بلکہ اگر ولی کی اجازت نہ بھی ہو تب بھی ان امور کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے جن میں قصد قربت کی شرط نہیں ہے جیسا کہ میت کو کفن دینا یا اسکو دفنانا وغیرہ۔

سوال 236: وہ کون سے موارد ہیں جہاں پر ولی سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے؟

جواب: اگر ولی مذکورہ امور کو انجام دینے سے منع کرے یا کوئی ولی ہی نہ ہو تو باقی مکلف لوگوں پر واجب کفائی ہے کہ میت کے ان امور کو انجام دیں۔

سوال 237: واجب کفائی سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد وہ واجب عمل ہے جس کا تعلق ہر مکلف انسان پر ہوتا ہے لیکن اس عمل کو بعض لوگ انجام دے دیں تو باقی لوگوں سے بھی اس کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے اگر کوئی بھی مکلف اس عمل کو انجام نہ دے تو سب کے سب گنہگار ہیں۔

سوال 238: اگر کسی کو شک ہو یا گمان ہو کہ میت کے ان امور کو کوئی شخص انجام دے رہا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: شک یا گمان کی صورت میں ان امور کے بارے میں اقدام کرنا واجب ہے اگر یقین ہو کہ کوئی شخص ان امور کو انجام دے رہا ہے تو اقدام کرنا ضروری نہیں ہے۔

سوال239: اگر کسی کو یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ میت کا غسل یا کفن یا نماز جنازہ غلط طریقے سے ہوا ہے کیا حکم ہے؟

جواب: یقین ہونے کی صورت میں ان امور کو دوبارہ انجام دینا ضروری ہے اور اگر ان امور کے صحیح ہونے کے بارے میں شک یا گمان ہو تو دوبارہ انجام دینا ضروری نہیں ہے۔

میت کو غسل دینے کی شرائط:

سوال240: میت کو غسل دینے کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: غسل میت کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) قصد قربت یعنی اللہ کی قربت کی خاطر انجام دے۔(2) غسل کا پانی ہونا چاہیے نجس پانی سے غسل درست نہیں ہے۔(3) اعضاء غسل پر کوئی مانع نہ ہو۔(4) اعضاء غسل پر عین نجاست نہ ہو۔(5) پانی مباح ہو غصبی پانی سے غسل درست نہیں ہے۔(6) غسل دینے سے میت کا بدن خراب نہ ہو (زیادہ دیر ہونے کی وجہ سے)۔(7) غسل ولی کی اجازت سے ہو۔(8) کیفیت غسل کا خیال رکھا جائے۔(9) غسل دینے والے میں آنے والی شرائط موجود ہوں۔

سوال241: غسل دینے والے کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: غسل دینے والے کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔(1) مسلمان ہو (2) عاقل ہو (3) احتیاط واجب کی بناء پر شیعہ اثناء عشری ہو ہاں اگر میت غیر شیعہ ہو اور اسکو اپنے مذہب کے مطابق غسل دیا گیا ہو تو شیعہ مومن سے غسل دینے کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے مگر یہ کہ مؤمن اس میت کا ولی ہو تو اس صورت میں تکلیف ساقط نہیں ہوتی بلکہ اس غیر شیعہ کو بھی شیعہ کے طریقہ کے مطابق مؤمن ولی پر غسل دینا واجب ہوا جیسے کسی کا والد غیر شیعہ ہو اور بیٹا شیعہ تو بیٹے پر واجب ہے کہ غسل و کفن و دفن و نماز جنازہ شیعوں کے مطابق انجام دلوائے۔(4) غسل کے مسائل سے آگاہ ہو یا غسل کے دوران اسکی رہنمائی کی جائے۔(5) جنس کے اعتبار سے مماثل ہو مثلا مرد مرد کو اور عورت عورت کو غسل دے۔

سوال 242: میت کی شرمگاہ کی طرف دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بیوی اور شوہر اور اسی طرح غیر ممیز بچے کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا حرام نہیں ہے مگر بیوی اور شوہر کے لیے ایک دوسرے کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا مکروہ ہے انکے علاوہ دیگر افراد کی شرمگاہ کی طرف نگاہ کرنا اگرچہ وہ محارم میں سے ہی کیوں نہ ہوں حرام ہے۔

سوال 243: کیا غسل دینے والے کے لیے بالغ ہونا شرط ہے؟

جواب: بالغ ہونا شرط نہیں ہے بلکہ ممیز بچہ اگر غسل کے امور کو صحیح طریقے سے انجام دے سکتا ہے تو کافی ہے۔

غسل میت کی کیفیت اور اس کے احکام

سوال 244: میت کو غسل دینے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: میت کو ترتیب کے ساتھ تین غسل دینے واجب ہیں۔

(1) ایسے پانی سے غسل دیناواجب ہے جس میں بیری کے پتے ملے ہوئے ہوں۔

(2) ایسا پانی جس میں کافور ملا ہوا ہو۔

(3) خالص پانی سے۔

سوال 245: بیری اور کافور کتنی مقدار میں ہوں؟

جواب: ضروری ہے کہ بیری اور کافور نہ اس قدر زیادہ ہو کہ پانی مضاف ہو جائے اور نہ اس قدر کم ہو کہ یہ کہا جائے کہ بیری اور کافور اس پانی میں نہیں ملائے گئے ہیں۔

سوال 246: اگر بیری اور کافور یا ان میں سے کوئی ایک نہ مل سکے یا غصبی ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: احتیاط واجب کی بناء پر ضروری ہے کہ اسے ایک تیمم کرایا جائے اور ان میں سے ہر اس چیز کے بجائے جس کا ملنا ناممکن ہو میت کو خالص پانی سے غسل دیا جائے۔

سوال 247: اگر دوران غسل میت، میت کا بدن خارجی یا داخلی نجاست سے نجس ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں شروع سے غسل دینا واجب نہیں ہے بلکہ بدن کے اس حصہ کو پاک کرے جہاں نجاست لگی ہے۔

سوال 248: اگر میت کو قبر میں رکھنے کے بعد نجس ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: احتیاط لازم کی بناء پر پاک کرنا ضروری ہے بشرطیکہ مشقت اور ہتک لازم نہ آتی ہو۔

سوال 249: اگر کوئی حالت حائض یا حالت جنابت میں مر جائے تو کیا غسل میت کافی ہے؟

جواب: جی ہاں: صرف غسل میت کافی ہے۔

سوال 250: کیا میت کو غسل دینے والا اجرت لے سکتا ہے؟

جواب: احتیاط لازم کی بناء پر اجرت لینا جائز نہیں ہے۔

سوال 251: اگر غسل دینے کے لیے مماثل نہ ہو حتی کوئی کافر کتابی مماثل بھی نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کے محرم افراد میں سے کوئی غیر مماثل موجود ہو تو وہ غسل دے گا اور اگر محرم افراد میں کوئی بھی موجود نہ ہو تو غسل کا حکم ساقط ہو جاتا ہے اور اسے بغیر غسل کے دفن کیا جائے گا۔

سوال 252: اگر پانی نہ ہو یا استعمال کے لیے کوئی رکاوٹ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: میت کے غسل میں جبیرہ غسل مشروع نہیں ہے لہذا اس بناء پر اگر پانی میسر نہ ہو یا استعمال کے لیے کوئی رکاوٹ ہو تو غسل کے بدلے میت کو ایک تیمم کرایا جائے اور احتیاط مستحب کی بناء پر تین تیمم کرائے جائیں اور ان میں سے ایک کو" مافی الذمۃ" کے قصد کرایا جائے۔

سوال 253: میت کو تیمّم کیسے کرایا جائے؟

جواب: تیمم زندہ انسان کے ہاتھ سے کرانا واجب ہے اور امکان کی صورت میں ایک اور تیمم میت کے ہاتھ سے کرایا جائے اور طریقہ وہی ہے جو ایک زندہ انسان اپنا تیمم کرتا ہے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے اور میت کے چہرے اور ہاتھ کی پشت پر پھیرے۔

سوال 254: اگر بچہ ساقط ہو جائے تو غسل و کفن کے لحاظ سے کیا حکم ہے؟

جواب: اس مسئلہ کی تین صورتیں بنتی ہیں:

(1) اگر اس کے چار ماہ مکمل ہو چکے ہوں تو اسکو غسل، کفن اور حنوط، اور دفن کرنا واجب ہے۔

(2) اگر چار ماہ سے کم مدت میں سقط ہو جائے تو احتیاط لازم کی بناء پر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفنا دیا جائے۔

(3) اگر چار ماہ کی مدت میں سقط ہو جائے مگر بچے کی خلقت مکمل ہو گئی ہو تو احتیاط لازم کی بناء پر چار ماہ والا حکم جاری ہو گا۔

کفن کے احکام

سوال 255: میت کو کفن دینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: مسلمان میت کو تین کپڑوں کا کفن دینا واجب ہے۔

(1) لنگ: احتیاط واجب کی بناء پر لنگ ایسی ہو جو ناف سے گھٹنوں تک بدن کے اطراف کو ڈھانپ لے اور افضل یہ ہے کہ سینے سے پاوں یتک پہنچے۔

(2) کرتہ: احتیاط واجب کی بناء پر کرتہ ایسا ہو کہ کندھوں کے سروں سے آدھی پنڈلیوں تک تمام بدن کو ڈھانپ لے اور افضل یہ ہے کہ پاوں تک پہنچے۔

(3) چادر: واجب ہے کہ چادر کی لمبائی اتنی ہونی چاہیے کہ پورے بدن کو ڈھانپ دے اور احتیاط واجب کی بناء پر چادر کی لمبائی اتنی ہو کہ میت کے پاوں اور سر کی طرف سے گرہ دے سکے اور چوڑائی اتنی ہو کہ اس کا ایک کنارہ دوسرے کنارے کے اوپر آسکے۔

سوال 256: کیا کفن دیتے وقت قصد قربت کی نیت ضروری ہے؟

جواب: ضروری نہیں ہے۔

سوال 257: اگر کفن کے تینوں کپڑے مہیا نہ ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جتنا مہیا ہو سکے اس پر اکتفاء کیا جائے اگر وہ کپڑا صرف ایک قسم کے لیے کافی ہو تو لنگ کو دیگر حصوں پر مقدم کرے اگر چادر یا کرتے میں سے ایک کے لیے کافی ہو تو کرتہ کو مقدم کرے اگر شرمگاہ

چھپانے کے لیے کافی ہو تو اسی سے شرمگاہ چھپانا ضروری ہے۔

سوال 258: کفن کے کیا شرائط ہیں؟

جواب: میت کو نجس چیز یا خالص ریشمی کپڑے کا کفن دینا حالت اختیاری میں جائز نہیں ہے اسی طرح متنجس کے ذریعے سے بھی جائز نہیں ہے اگرچہ اسکی نجاست نماز میں معاف ہو اور احتیاط واجب کی بناء پر سونے کی تاروں سے بنے ہوئے کپڑے کا کفن دینا حالت اختیاری میں صحیح نہیں ہے۔

سوال 259: اگر کفن غصبی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: غصبی کپڑے سے کفن دینا مجبوری کی حالت میں بھی جائز نہیں ہے میت کو بغیر کفن کے دفنا دیا جائے۔

سوال 260: اگر میت کا کفن اسکی اپنی نجاست یا کسی دوسری نجاست سے نجس ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جتنا حصہ نجس ہوا ہے اسے دھونا یا کاٹنا ضروری ہے (بشرطیکہ کہ اس کا جسم ظاہر نہ ہوتا ہو) خواہ میت کو قبر میں ہی کیوں نہ اتارا جاچکا ہو اگر اس کا دھونا یا کاٹنا ممکن ہو لیکن بدل دینا ممکن ہو تو بدل دینا ضروری ہے۔

حنوط کے احکام

سوال 261: حنوط کا طریقہ اور حکم بیان کریں؟

جواب: میت کو غسل دینے کے بعد حنوط کرنا واجب ہے یعنی اسکی پیشانی، دونوں ہاتھوں کا اندرونی حصہ، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں پر کافور اس طرح لگائیں کہ کچھ مقدار کافور ان اعضاء پر باقی رہے اگرچہ اسے ملا نہ گیا ہو، اگرچہ بہتر یہ ہے کہ ہاتھ کی ہتھیلی سے اسے ملے۔

سوال 262: کافور کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: ضروری ہے کہ کافور پسا ہوا ہو، پاک اور مباح ہو اور تازہ ہو اگر پرانا ہونے کی وجہ سے اسکی خوشبو زائل ہو گئی ہو تو کافی نہیں ہے۔

سوال 263: حنوط کے مستحبات کیا ہیں؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ میت کو کفن پہنانے سے پہلے حنوط کرایا جائے اگرچہ کفن پہنانے کے دوران یا اسکے بعد حنوط کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے احتیاط مستحب کی بناء پر میت کو مشک، عنبر اور دوسری

خوشبو نہ لگائیں اور انہیں کافور کے ساتھ بھی نہ ملایا جائے اور مستحب ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی مٹی کی کچھ مقدار کافور میں ملائی جائے لیکن اس کافور کو ایسے مقامات پر نہیں لگانا چاہیے جہاں لگانے سے خاک شفاء کی بے حرمتی شمار ہوتی ہو مستحبات میں سے یہ بھی ہے کہ ترو تازہ ٹہنیاں میت کے ساتھ قبر میں رکھی جائیں۔

سوال 264: اگر کافور نہ مل سکے یا صرف غسل کے لیے کافی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں حنوط کرانا واجب نہیں ہے اور اگر غسل کی ضرورت سے زیادہ ہو لیکن تمام اعضاء کے لیے کافی نہ ہو تو احتیاط مستحب کی بناء پر پہلے پیشانی پر، اگر بچ جائے تو دوسرے مقامات پر ملا جائے۔

نماز میت کے احکام

سوال 265: کیا ہر مسلمان کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے؟

جواب: جی ہاں: ہر مسلمان کی میت خواہ وہ مذکر ہو یا مونث، مؤمن ہو یا مخالف، عادل ہو یا فاسق ان تمام پر نماز جنازہ پڑھنا اس کے ولی پر واجب ہے پس ولی پر واجب ہے کہ یا خود نماز جنازہ پڑھے یا کسی کو پڑھنے کے لئے معین کرے تو اس صورت میں باقی لوگوں پر نماز جنازہ پڑھنا مستحب ہو گا لیکن اگر ولی خود نماز جنازہ نہ پڑھے اور دوسرے کو بھی نہ کہے تو پھر تمام مسلمانوں پر واجب کفائی ہو گا۔

سوال 266: کیا مسلمان بچے کی میت پر بھی نماز پڑھنا واجب ہے؟

جواب: اگر بچہ نماز کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو تو اس پر نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے اور اگر نماز کی سمجھ بوجھ نہ رکھتا یا شک ہو تو اگر چھ سال کو تو نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے۔

چھ سال سے کم بچہ کہ جو نماز کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا اس پر نماز جنازہ پڑھنا واجب بھی نہیں ہے اور مستحب بھی نہیں ہے اور اگر اس پر نماز جنازہ پڑھا جائے تو احتیاط لازم کی بناء پر رجاء کی نیت کی جائے۔

سوال 267: نماز میت کب پڑھی جائے؟

جواب: ضروری ہے کہ میت کی نماز جنازہ اسے غسل دینے، حنوط کرانے اور کفن پہنانے کے بعد پڑھی جائے اور اگر ان امور سے پہلے یا ان کے دوران پڑھی جائے تو ایسا کرنا خواہ بھول چوک کر یا مسئلہ سے لا

علمی کی بناء پر ہی کیوں نہ ہو کافی نہیں ہے۔

سوال 268: کیا نماز میت پڑھنے والے کے لیے باوضو ہونا شرط ہے؟

جواب: جو شخص نماز میت پڑھ رہا ہو ضروری نہیں ہے کہ اس نے وضو یا غسل یا تیمم کیا ہو اور اس کا بدن اور لباس پاک ہو بلکہ اسکا لباس غصبی ہی کیوں نہ ہو تب بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کا خیال رکھے جو دوسری واجب نمازوں میں لازمی ہیں۔

سوال 269: کیا کئی مرتبہ میت پر نماز پڑھنے میں کوئی اشکال ہے؟

جواب: اگرچہ بعض مجتہدین کے نزدیک کئی بار نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے لیکن آغا سیستانی دام ظلہ کے نزدیک یہ ثابت نہیں ہے اور اگر میت کسی صاحب علم و تقوی کی ہو تو بغیر کسی اشکال کے مکروہ نہیں ہے۔

سوال 270: نماز میت کے واجب امور کیا ہیں؟

جواب: (1) قصد قربت واجب ہے۔ (2) میت کو معین کرنا واجب ہے۔ (3) میت کا حاضر ہونا شرط ہے غیب پر نماز جنازہ نہیں پڑھ سکتے۔ (4) امکان کی صورت میں رو بقبلہ ہونا شرط ہے۔ (5) میت کو نماز پڑھانے والے کے سامنے پشت کے بل یوں لٹایا جائے کہ میت کا سر نماز پڑھانے والے کے دائیں طرف ہو اور پاؤں بائیں طرف ہوں۔ (6) نماز پڑھانے والا میت سے دور نہ ہو لیکن جو شخص نماز میت باجماعت پڑھ رہا ہو اور صفین متصل ہوں تو ایسی صورت میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ (7) کوئی چیز میت اور نماز پڑھانے والے کے درمیان میں حائل نہ ہو لیکن اگر میت تابوت یا کسی ایسی چیز میں رکھی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 271: اگر نماز میت غلط پڑھی گئی ہو اور میت کو دفنایا گیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: دوبارہ نماز کی خاطر قبر کو کھودنا جائز نہیں ہے اور قبر پر نماز میت پڑھنا مشروع نہیں ہے لہذا احتیاط لازم کی بناء پر قبر پر رجاء مطلوبیت کی نیت سے نماز پڑھی جائے۔

نماز میت کے مستحبات

(1) طہارت (2) امام یا جو شخص اکیلا میت پر نماز پڑھ رہا ہو اگر میت مرد کی ہو تو میت کے درمیانی حصے کے سامنے کھڑا ہو اور اگر میت عورت کی ہو تو اسکے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔ (3) نماز ننگے پاؤں

پڑھی جائے۔(4) ہر تکبیر میں ہاتھوں کو بلند کیا جائے۔(5) نماز میت جماعت کے ساتھ پڑھی جائے۔(6) نماز میت سے پہلے تین مرتبہ "الصلوۃ" کہے۔(7) نماز ایسی جگہ پڑھی جائے جہاں نماز میت کے لئے لوگ زیادہ جمع ہوتے ہوں۔(8) نماز باجماعت میں مقتدی خواہ ایک ہی کیوں نہ ہو امام کے پیچھے کھڑا ہو۔(9) نماز پڑھانے والا میت اور مؤمنین کے لیے کثرت سے دعا کرے۔

نماز جنازہ کا طریقہ:

نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں ہیں، پہلی تکبر کے بعد اللہ کی وحدانیت اور رسالت کی گواہی ہے، دوسری تکبیر کے بعد درود ہے اور تیسری تکبیر کے بعد تمام مؤمنین کی مغفرت کی دعا ہے اور چوتھی تکبیر کے بعد میت کی مغفرت کی دعا ہے اور پانچویں تکبیر کے بعد نماز جنازہ ختم ہو جائے گا۔

لہذا نماز جنازہ اس مختصر طریقہ سے پڑھا جائے تو بھی کافی ہے لیکن مستحب ہے کہ تفصیلی طریقہ سے پڑھا جائے۔

نماز جنازہ کا مختصر طریقہ:

1: اللہ اَکْبَر أشْهَدُ أنْ لا إلهَ إلاّ اللهُ وَأنَّ مُحمّداً رَسولُ الله

2: اللہ اَکْبَر اللّهمّ صلِّ على محمّدٍ و آلِ محمّد

3: اللہ اَکْبَر اللّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤمِنِيْن

4: اللہ اَکْبَر اللّهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا المَيّت

5: اللہ اَکْبَر

نماز جنازہ کا تفصیلی طریقہ جو کہ افضل ہے:

1: اَللّٰهُ اَكبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاشَرِيكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُولُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَنَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ

2: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّداً وَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَاصَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ

وَالمُرسَلِینَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصِّدِّیقِینَ وَجَمِیعِ عِبَادِ اللہ الصَّالِحِینَ۔

3: لّلٰھُمَّ اغفِر لِلمُئومِنِینَ وَالمُئومِنَاتِ وَالمُسلِمِینَ وَالمُسلِمَاتِ الاَحیآءِ مِنھُم وَالاَموَاتِ تَابِع بَینَنَا وَبَینَھُم بِالخَیرَاتِ اِنَّکَ مُجِیبُ الدَّعَوَابِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیٍ قَدِیر

4: اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَبدُکَ وَابنُ عَبدِکَ وَابنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنَ خَیرِ مَنزُولٍ بِہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَانَعلَمُ اِلَّا خَیرًا وَّاَنتَ اَعلمُ بِہ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِن کَانَ مُحسِناً فَزِدفِی اِحسَانِہ وَاِن کَانَ مُسِیئاً فَتَجَاوَز عَنہُ وَاغفِر لُہ اَللّٰھُمَّ اجعَلہُ عِندَکَ فِی اَعلٰی عِلِّیِینَ وَاخلُف عَلٰی اَھلِہ فِی الغَابِرِینَ وَارحَمہُ بِرَحمَتِکَ یَآ اَرحَمَ الرَّاحِمِین

نوٹ: اگر میت خاتون کی ہو تو یوں کہے: اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہ اَمَتُکَ وَابنہ عَبدِکَ وَابنہ اَمَتِکَ نَزَلَت بِکَ وَاَنتَ خَیرُ مَنزُولٍ بِہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لاَ نَعلَمُ مِنھَا اِلَّا خَیرًا وَّاَنتَ اَعلَمُ بِھَامِنَّا اَللّٰھُمَّ اِن کَانَت مُحسِنَۃً فَزِد فِی اِحسَانِھَا وَاِن کَانَت مُسِیئَۃً فَتَجَاوَز عَنھَا وَاغفِر لَھَا اَللّٰھُمَّ اجعَلھَا عِندکَ فِی اَعلٰی عِلِّیِینَ وَاخلُف عَلٰی اَھلِھَا فِی الغَابِرِینَ وَارحَمھَا بِرَحمَتِکَ یَآ اَرحَمَ الرَّحِمِین

اور اگر میت غیر بالغ بچے کی ہو تو چوتھی تکبیر اور دعا اس طرح ہو گی:

اللہ اکبر اللّٰھم اجعلہ لأبویہ ولنا سلفاً وفرطاً وأجراً

غیر بالغ بچی ہو تو:

اللہ اکبر اللّٰھم اجعلھا لأبویھا ولنا سلفاً وفرطاً وأجراً

5: اللہ اکبر

دفن کے احکام

سوال 272: میت کو دفنانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: میت کو اس طرح دفن کرنا واجب ہے کہ اس کی بو باہر نہ آئے اور درندے بھی اس کا بدن باہر نہ نکال سکیں اور اگر اس بات کا خطرہ ہو کہ درندے اس کا بدن باہر نکال لیں گے تو ضروری ہے کہ قبر کو اینٹوں وغیرہ سے مضبوط کر دیا جائے۔

سوال 273: میت کو قبر میں کس طرح لٹانا چاہیے؟

جواب: میت کو قبر میں دائیں پہلو اس طرح لٹانا ضروری ہے کہ اس کے بدن کے سامنے کا حصہ روبقبلہ ہو۔

سوال 274: اگر اس بات کا خطرہ ہو کہ دشمن قبر کو کھود کر میت کو باہر نکال لے گا یا میت کے ناک یا کسی دوسرے اعضاء کو کاٹ دے گا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں تمام واجب امور، غسل، کفن وحنوط و نماز جنازہ وغیرہ کو انجام دینے کے بعد اسے کسی صندوق میں رکھ کر اس کا منہ بند کر کے سمندر میں ڈال دیا جائے یا کوئی بھاری چیز اس کے پاوں میں باندھ کر سمندر میں ڈال دیا جائے لیکن احتیاط مستحب کی بناء پر پہلی والی صورت زیادہ مناسب ہے۔

سوال 275: مسلمان کو کن جگہوں میں دفن کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب: چند جگہوں میں مسلمان کو دفن کرنا جائز نہیں ہے:

(1) مسلمان کو کافروں کے قبرستان میں دفن کرنا اور کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔ (2) غصبی زمین میں دفنانا جائز نہیں ہے۔ (3) مساجد یا مدارس کے لیے وقف شدہ زمین میں دفن کرنا اگر وقف یا وقف کے مقصد کے ساتھ مزاحمت کا باعث ہو تو جائز نہیں ہے اگر وقف کے لیے نقصان اور مزاحمت کا باعث نہ بھی ہو تب بھی احتیاط لازم کی بناء پر جائز نہیں ہے۔

سوال 276: اگر کوئی چیز میت کے جسم سے جدا ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو چیز میت کے جسم سے جدا ہو جائے خواہ وہ اسکے بال، ناخن یا دانت ہی کیوں نہ ہوں اسے اسکے ساتھ ہی دفن کر دینا ضروری ہے اور اگر میت کو دفنانے کے بعد ملیں تو احتیاط لازم کی بناء پر ضروری ہے کہ انہیں کسی دوسری جگہ دفن کر دیا جائے۔ جو ناخن اور دانت انسان کی زندگی میں جدا ہو جائیں انہیں دفن کرنا مستحب ہے۔

سوال 277: اگر کوئی بچہ ماں کے پیٹ میں مر جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر اس کا ماں کے پیٹ میں رہنا ماں کی زندگی کے لیے خطرناک ہو تو ضروری ہے کہ اسے آسان ترین طریقے سے باہر نکالیں اگر اسے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر مجبور ہوں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 278: اگر ماں مر جائے اور بچہ اس کے پیٹ میں زندہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بچہ اس کے پیٹ میں زندہ اور چاہے مختصر مدت کے لیے ہی سہی اس بچے کا زندہ رہنے کی امید ہو تو ضروری ہے کہ جو جگہ بچے کی سلامتی کے لیے بہتر ہو اسے چاک کر دیں اور بچے کو باہر نکالیں اور ٹانکے لگا دیں اور اگر اس بات کا یقین یا اطمینان ہو کہ بچہ زندہ نہیں بچ سکتا تو پھر میت کو چاک کرنا جائز نہیں ہے۔

دفن کے مستحبات

سوال 279: دفن کے مستحبات بیان کریں؟

جواب: فقہاء کے مطابق مستحب ہے کہ قبر کو ایک متوسط انسان کے لگ بھگ کھودیں اور میت کو نزدیک ترین قبرستان میں دفن کریں مگر یہ کہ جو قبرستان دور ہو وہ کسی وجہ سے بہتر ہو مثلاً وہاں نیک لوگ دفن کیے گئے ہوں یا زیادہ لوگ وہاں فاتحہ پڑھنے جاتے ہوں اور یہ بھی مستحب ہے کہ جنازہ قبر سے چند گز دور زمین پر رکھ دیں اور تین دفعہ تھوڑا تھوڑا کر کے قبر کے نزدیک لے جائیں اور ہر دفعہ زمین پر رکھیں اور پھر اٹھالیں اور چوتھی دفعہ قبر میں اتار دیں اور اگر میت مرد ہو تو تیسری دفعہ زمین پر اس طرح رکھیں کہ اس کا سر قبر کی نچلی طرف ہو اور چوتھی دفعہ سر کی طرف سے قبر میں اتار دیں اور اگر میت عورت کی ہو تو تیسری دفعہ اسے قبر کے قبلے کی طرف رکھیں اور پہلو کی طرف سے قبر میں اتار دیں اور قبر میں اتارتے وقت ایک کپڑا قبر کے اوپر تان لیں اور یہ بھی مستحب ہے کہ جنازہ آرام کے ساتھ تابوت سے نکالیں اور قبر میں داخل کریں اور میت کو قبر میں رکھنے کے بعد اسکے کفن کی گرہیں کھول دیں اور اسکی پیٹھ کے پیچھے کچھ اینٹیں یا ڈھیلے رکھ دیں اس کے بعد دایاں ہاتھ میت کے دائیں کندھے پر ماریں اور بایاں ہاتھ میت کے بائیں کندھے پر رکھیں اور اپنا منہ اسکے کان کے قریب لے جائیں اور تلقین کا آغاز کریں۔

نماز وحشت

سوال280: نماز وحشت کا وقت اور پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: مناسب ہے کہ میت کے دفن کی پہلی رات کو اس کے لیے دو رکعت نماز وحشت پڑھی جائے اور اس کا طریقہ کچھ یوں ہے " پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک دفعہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد دس دفعہ سورہ قدر پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد کہا جائے " اللھم صلی علی محمد و آل محمد وابعث ثوابھا الی قبر فلان ، لفظ فلان کی جگہ مرحوم کا نام لیا جائے ، یہ نماز وحشت میت کے دفن کے بعد پہلی رات کو کسی بھی وقت پڑھی جا سکتی ہے۔

سوال281: اگر میت کو کسی دوسرے شہر لے جانا مقصود ہو یا کسی اور وجہ سے دفن میں تاخیر ہو جائے تو اس صورت میں نماز وحشت پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں نماز وحشت کو اسکے دفن کی پہلی رات تک ملتوی کر دینا چاہیے۔

قبر کشائی کے احکام

سوال282: کیا کسی مسلمان کی قبر کو کھولنا جائز ہے؟

جواب: کسی مسلمان کی قبر کو کھولنا خواہ وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو حرام ہے ہاں: اگر اس کا بدن مٹی کے ساتھ مل کر مٹی ہو چکا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے مگر امام زادوں ، شہیدوں ، عالموں کی قبروں کو اجاڑنا خواہ انہیں فوت ہوئے سالہا سال ہی کیوں نہ گزر گئے ہوں اگر انکی بے حرمتی ہوتی ہو تو حرام ہے۔

سوال283: وہ کونسی صورتیں ہیں جن میں قبر کشائی حرام نہیں ہے؟

جواب: چند موارد میں قبر کھولنا حرام نہیں ہے ان میں کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) میت کو ایک ایسی جگہ دفن کیا گیا ہو جہاں اسکی بے حرمتی ہوتی ہو مثلاً جہاں کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا ہو۔

(2) کسی ایسے شرعی مقصد کے لیے جسکی اہمیت قبر کھولنے سے زیادہ ہو جیسا کہ کسی مسلمان کی زندگی اس میت کے جسم کو دیکھنے پر موقوف ہو۔

(3) کفن یا کوئی اور چیز جو میت کے ساتھ دفن کی گئی ہو غصبی ہو اسی طرح کسی کی غصبی زمین میں دفن کیا گیا ہو اور زمین کا مالک وہاں رہنے پر راضی نہ ہو۔

(4) میت کو بغیر غسل یا کفن پہنائے دفن کر دیا گیا ہو یا پتہ چلے کہ میت کا غسل باطل تھا یا ایسے شرعی احکام کے مطابق کفن نہیں دیا گیا تھا یا قبر میں قبلہ کے رخ پر نہیں لٹایا گیا تھا۔

تیمّم کے مختصر احکام

سوال 284: تیمّم کرنے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب تیمّم کرنے کا طریقہ:

تیمّم ترتیب وار اس طرح کیا جاتا ہے:

1: مٹی یا جس پر تیمّم کرنا صحیح ہے پر دونوں ہاتھ مارے اور احتیاط واجب کی بناء پر دونوں ہاتھ ایک ہی دفعہ مارے۔

2: سامنے والی پوری پیشانی کا مسح بال اگنے کی جگہ سے لے کر ابرو تک اور اسی طرح احتیاط واجب کی بناء پر پیشانی کی دونوں طرفوں کا مسح ابرو کے کناروں تک، بھی کرے۔

☆ دو ابرو کے درمیان خالی جگہ جو ناک کے اوپر والے حصے سے ملی ہوتی ہے پر بھی مسح کرنا واجب ہے۔

☆ احتیاط واجب کی بناء پر اوپر سے نیچے کی طرف مسح کرنا ضروری ہے پس دائیں سے بائیں مسح کرنا احتیاط لازم کی بناء پر درست نہیں ہے۔

☆ دونوں ہاتھوں سے پیشانی کا مسح کرنا ضروری ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ پوری کی پوری ہتھیلی سے کیا جائے بلکہ دونوں ہاتھوں کے بعض حصوں سے مسح کرنا درست ہے۔

3: بائیں ہاتھ کے اندرونی حصے سے دائیں ہاتھ کے پورے بیرونی حصے کا کلائی سے لے کر انگلیوں کے سرے تک مسح کرنا۔

4: دائیں ہاتھ کے اندرونی حصے سے بائیں ہاتھ کے پورے بیرونی حصے کا کلائی سے لے کر انگلیوں کے سرے تک مسح کرنا۔

اہم نکات:

☆چاہے تیمّم غسل کے بدلے ہو یا وضو کے بدلے ایک ہی دفعہ کیا جاتا ہے۔

☆احتیاط اولیٰ یہ ہے کہ: جب انسان پیشانی اور ہاتھوں کا مسح کر چکے تو ایک دفعہ پھر زمین پر ہاتھ مارے اور دوبارہ ہاتھوں کا مسح کرے۔

سوال 285: کیا تیمّم میں اعضاء تیمّم کا پاک ہونا ضروری ہے؟

جواب: وضو میں اعضاء کا پاک ہونا ضروری ہے لیکن تیمّم میں اعضاء کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے، بس یہ شرط ہے کہ نجاست رکاوٹ بننے والی یا تجاوز کرنے والی نہ ہو۔ پس اگر پیشانی خون سے نجس ہوئی ہو اور رکاوٹ بننے والا خون نہ بھی ہو تو بھی تیمّم جائز ہے۔

سوال 286: کیا انسان کے لیے خود تیمّم کرنا ضروری ہے؟

جواب: جتنا ممکن ہو انسان خود تیمّم کرے پس وہ مریض افراد یا زخمی افراد جو خود تیمّم نہیں کر سکتے تو دوسرا بندہ ان کو تیمّم کرانے میں مدد کرے گا اور اگر وہ بالکل نہیں کر سکتے تو دوسرا انسان ان کو تیمّم کرائے گا تو پس مریض کے ہاتھوں کو وہ مٹی پر مارے گا اور اس کی پیشانی اور ہاتھوں پر مسح کرائے گا اور اگر مریض کے ہاتھوں کو حرکت دینا ممکن نہ ہو تو تیمّم کرانے والا خود ہی اپنے ہاتھوں کو مٹی پر مار کر اسے تیمّم کرائے گا۔ اور ان دونوں صورتوں میں احتیاط لازم کی بناء پر مریض اور تیمّم کرانے والا دونوں تیمّم کی نیت کریں گے۔

سوال 287: کن صورتوں میں وضو یا غسل کے بدلے تیمّم کرنا ضروری ہے؟

جواب: سات صورتوں میں وضو یا غسل کے بدلے تیمّم کرنا درست ہوتا ہے:

پہلی صورت: پانی موجود نہ ہو۔

☆اور اگر پانی موجود ہو لیکن وہ کسی دوسرے بندے کا ہو اور اس کی اجازت کا علم نہ ہو تو یہ پانی غصبی شمار ہوگا اور نہ ہونے کے برابر ہوگا، پس اس صورت میں بھی تیمّم کرنا ہوگا۔

دوسری صورت: پانی موجود ہو لیکن اس تک پہنچنا ممکن نہ ہو۔

جیسے کوئی زیادہ بوڑھا ہو اور پانی اٹھا کر نہ لا سکتا ہو اور کوئی دوسرا اس کی مدد کے لئے بھی نہ ہو، یا پھر پانی تک پہنچنے کے لئے کوئی حرام کام کرنا پڑتا ہو جیسے پانی غصبی برتن یا غصبی ٹینکی میں ہو، یا پھر پانی کو لینے جائے گا تو اس کی جان و مال و عزت کو خطرہ ہے۔

تیسری صورت: پانی کا استعمال جسمانی صحت کے لئے نقصان دہ ہو۔

جیسے کوئی بیماری لگ جائے گی مثال کے طور پر شدید بخار ہو جائے گا، یا پھر موجودہ بیماری لمبی یا شدید ہو جائے گی۔

☆ بیماری کا یقین ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ فقط خوف اور خطرہ ہو تو کافی ہے۔

چوتھی صورت: شدید پیاس میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو۔

یعنی اگر وہ پانی وضو یا غسل میں استعمال کر دے گا تو پھر سخت پیاس کا شکار ہو جائے گا، یا تو خود سخت پیاس کا شکار ہو جائے گا یا ایسا انسان یا حیوان شدید پیاس کا شکار ہو جائے کہ جس کا خیال رکھنا اس کی ذمہ داری ہے۔

پانچویں صورت: شدید مشقت و مشکل میں پڑ جانے کا خطرہ ہو۔

چاہے پانی کو حاصل کرنے کے لئے شدید مشقت و حرج لازم آتی ہو جیسے کسی سے مانگنا پڑتا ہو اور اس کی توہین ہوتی ہو، یا پانی کو خریدنے کے لئے اچھے خاصے پیسے دینے پڑتے ہوں، یا پانی زیادہ ٹھنڈا ہو کہ استعمال کرنے سے بیمار تو نہیں ہو گا لیکن سخت تکلیف و مشقت کا سامنا کرنا پڑے گا، یا مستقبل میں پانی کو گرمی دور کرنے کے لئے اسے ضرورت پڑے گی اور ابھی وضو یا غسل کرنے کی صورت میں وہ آئندہ مشکلات کا شکار ہو جائے گا۔

چھٹی صورت: پانی کے استعمال یا پانی کو حاصل کرنے سے نماز قضا ہو جائے گی یا کچھ حصہ نماز کا خارج از وقت ہو جائے گا۔

ساتویں صورت: کوئی اہم واجب ہو کہ جس کے لئے پانی کو صرف کرنا ضروری ہو۔

جیسے: مسجد سے نجاست کو دور کرنے کے لئے پانی کی ضرورت ہو تو پانی کو مسجد کے پاک کرنے میں استعمال کریں گے اور تیمّم کریں گے۔ یا جیسے: اس کا بدن یا لباس نجس ہو اور پانی زیادہ نہ ہو تو پانی کو نجاست کے پاک کرنے کے لئے استعمال کریں گے اور تیمّم کریں گے

سوال 288: اگر انسان کو یقین یا احتمال ہو کہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے اس کا عذر ختم ہو جائے گا تو کیا وہ اول وقت میں تیمّم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: اگر انسان کو یقین ہو یا فقط احتمال ہی ہو کہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے اس کا عذر یا مشکل ختم ہو جائی گی اور وہ وضو یا غسل کرسکے گا تو اس کے لئے اول وقت میں تیمّم کرکے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے بلکہ انتظار کرنا واجب ہے۔ لیکن اگر یقین ہو کہ آخر وقت تک اس کا عذر یا مشکل باقی رہے گی تو اول وقت میں تیمّم کرکے نماز پڑھ سکتا ہے تو ایسی صورت میں اگر نماز کا وقت باقی ہو اور اس کا عذر یا مشکل ختم ہو جائے تو بھی نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہوگا۔

سوال 289: اگر تیمّم غسلِ جنابت کے بدلے ہو تو کیا حدث اصغر سرزد ہونے سے تیمّم باطل ہوگا؟

جواب: مثال کے طور پر اگر کوئی غسل جنابت کے بدلے تیمّم کرتا ہے تو پھر اگر ریح خارج ہو جائے تو اس کا تیمّم باطل نہیں ہوگا بلکہ اس کے لئے نماز سے پہلے وضو کرنا ضروری ہوگا اور اگر وضو بھی نہ کر سکتا ہو تو وضو کے بدلے تیمّم کرے گا۔

☆اگر کسی نے غسل کے بدلے تیمّم کیا ہو تو نماز کے علاوہ ہر وہ کام جو طہارت کے ساتھ مشروط تھا وہ جائز ہو جاتا ہے جیسے مسجد میں جانا یا قرآن کو مس کرنا وغیرہ۔

سوال 290: جس عذر کی وجہ سے تیمّم کیا ہوا گر وہ عذر زائل ہے تو تیمّم کا کیا حکم ہے؟

جواب: جیسے ہی عذر اور مشکل ختم ہو گی اس انسان کا تیمّم باطل ہو جائے گا اور اس کے لئے آئندہ کی نمازوں کے لئے غسل یا وضو کرنا ضروری ہو جائے گا۔

☆ تیسری صورت میں اگر انسان جان بوجھ کر جسمانی نقصان کو برداشت کرتے ہوئے غسل یا وضو کرلے تو اس کا غسل اور وضو باطل شمار ہوگا اور وہ اس سے نماز نہیں پڑھ سکتا جبکہ باقی صورتوں میں ایسا نہیں ہے پس باقی صورتوں میں تیمّم کو چھوڑ کر کیا گیا غسل یا وضو صحیح ہو جائے گا، اگرچہ اس نے غسل یا وضو کرنے کی خاطر کسی واجب کو چھوڑا ہو یا فعل حرام کو انجام دیا ہو تو وہ گنہگار ہوگا۔

سوال 291: کن چیزوں پر تیمّم کرنا درست ہے؟

جواب: مٹی، ریت، پتھر، چونے کی زمین، اینٹ اور ٹھیکری، اور وہ باریک مٹی جو کپڑے یا دیگر چیزوں پر جمع ہوتی ہے بشرطیکہ کہ اس کی تہہ بھی ہو۔

ان سب سے تیمّم کرنا درست ہے لیکن احتیاط اولیٰ یہ ہے مٹی کے ہوتے ہوئے باقی چیزوں پر تیمّم نہ کیا جائے اگر یہ چیزیں نہ ملیں تو گیلی مٹی جو کہ ہاتھوں سے چپک جاتی پر تیمّم کر سکتے ہیں اور احتیاط واجب ہے کہ مسح کرنے کے لئے ہاتھوں کو مکمل طور پر صاف نہ کرے بلکہ اتنا صاف کرے کہ ہاتھ سے مسح ہو سکے۔

اگر گیلی مٹی بھی نہ ہو تو غبار آلود چیز پر یا ایسی غبار پر تیمّم کر سکتے ہیں کہ جس کی کوئی تہہ نہ ہو۔

اور جب یہ سب چیزیں میسر نہ ہوں تو ایسے بندے کو فاقد الطھور جائے گا اور اس پر نماز کا پڑھنا معاف ہو جائے گا لیکن نماز کی قضاء کرنا واجب ہو گی۔

اہم نکات:

☆احتیاط واجب کی بناء پر ضروری ہے کہ جس چیز پر تیمّم کرنے کے لئے ہاتھ ماریں جائیں تو ہاتھوں پر کوئی چیز بھی لگے پس صاف و شفاف پتھر پر تیمّم درست نہیں ہو گا۔

☆نباتات یعنی لکڑی وغیرہ پر اگرچہ سجدہ کرنا جائز ہے لیکن ان پر تیمّم کرنا جائز نہیں ہے۔

☆جس چیز پر تیمّم کیا جارہا ہو احتیاط واجب کی بناء پر اس کا صاف ہونا بھی ضروری ہے اور مستحب ہے کہ زمین کی بلند جگہ سے مٹی لی جائے

احکامِ نماز

نماز کی فضیلت کا بیان:

نماز اسلامی عبادات میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہے اور خدا کے ساتھ تعلق کا بہترین ذریعہ ہے شریعت اسلامی میں تمام اعمال کی قبولیت کا معیار نماز کو قرار دیا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ روز قیامت نماز کے بارے میں سب سے پہلے پوچھا جائے گا اگر نماز قبول ہوئی تو باقی اعمال بھی قبول ہو جائیں گے اور اگر نماز قبول نہ ہوئی تو باقی اعمال بھی قبول نہیں ہوں گے۔

اور آئمہ اطہار علیہم السلام نے نماز کو اول وقت میں پڑھنے کی بہت سفارش کی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا نماز کو اول وقت میں پڑھنے کی فضیلت اس کے آخری وقت میں پڑھنے پر ایسی ہے جیسے آخرت کو دنیا پر فضیلت حاصل ہے انسان کو چاہیے کہ نماز کو اس کے اول وقت میں حضور قلب اور انتہائی عاجزی کے ساتھ ادا کرے اور نماز اس بات کی طرف متوجہ رہے کہ وہ کس کے ساتھ راز و نیاز اور مناجات کر رہا ہے۔

نماز مخلوق کا خالق سے ملاقات کرنے کا ذریعہ ہے اسی لیے نماز مؤمن کی معراج قرار دی گئی ہے اور دین کا ستون ہے۔ تقریباً سات سو مرتبہ قرآن مجید میں اس کا ذکر ہوا۔

نماز کا ترک کرنا کجا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو اسے معمولی سمجھے گا وہ بھی ہماری شفاعت سے محروم رہے گا۔

نماز کی اقسام:

نماز کی دو قسمیں ہیں۔ واجب۔ مستحب۔

واجب نمازیں: زمانہ غیبت امام زمانہؑ چھ قسم کی نمازیں واجب ہیں۔ (1) پنجگانہ نمازیں۔ (2) نماز آیات۔ (3) نماز میت۔ (4) خانہ کعبہ کے واجب طواف کی نماز۔ (5) والد کی قضاء نمازیں جو احتیاط واجب کی بناء پر بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔ (6) وہ نماز جو اجارہ، منت، قسم اور عہد کی وجہ سے واجب ہو جاتی ہے۔

نماز جمعہ پنجگانہ نمازوں میں شمار ہوتی ہے اس کے احکام آگے بیان ہوں گے۔

سوال 292: پنجگانہ نمازوں کو بیان کریں؟

جواب: انسان پر دن رات میں پانچ نمازیں واجب ہیں ظہر اور عصر جو کہ چہار رکعتی ہیں، مغرب کی تین رکعت، عشاء کی چار رکعت اور صبح کی دو رکعت واجب ہیں۔

مقدمات نماز

سوال 293: نماز کے لیے کن چیزوں کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: نماز کے لیے مقدمہ کے طور پر چھ چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔(1) وقت (2) قبلہ (3) غسل، وضو یا تیمم (4) لباس اور بدن کا پاک ہونا (5) لباس میں ان شرائط کا ہونا جو بعد میں بیان ہوں گے (6) مکان مین ان شرائط کا موجود ہونا جو بعد میں بیان ہوں گی۔

نماز کے وقت کا بیان:

سوال 294: ظہر اور عصر کی نماز کے وقت کو بیان کریں؟

جواب: ظہر اور عصر کی نماز کا وقت ظہر شرعی (زوال) سے شروع ہوتا ہے۔

سوال 295: ظہر شرعی یا زوال کی حد کیا ہے؟

جواب: سورج کے طلوع اور غروب کے کل وقت کا آدھا وقت گزر جانے پر زوال شروع ہو جاتا ہے مثال کے طور پر اگر کسی مہینے میں سورج پانچ بجے طلوع ہوتا ہے اور سات بجے غروب ہوتا ہے تو طلوع سے غروب تک کل وقت چودہ گھنٹے بنتا ہے جس کا آدھا سات گھنٹے ہوگا اب چونکہ طلوع صبح پانچ بجے ہو رہا ہے تو زوال اس کے سات گھنٹے گزرنے کے بعد شروع ہوگا جو کہ دن کے بارہ بجے بنتا ہے۔

نوٹ: یہ تصور کے زوال ہمیشہ 12 بجے ہوتا ہے گا غلط ہے۔

سوال 296: نماز ظہر کا خاص وقت کیا ہے؟

جواب: زوال کے بعد اتنا وقت جس میں انسان نماز کی شرائط کے ساتھ چار رکعت نماز پڑھ سکے تو وہ وقت ظہر کی نماز کے ساتھ خاص ہے اس وقت میں اگر ظہر سے پہلے عصر کو جان بوجھ کر پڑھے گا تو اس کی نماز باطل ہوگی۔

سوال297: نماز عصر کا خاص وقت کیا ہے؟

جواب:غروب آفتاب سے اتنی مقدار باقی ہو جسمیں انسان نماز کی شرائط کے ساتھ چار رکعت پڑھ سکتا ہو تو وہ وقت عصر کی نماز کے ساتھ خاص ہے۔

سوال298: نماز ظہر اور عصر کا مشترکہ وقت کونسا ہے؟

جواب: نماز ظہر اور عصر کے خاص وقت کے علاوہ سارا وقت دونوں نمازوں کے لیے مشترک ہے۔

سوال299: کیا مشترک وقت میں نماز عصر کو نماز ظہر سے پہلے پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب:جی نہیں نماز ظہر اور عصر میں ترتیب ضروری ہے چاہے مشترک وقت ہی کیوں نہ ہو نماز ظہر کو پہلے پڑھنا ہو گا۔

سوال300: اگر انسان جان بوجھ کر یا بھولے سے عصر کی نماز ظہر کی نماز سے پہلے پڑھ لے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: جان بوجھ کر پہلے پڑھنے سے نماز عصر باطل ہو جاتی ہے اس پر دوبارہ نماز ظہر کے بعد پڑھنا واجب ہے۔اور اگر بھولے سے ایسا کر دے تو اسکی نماز عصر صحیح ہے اور اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھے گا لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس نماز کو ظہر کی نماز قرار دے اور پھر ایک چار رکعتی نماز "ما فی الذمۃ" کی نیت سے پڑھے۔

سوال301: اگر انسان کے پاس سورج غروب ہونے میں صرف اتنا وقت باقی ہو جس میں صرف چار رکعت نماز پڑھی جا سکتی ہو اور اس نے ابھی تک ظہر بھی نہ پڑھی ہو تو اس کا وظیفہ کیا ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کی ظہر کی نماز قضاء ہو گی اور اس وقت میں وہ صرف نماز عصر کو ہی پڑھے گا

مغرب اور عشاء کی نماز کا وقت

مغرب و عشاء کی نماز کا وقت مغرب سے شروع ہو جاتا ہے لیکن جو شخص جانتا ہو کہ سورج کس وقت غروب ہوتا ہے وہ احتیاط واجب کی بنا پر سورج غروب ہوتے ہی نماز شروع نہیں کر سکتا بلکہ سرخی سر سے گزرنے کا انتظار کرے (تقریبا 10 سے 15 منٹ) لیکن جو شخص غروب کا وقت نہ جانتا ہو اس پر بنا

بر فتویٰ انتظار ضروری ہے۔

سوال 302: مغرب کی نماز کا خاص وقت کیا ہے؟

جواب: مغرب کی نماز کے وقت سے شروع ہونے کے بعد وہ وقت جس میں انسان کی نماز کی شرائط کے ساتھ تین رکعت انجام دے سکے وہ وقت نماز مغرب کے لیے خاص ہے اور اس کے بعد نماز مغرب اور عشاء کا مشترک وقت شروع ہو جاتا ہے۔

سوال 303: مغرب اور عشاء کا مشترکہ وقت کہاں تک جاتا ہے؟

جواب: ایک مختار شخص کے لیے مغرب اور عشاء کا وقت آدھی رات تک رہتا ہے لیکن جن لوگوں کو کوئی عذر ہو مثلا بھول جانے کی وجہ سے یا نیند یا حیض یا ان جیسے امور کی وجہ سے آدھی رات سے پہلے نماز نہ پڑھ سکے تو ان کے لیے مغرب اور عشاء کا وقت فجر طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے۔

سوال 304: کیا نماز عشاء کو مغرب کی نماز سے پہلے پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب: نماز مغرب اور عشاء کے درمیان ترتیب ضروری ہے اگر جان بوجھ کر عشاء کی نماز مغرب کی نماز سے پہلے پڑھے گا تو اس کی نماز عشاء باطل ہے البتہ صرف اتنا وقت باقی ہو جس میں صرف عشاء کی نماز پڑھ سکتا ہو تو پھر عشاء کی نماز پڑھے اور بعد میں نماز مغرب کی قضاء کرے گا۔

سوال 305: اگر کوئی غلطی سے نماز عشاء نماز مغرب سے پہلے پڑھ لے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اسے نماز عشاء ختم کرنے کے بعد یاد آیا ہے کہ اس نے نماز عشاء نماز مغرب سے پہلے پڑھ لی ہے تو اسکی نماز عشاء درست ہے اور بعد میں مغرب کی نماز پڑھے گا اور اگر اسے نماز کے دوران یاد آجائے کہ اس نے نماز عشاء کو نماز مغرب سے پہلے پڑھنا شروع کر دیا ہے تو اگر وہ چوتھی رکعت کے رکوع میں نہیں گیا تو مغرب کی نماز کی نیت کرے اور تین رکعت مکمل کرے اور اگر چوتھی رکعت کے رکوع میں میں جا چکا تھا تو پھر اسے نماز عشاء کے طور پر مکمل کرے اور بعد میں مغرب کی نماز پڑھے گا۔

سوال 306: اگر آدمی نماز مغرب یا نماز ظہر پڑھ رہا ہو اور نماز کے دوران اسے یاد آئے کہ وہ نماز مغرب یا ظہر تو پڑھ چکا ہے تو اب اسکا وظیفہ کیا ہے؟

جواب: اس صورت میں وہ نماز مغرب یا نماز ظہر کو نماز عشاء یا نماز عصر میں تبدیل نہیں کر سکتا بلکہ اسے

نماز مغرب یا ظہر ہی سمجھ کر پورے کرے گا اور بعد میں نماز عشاء اور عصر پڑھے گا۔

صبح کی نماز کا وقت

سوال 307: صبح کی نماز کا کیا وقت ہے؟

جواب: صبح کی آذان کے قریب مشرق کی طرف سے ایک سفیدی نمودار ہوتی ہے جیسے فجر اول کیا جاتا ہے جب یہ سفیدی پھیل جائے تو وہ فجر دوم (صبح صادق) صبح کی نماز کا اول وقت ہے۔

سوال 308: صبح کی نماز کا آخری وقت کیا ہے؟

جواب: صبح کی نماز کا آخری وقت سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

نماز کے اوقات کے کچھ احکام

سوال 309: انسان کو نماز کب شروع کرنی چاہیے؟

جواب: جب انسان کو یقین ہو جائے کہ نماز کا وقت داخل ہو گیا ہے تو وہ نماز شروع کر سکتا ہے اور اسی طرح اگر دو عادل آدمی وقت کے داخل ہونے کی گواہی دے دیں تو بھی شروع کی جا سکتی ہے بلکہ کسی ایسے آدمی کی گواہی پر اعتماد کیا جا سکتا ہے جس کے بارے میں مکلف جانتا ہے کہ وہ آدمی وقت داخل ہونے کے بعد نماز پڑھنے کا پابند ہے اور اس کی بات پر اطمینان بھی حاصل ہو جائے۔

سوال 310: جو آدمی نابینا ہو یا قید خانے میں ہو اور اسے وقت کے داخل ہونے کا پتہ نہ چلتا ہو تو اس کا وظیفہ ہے؟

جواب: ایسے آدمی کے لیے ضروری ہے کہ نماز پڑھنے میں تاخیر کرے یہاں تک کہ اسے یقین یا اطمینان ہو جائے کہ نماز کا وقت داخل ہو گیا ہے اور اگر بادل یا غبار وغیرہ کی وجہ سے وقت کے داخل ہونے کا یقین نہ ہو رہا ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر نماز میں اتنی تاخیر کرے کہ اسے نماز کے وقت کے داخل ہونے کا یقین ہو جائے۔

سوال 311: نماز کا وقت تنگ ہو کہ اگر مستحب اعمال بجالائے تو نماز کا کچھ حصہ وقت کے بعد ادا کرنا پڑھے گا تو اس صورت میں اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: ایسی صورت میں مستحب امور (مثلاً دعائے قنوت) کو چھوڑ دے اور نماز کو اسکے پورے وقت میں ادا کرے۔

سوال 312: جس شخص کے پاس فقط ایک رکعت کا وقت ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر صرف ایک رکعت نماز پڑھنے کا وقت باقی ہو تو اسے ادا کی نیت سے نماز پڑھنی چاہیے البتہ جان بوجھ کر نماز میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

سوال 313: جو شخص مسافر نہ ہو اور اسکے پاس غروب آفتاب تک پانچ رکعت نماز پڑھنے کا وقت ہو تو اس کا وظیفہ کیا ہے؟

جواب: ایسے آدمی پر واجب ہے کہ ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں ترتیب سے پڑھے۔

سوال 314: جو شخص مسافر ہو اسکے پاس غروب تک صرف تین رکعت کا وقت باقی ہو تو اس کا وظیفہ کیا ہے؟

جواب: ایسے آدمی پر واجب ہے کہ ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں ترتیب سے پڑھے اور اگر مذکورہ وقت نہ ہو تو صرف عصر کی نماز پڑھے گا اور بعد میں ظہر کی ادا اور قضاء کی نیت کے بغیر بجالائے گا پھر ترتیب کے لیے دوبارہ عصر کی نماز بجالائے گا مستحب ہے کہ انسان اول وقت میں نماز پڑھے اور اس بارے میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور جتنا اول وقت کے قریب ہو تو بہتر ہے لیکن نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کی غرض سے تاخیر جائز ہے۔

سوال 315: اگر انسان کوئی نماز احتیاط کی بناء پر پڑھ رہا ہو اور نماز کے دوران اسے یاد آجائے کہ اس نے یہ نماز نہیں پڑھی تو اب اس کا وظیفہ کیا ہے؟

جواب: اگر اسے نماز کے دوران یاد آجائے کہ جو نماز احتیاط کی بناء پر پڑھ رہا ہے اس نے یہ نماز پڑھی ہی نہیں ہے تو وہ اس احتیاط والی نماز کی نیت کو اس نماز میں تبدیل نہیں کر سکتا مثلاً اگر کوئی عصر کی نماز احتیاطاً پڑھ رہا ہو اور اسے یاد آجائے کہ اس نے تو عصر کی نماز ہی نہیں پڑھی تو اب احتیاط کی نیت والی نماز کو عصر کی اصل نماز میں تبدیل نہیں کر سکتا۔

سوال316: نماز قضاء سے نماز ادا کی طرف اور اسی طرح نماز مستحب سے واجب کی طرف نیت تبدیل کی جاسکتی ہے؟

جواب:.جی نہیں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال317: اگر کوئی نماز ادا کی نیت سے پڑھ رہا ہو تو آیا وہ اسکو قضاء کی نیت میں تبدیل کر سکتا ہے؟

جواب: اگر نماز ادا کا وقت وسیع ہو اور نماز ادا کے پڑھنے کے درمیان یاد آجائے کہ اس کے ذمہ نماز کی قضاء ہے تو وہ اس نماز کی نیت قضاء میں تبدیل کر سکتا ہے۔

سوال318: واجب نماز سے مستحب نماز کی طرف نیت تبدیل کی جاسکتی ہے؟

جواب: نماز جماعت کو درک کرنے کے لیے واجب نماز سے مستحب کی طرف عدول کیا جاسکتا ہے۔

مستحب نمازیں

مستحب نمازیں بہت سی ہیں جنہیں نفل نمازیں کہتے ہیں۔ مستحب نمازوں میں سے روزانہ کی نفل نمازوں کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ یہ نمازیں روز جمعہ کے علاوہ چونتیس رکعت ہیں جن میں آٹھ رکعت ظہر کی، آٹھ رکعت عصر کی، چار رکعت مغرب کی، دو رکعت عشاء کی، گیارہ رکعت نماز شب (یعنی تہجد) کی اور دو رکعت صبح کی ہوتی ہیں اور چونکہ احتیاط واجب کی بناء پر عشاء کی دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھنی ضروری ہیں اس لیے وہ ایک رکعت شمار ہوتی ہے۔ لیکن جمعہ کے دن ظہر اور عصر کی سولہ رکعت نفل پر چار رکعت کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ بہتر ہے کہ یہ پوری پوری بیس رکعات زوال سے پہلے پڑھی جائیں۔ سوائے دو رکعت کے جن کا زوال کے وقت پڑھا جانا بہتر ہے۔

سوال319: نماز شب کی کتنی رکعات ہیں؟

جواب: نماز شب کی گیارہ رکعات ہیں ان میں سے آٹھ رکعتیں نافلہ شب کی نیت سے، دو، دو رکعات کر کے پڑھے، پھر دو رکعات نماز شفع کی نیت سے اور ایک رکعت نماز وتر کی نیت سے پڑھنی ضروری ہے جس میں دعائے قنوت میں چالیس مومن کے لیے دعا کرے۔

سوال320: کیا مستحب نماز حالت اختیار میں بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟
جواب: نفل نمازیں حالت اختیار میں بھی بیٹھ کر پڑھی جاسکتی ہیں البتہ بہتر یہ ہے کہ انہیں کھڑے ہو کر پڑھے۔ لیکن نماز عشاء کے نوافل احتیاط واجب کی بناء پر بیٹھ کر پڑھے۔
سوال321: مسافر ظہر اور عصر کے نوافل کیسے پڑھے گا؟
جواب: ظہر اور عصر کے نوافل سفر میں نہیں پڑھنی چاہیں اگر چہ عشاء کے نوافل رجاء کی نیت سے پڑھے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

نماز غفیلہ

مستحب نمازوں میں سے ایک نماز غفیلہ ہے جو مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔ اس کی پہلی رکعت میں الحمد کے کسی دوسری سورت کے بجائے سورہ انبیاء کی یہ آیت پڑھنی ضروری ہے: وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ • فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ• اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد بجائے کسی اور سورت کے سورہ انعام کی یہ آیت پڑھے: وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ• اور اس کے قنوت میں یہ پڑھے: اللّهُمَّ إنيّ أَسْأَلُكَ بِمَفاتِحِ الغَيبِ التي لا يَعْلَمُها إلاّ أَنْتَ أنْ تُصلي عَلى مُحمد وَآل مُحمد وأن تفعل بي كذا و كذا اور كذا و كذا کی بجائے اپنی حاجتیں بیان کرے اور اس کے بعد کہے: اللّهم أنت وَليّ نِعْمَتي والقادِرُ على طَلِبَتي تَعْلَمُ حاجَتي فَاسألك بحق محمد وآله عليه وعليهم السلام لما قضيتها لي-

قبلہ کے احکام

سوال322: قبلہ کیا ہے؟
جواب: مکہ مکرمہ میں وہ مکان جس میں خانہ کعبہ واقع ہے وہ ہمارا قبلہ ہے۔

سوال323: جو آدمی خانہ کعبہ کو دیکھ سکتا ہو اس کے قبلہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو آدمی خانہ کعبہ کو دیکھ سکتا ہے تو اس کا قبلہ خود خانہ کعبہ ہی ہو گا جیسے کوئی مسجد حرام میں نماز پڑھ رہا ہو تو وہ خانہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو کر نماز پڑھے گا۔

سوال324: جو آدمی خانہ کعبہ سے دور ہے اس کے قبلہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا آدمی اگر اس طرح کھڑا ہو کہ لوگ کہیں کہ وہ قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہے تو یہی کافی ہے ہاں کسی طریقے سے (جیسے قبلہ نما وغیرہ) جہت قبلہ معین ہو جائے تو اس سے دائیں بائیں ہو کر نماز پڑھنا درست نہیں ہے اگرچہ لوگ کہیں کہ قبلہ کی طرف رخ ہے۔

سوال325: جو آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو وہ قبلہ کی طرف کیسے رخ کرے گا؟

جواب: ایسے آدمی کے لیے ضروری ہے کہ اس کا سینہ اور پیٹ قبلہ کی طرف ہوں اور اس کا چہرہ قبلہ سے زیادہ منحرف نہیں ہونا چاہیے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ پاوں کی انگلیاں بھی قبلہ کی طرف ہوں۔

سوال326: جو آدمی بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اس کا قبلہ کی طرف رخ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے آدمی کا سینہ اور پیٹ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے اور چہرہ بھی قبلہ کی طرف ہو گا۔

سوال327: جو آدمی بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اس کے قبلہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا آدمی پہلو کے بل لیٹے کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلے کی طرف ہو اور جب تک دائیں پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھنا ممکن ہو تو احتیاط لازم کی بناء پر بائیں پہلو کے بل نماز نہ پڑھے۔

سوال328: جو آدمی دائیں اور بائیں پہلو کے بل لیٹ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو اس کا وظیفہ کیا ہے؟

جواب: ایسی صورت میں انسان پشت کے بل یوں لیٹے کہ اس کے پاوں قبلے کی طرف ہوں۔

سوال329: کن چیزوں کے لیے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے؟

جواب: تمام واجب نمازوں کے لیے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے اور اسی طرح نماز کے بھولے ہوئے اجزاء (جیسے بھولا ہوا سجدہ اور تشہد) کو دوبارہ پڑھنے کے لیے بھی قبلہ رخ ہونا ضروری ہے اور نماز احتیاط کو بھی قبلہ رخ پڑھنا واجب ہے البتہ سجدہ سہو کے لیے احتیاط مستحب ہے کہ قبلہ رخ ہو کر ادا کیا جائے۔

سوال330: کیا مستحب نمازوں کے لیے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے؟

جواب: اگر انسان مستحب نماز چلتے ہوئے یا سواری کی حالت میں پڑھ رہا ہو تو پھر قبلہ کی طرف رخ کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر استقرار کی حالت میں مستحب نماز پڑھ رہا ہو تو پھر احتیاط لازم ہے کہ قبلہ کی طرف رخ کر کے پڑھے۔

سوال331: قبلہ کی تعیین کے کونسے طریقے ہیں؟

جواب: قبلہ کی تعیین کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں (1) خود انسان کو قبلہ کی سمت کا علم ہو جائے۔ (2) دو عادل گواہی دیں۔ (3) ایک با اعتماد آدمی خبر دے قبلہ کی سمت کے تعین کا اطمینان ہو جائے تو کافی ہے۔ (4) اگر مذکورہ بالا طریقے میسر نہ ہوں تو پھر مسلمانوں کی مسجد کے محراب کے رخ سے یا مومنین کی قبور کی جہت سے یا دیگر مناشی عقلائیہ کہ جن سے قبلہ کی جہت کا گمان بھی حاصل ہو جائے تو کافی ہے۔ (5) ایسا ماہر آدمی کہ جو قبلہ کے تعین کے قواعد کا علم رکھتا ہے اگر اس کے کہنے سے قبلہ کی جہت کا گمان حاصل ہو جائے تو بھی کافی ہے۔

سوال332: اگر انسان ایک ایسی جگہ پر ہو جہاں قبلہ کی سمت معلوم کرنے کا کوئی وسیلہ نہ ہو تو اس کا وظیفہ کیا ہے؟

جواب: ایسی صورت میں جس طرف کا بھی احتمال ہو قبلہ اس طرف ہو گا تو وہی کافی ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر نماز کا وقت وسیع ہے تو ہر نماز کو چاروں سمت ادا کرے گا اور اگر نماز کا وقت وسیع نہ ہو تو پھر جتنا وقت ہے اتنی ہی سمت نماز پڑھے گا۔

سوال333: جس نے نماز ظہر اور عصر مثلاً دونوں نمازیں چاروں سمت میں پڑھنی ہوں تو کیسے پڑھے گا؟

جواب: اس صورت میں احتیاط مستحب ہے کہ پہلے ظہر کو چاروں سمت پڑھے اور پھر عصر کو چاروں سمت پڑھے۔

سوال 334: جو آدمی نماز کے علاوہ وہ کام جن کے لیے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے انجام دے رہا ہو جیسے حیوان کو ذبح کرنا اور قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو تو وہ کیا کرے گا؟

جواب: اس صورت میں جس طرف میں قبلہ ہونے کا گمان ہو اس پر عمل کرے گا اور اگر کسی بھی طرف کا گمان نہ ہو رہا ہو تو پھر جس طرف بھی منہ کر کے وہ عمل کو انجام دے درست ہے۔

نماز میں طہارت کا بیان

جو بھی نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہے چاہے وہ واجب ہو یا مستحب ہو (نماز میت کے علاوہ) اسے وضو یا غسل یا تیمم کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے اگر ان کے بغیر پڑھے گا تو اسکی نماز باطل ہے اور ان تینوں (وضو، غسل اور تیمم) کا تفصیلی بیان گزر چکا ہے۔

نمازی کے بدن اور لباس کے پاک ہونے کا بیان

سوال 335: نمازی کے بدن اور لباس کے پاک ہونے کے اعتبار سے کیا حکم ہے؟

جواب: نمازی کے بدن اور لباس کا تمام نماز میں پاک ہونا ضروری ہے اور اگر کوئی اختیاری حالت میں نجس لباس یا نجس بدن کے ساتھ نماز پڑھے گا تو اسکی نماز باطل ہے۔

سوال 336: اگر کسی کو یہ علم نہ ہو کہ نجس بدن یا نجس لباس میں نماز باطل ہو جاتی ہے تو اس کا وظیفہ کیا ہے؟

جواب: اگر وہ اپنی کوتاہی کی وجہ سے نہیں جانتا تھا کہ نجس بدن یا نجس لباس میں نماز باطل ہو جاتی ہے تو پھر اسے احتیاط واجب کی بناء پر نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی اور اگر نماز کا وقت نہیں رہا تو بعد میں اسکی قضاء کرے گا۔

سوال 337: اگر کسی کو یقین ہو کہ اس کا لباس اور بدن نجس نہیں ہے اور نماز پڑھنے کے بعد پتہ چلے کہ لباس یا بدن تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اسکی نماز درست ہے۔

سوال338: کسی کو اپنے بدن اور لباس کے پاک ہونے میں شک ہو تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: ایسے آدمی پر تحقیق کرنا واجب نہیں ہے اور وہ اپنے شک کی پرواہ کیے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے لیکن پھر وہ تحقیق کرتا ہے اور بدن یا لباس جس میں کسی قسم کی نجاست نہیں پائی جاتی لیکن نماز کے بعد اسکو پتہ چلتا ہے کہ اس کا بدن اور لباس نجس تھا تو اس صورت میں اسکی نماز درست ہے۔ اگر وہ بغیر تحقیق کے نماز پڑھ لے اور بعد میں پتہ چلے کہ اس بدن کا یا لباس نجس تھا تو احتیاط واجب کی بناء پر دوبارہ نماز پڑھے گا اور اگر وقت گزر چکا ہے تو اس کی قضاء کرے گا۔

سوال339: جو شخص وسیع وقت میں نماز میں مشغول ہو اور نماز کے درمیان پتہ چلے کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے تو اس کا وظیفہ کیا ہے؟

جواب: اس صورت میں اگر اس کو اس بات کا احتمال ہو کہ نماز شروع ہونے کے بعد بدن یا لباس نجس ہوا ہے تو بدن یا لباس کو پاک کرنے سے یا تبدیل کرنے سے اگر نماز نہ ٹوٹتی ہو تو اس کے لیے ایسا کرنا واجب ہے اگر اس نے اپنی شرم گاہ کو کسی اور چیز سے ڈھانپ رکھا ہو تو نجس لباس کو اتار دے لیکن اگر بدن یا لباس کو پاک کرتے یا تبدیل کرنے سے نماز کی صورت بگڑ جاتی ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر اس نماز کو توڑ کر پاک بدن یا پاک لباس میں دوبارہ پڑھے۔

سوال340: مذکورہ بالا صورت میں اگر اسے یقین ہے کہ یہ نجاست نماز شروع کرنے سے پہلے کی ہے تو پھر اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: تو اس صورت میں احتیاط واجب کی بناء پر نماز کو دوبارہ پڑھے گا۔

سوال341: جو شخص تنگ وقت میں نماز پڑھ رہا ہو اور نماز کے دوران متوجہ ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اس صورت میں اگر بدن یا لباس کو پاک کرنا یا تبدیل کرنا نماز کی صورت کو نہیں بگاڑتا تو پھر بدن کو پاک کرے اور نماز میں مشغول رہے اور اگر بدن کو پاک کرنا یا لباس کو تبدیل کرنا نماز کی صورت کو بگاڑ دیتا ہو تو اس حال میں نماز کو تمام کرے اور اس کی نماز درست ہے۔

سوال 342: اگر انسان بھول جائے کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز کے دوران یا نماز کے بعد یاد آئے تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اگر وہ لاپروائی اور اہمیت نہ دینے کی وجہ سے بھول گیا تھا تو احتیاط لازم ہے کہ وہ نماز دوبارہ پڑھے اور اگر وقت باقی نہ ہو تو قضاء کرے گا اور اگر لاپروائی کیے بغیر بھول گیا تھا تو اگر اسے نماز کے بعد یاد آئے کہ اس کا بدن یا لباس نجس تھا تو نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے لیکن اس صورت میں نماز کے دوران یاد آگیا تو پھر اگر بدن اور لباس کو پاک کرنے یا تبدیل کرنے سے نماز کی صورت نہ بگڑتی ہو تو بدن یا لباس کو پاک کر کے یا تبدیل کر کے نماز کو جاری رکھے اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو پھر اسی حالت میں نماز پڑھے اسکی نماز درست ہے۔

سوال 343: اگر کوئی نجس لباس کو پانی سے اس طرح دھوتا ہے کہ اسے لباس کے پاک ہونے کا یقین آجاتا ہے لیکن نماز کے بعد اسے پتہ چلتا ہے کہ اس کا لباس نجس ہے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کی نماز درست ہے۔

سوال 344: اگر کوئی اپنے لباس یا بدن پر خون دیکھتا ہے اور اسے یقین ہے کہ یہ خون نجس خون نہیں ہے مثلاً مچھر کا خون ہے اور نماز پڑھ لیتا ہے اور بعد میں پتہ چلتا ہے کہ وہ خون نجس تھا تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی نماز درست ہے۔

سوال 345: اگر کسی کو یقین ہو کہ بدن یا لباس پر جو خون ہے وہ ایسا نجس خون ہے جس کے ساتھ نماز صحیح ہے مثلاً اسے یقین ہو کہ زخم یا پھوڑے کا خون ہے لیکن نماز کے بعد اسے پتہ چلے کہ وہ نجس خون ایسا خون تھا جس کے ساتھ نماز باطل ہو جاتی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کی نماز درست ہے۔

سوال 346: اگر کسی کے پاس نجس لباس کے علاوہ کوئی اور لباس نہ ہو تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں وہ اس نجس لباس میں نماز پڑھے اس کی نماز درست ہے۔

جن صورتوں میں نمازی کا بدن اور لباس پاک ہونا ضروری نہیں؟

پانچ صورتوں میں اگر نمازی کا بدن یا لباس نجس ہی ہو تو اس صورت میں اسکی نماز درست ہے۔

(1)خون کی مقدار درھم سے کم ہو۔

سوال 347: کن شرائط کے ساتھ اگر خون درھم کی مقدار سے کم ہو تو اس کی نماز درست ہے۔

(1)احتیاط واجب کی بناء پر درھم کی مقدار انگوٹھے کی اوپر والی گرہ کے برابر سمجھی جائے۔(2)وہ خون کسی اور چیز سے ملا ہوا نہ ہو مثلاً پیپ یا پانی کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو ورنہ اس کی نماز درست نہیں ہے۔(3)اور وہ خون تین خون میں سے نہ ہو حیض، نفاس یا استحاضہ یا نجس العین کا خون نہ ہو جسکی تفصیل آگے آئے گی۔

سوال 348: اگر انسان کے بدن یا لباس پر حیض کا خون اور احتیاط واجب کی بناء پر نفاس اور استحاضہ کا خون کسی نجس العین کا خون جیسے کتے اور خنزیر کا خون، نجس مردار کا خون، حرام گوشت جانور کا خون اور غیر کتابی کافر کا خون لگ جائے اور درھم کی مقدار سے کم ہو تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اسکی نماز باطل ہے۔

سوال 349: اگر انسان کے بدن یا لباس پر کسی ایسے انسان کا گوشت لگ جاتا ہے جو کافر نہ ہو یا حلال گوشت جانور کا خون ہو اور وہ مختلف مقامات پر لگ جاتا ہے اور اسے جمع کیا جائے تو درھم کی مقدار سے کم ہو تو اس صورت میں اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اسکی نماز درست ہے۔

سوال 350: اگر انسان کو یقین ہو کہ جو خون اسکے بدن یا لباس پر لگا ہے وہ درھم کی مقدار سے کم ہے لیکن اسے احتمال ہے کہ یہ خون ایسا خون ہے کہ جس کی نماز میں معافی نہیں ہے تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اسکے ساتھ نماز پڑھ لے تو اس کی نماز درست ہے۔

سوال 351: اگر انسان کو یقین ہو کہ اسکے بدن یا لباس پر جو خون ہے وہ درھم کی مقدار سے کم ہے لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ ایسا خون ہے جسکی نماز میں معافی نہیں ہے وہ اس کے ساتھ نماز پڑھ لے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ ایسا خون تھا جسکی نماز میں معافی نہیں ہے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اسکی نماز درست ہے دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

سوال 352: اگر انسان کو یقین ہو کہ جو خون لباس پر لگا ہے وہ درھم کی مقدار سے کم ہے اور نماز کے بعد معلوم ہو کہ وہ درھم کی مقدار سے زیادہ تھا تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اسکی نماز درست ہے دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

سوال 353: اگر کسی کے بدن یا لباس پر زخم اور پھوڑے کا خون لگا ہوا ہو اور وہ زخم اور پھوڑا ابھی ٹھیک بھی نہ ہوا ہو تو کن شرائط کے ساتھ اس خون کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے اگرچہ وہ خون درھم کی مقدار سے زیادہ بھی ہو؟

جواب: اسکی دو شرطیں ہیں۔(1) زخم اتنا بڑا ہو کہ انسان اسکی پرواہ کرتا ہو اور وہ جلدی ختم ہونے والا نہ ہو اور عرف اسے معمولی نہ سمجھتا ہو۔(2) خون زخم اور پھوڑے یا اسکے اردگرد (جسے عرف زخم یا پھوڑے کی مقدار میں حساب کرتا ہو) سے تجاوز نہ کر چکا ہو۔

سوال 354: اگر انسان کے بدن یا لباس پر زخم یا پھوڑے کا خون ہو جو جلدی ٹھیک ہو جانے والا ہو تو اسکے خون کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا خون درھم کی مقدار ہو یا اس سے زیادہ ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

سوال 355: اگر بدن یا لباس کی وہ جگہ جو زخم یا پھوڑے سے دور ہو اور اس کے خون سے نجس ہو جائے تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ خون درھم کی مقدار یا اس سے زیادہ ہو پھر اسکی نماز درست نہیں ہے مثلاً اگر انسان کے بازوں پر زخم ہے اور اسکے ہاتھ اسکے خون سے نجس ہو جائے اور وہ خون درھم کی مقدار سے زیادہ ہو تو پھر نجس ہاتھ سے نماز پڑھنا باطل ہے۔

سوال 356: زخم یا پھوڑے کے اوپر پٹی وغیرہ باندھنا ضروری ہے تاکہ اس کا خون آگے سرایت نہ کرے؟

جواب: ایسا کرنا واجب نہیں ہے اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ اس پر پٹی باندھ لے۔

سوال 357: اگر انسان کا بدن یا لباس بواسیر کے خون سے یا منہ کے اندر اگر زخم ہو اور اس کے خون سے نجس ہو جائے تو اس خون کے ساتھ نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے خون کے ساتھ (ان شرائط کے ساتھ جو پہلے گذر چکی ہیں) نماز پڑھنا درست ہے۔

سوال358: اگر انسان کا بدن یا لباس دماغ کے خون سے جو ناک کے ذریعے باہر آتا ہے (جسکو نکسیر کہتے ہیں) سے نجس ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا خون زخم اور پھوڑے کے حکم میں نہیں آتا اگر خالص ہو (زخم وغیرہ کی وجہ سے نہ ہو) اور درھم سے زیادہ ہو تو درست نہیں ورنہ درست ہے۔

سوال359: اگر کسی کے بدن پر زخم ہے اور وہ اپنے بدن یا لباس پر خون دیکھتا ہے جو درھم کی مقدار یا اس سے زیادہ ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ یہ خون اس زخم کا ہے یا کوئی اور خون ہے تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اس صورت میں احتیاط واجب کی بناء پر اس خون کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

سوال360: اگر انسان کے بدن پر ایک سے زیادہ زخم یا پھوڑے ہوں تو اس کے خون کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ زخم یا پھوڑے ایک دوسرے سے اتنے قریب ہوں کہ ایک زخم شمار ہوتے ہوں تو جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتے ان کے خون سے نماز پڑھنے میں کوئی اشکال نہیں ہے (اگرچہ وہ خون درھم کی مقدار سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو) اگر وہ زخم ایک دوسرے سے دور ہوں تو جیسے ہی کوئی ایک زخم ٹھیک ہو گا تو اس کے خون سے بدن یا لباس کو پاک کرنا واجب ہے مگر وہ خون درھم کی مقدار سے کم ہو تو پھر اس خون کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے۔

نمازی کا چھوٹا لباس

سوال361: اگر نمازی کا وہ لباس جو تنہا اسکی شرم گاہ کو ڈھانپ نہ سکتا ہو جیسے جوراب اور ٹوپی وغیرہ نجس ہو جائے تو اس کے ساتھ نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسکی نماز درست ہے لیکن یہ چیزیں اگر نجس مردار یا نجس العین حیوان جیسے کتا، سور کے اجزاء سے بنی ہوں تو پھر احتیاط واجب کی بناء پر ان میں نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

سوال362: اگر انسان نجس انگوٹھی میں یا خاتون نجس زیورات میں نماز پڑھے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: انکی نماز درست ہے۔

نماز کی حالت میں نجس چیز کو اٹھانا

سوال363: اگر نمازی اپنے ساتھ کوئی نجس چیز (جیسے رومال، چاقو، یا ٹیلیفون وغیرہ) اٹھا کر نماز پڑھے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسکی نماز درست ہے۔

سوال364: اگر انسان نماز کی حالت میں ایسا نجس لباس اٹھائے ہوئے ہو جو تنہا اس کی شرمگاہ کو ڈھانپ سکتا ہو تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس نجس لباس کو پہنا ہوا نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال365: اگر انسان نماز کی حالت میں ایسی نجس چیز کو اٹھا لیتا ہے جو نجس مردار یا حرام گوشت جانور کے اجزاء سے بنی ہوئی ہو تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اگر ان چیزوں کے اجزاء انسان کے بدن یا لباس پر نہ لگے ہوئے ہوں تو اس کی نماز درست ہے۔

مجبوری اور اضطرار کی حالت میں

سوال366: اگر کوئی نجس لباس یا بدن میں نماز پڑھنے پر مضطر ہو یا مجبور ہو تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی نماز درست ہے۔

سوال367: اگر انسان نجس بدن یا لباس کو پاک کرنے یا تبدیل کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو یا ایسا کرنا اتنا تکلیف دہ ہو کہ اس کے لیے برداشت کرنا مشکل ہو تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: ایسے آدمی کے لیے بدن کو پاک کرنا یا لباس کو تبدیل کرنا واجب نہیں ہے وہ اگرچہ نماز کا وقت وسیع بھی ہو تو نماز پڑھ سکتا ہے۔

سوال368: مذکورہ بالا صورت میں اگر اس کے پاس وقت وسیع ہو اور اسے اطمینان ہو کہ آخر وقت میں وہ بدن کو پاک کرے گا یا لباس کو تبدیل کرے گا تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اس صورت میں اسے چاہیے کہ وہ اول وقت میں نماز نہ پڑھے بلکہ صبر کرے یہاں تک کہ آخر وقت میں بدن کو پاک کر کے یا لباس کو تبدیل کر کے نماز پڑھے۔

نمازی کے لباس کی شرائط

سوال 369: نمازی کے لباس کی کتنی شرائط ہیں؟

جواب: نمازی کے لباس کی سات شرائط ہیں پانچ شرطیں مرد اور خواتین میں مشترک ہیں اور دو شرطیں صرف مردوں کے لباس کے ساتھ خاص ہیں۔

مشترک شرائط:

(1)ایسا لباس ہو جو نماز میں بدن کی واجب مقدار کو ڈھانپ دے (2) لباس پاک ہو(3) احتیاط واجب کی بناء پر مباح ہو غصبی نہ ہو(4)مردار کے اجزاء سے بناء ہوانہ ہو(5)درندے کے اجزاء سے بناء ہوا نہ ہو اور احتیاط واجب کی بناء پر حرام گوشت جانور کے اجزاء سے بھی بناء ہوا نہ ہو۔

مختص شرائط:

(1)مرد کا لباس سونے سے بناء ہوا نہ ہو۔(2) مرد کا لباس خالص ریشم سے بھی بنا ہوا نہ ہو۔

نمازی کے لباس کی مشترکہ شرائط:

پہلی شرط:

لباس نمازی کے بدن کی واجب مقدار کو چھپائے۔

سوال 370: نماز میں مرد کے لیے کتنی مقدار میں چھپانا واجب ہے؟

جواب: مرد کو نماز کی حالت میں (چاہے اسے دیکھنے والا ہو یا نہ ہو) اپنی شرمگاہ (آگے اور پیچھے سے) کو چھپانا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ ناف سے گھٹنے تک چھپائے۔

سوال 371: خاتون کو نماز کی حالت میں اپنے بدن کی کتنی مقدار کو چھپانا واجب ہے؟

جواب: خاتون کے لیے نماز کی حالت میں اپنے تمام بدن کو چھپانا واجب ہے حتیٰ کہ سر کے بال، گردن، کلائی اور پنڈلی کو بھی چھپانا واجب ہے اگرچہ وہ ایسی جگہ پڑھ رہی ہو جہاں اسے دیکھنے والا کوئی بھی نہ ہو۔

سوال 372: خاتون کے لیے نماز کی حالت میں بدن کی کونسی چیزیں چھپانا واجب نہیں ہیں؟

جواب: خاتون کے لیے نماز کی حالت میں تین چیزوں کا چھپانا واجب نہیں ہے (1) چہرے کی وہ مقدار جسے عام طور پر مقنع نہیں چھپاتا کو ڈھاپنا واجب نہیں ہے۔(2) ہاتھوں کا کلائیوں سے لے (یعنی کلائیوں سمیت) کر انگلیوں کے سرے تک چھپانا واجب نہیں ہے۔(3) پاوں کا ٹخنوں تک ڈھاپنا ضروری نہیں ہے۔ اگرچہ یہ یقین حاصل کرنے کے لیے کہ خاتون کے بدن کی واجب مقدار کو چھپا لیا ہے چہرے کی اطراف کا کچھ حصہ اور کلائیوں اور ٹخنوں سے نیچے کا کچھ حصہ چھپانا ضروری ہے۔

سوال 373: نابالغ لڑکی کے لیے نماز کی حالت مین بدن کی کتنی مقدار چھپانا واجب ہے؟

جواب: نابالغ لڑکی کے لیے بھی نماز کی حالت میں بالغ لڑکی کی طرح تمام بدن کو چھپانا شرط ہے اگرچہ سر، بال اور گردن کا چھپانا ضروری نہیں ہے۔

سوال 374: خاتون کے لیے نماز کی حالت میں پاوں کے تلوے کا چھپانا واجب ہے؟

جواب: خاتون جس جگہ نماز پڑھ رہی ہو اگر وہاں کوئی نامحرم مرد موجود ہو اور وہ خاتون کے تلوے کو دیکھ رہا ہو تو پھر چھپانا واجب ہے اور اگر نامحرم موجود نہ ہو تو چھپانا واجب نہیں ہے۔

سوال 375: اگر خاتون نماز کی حالت میں نامحرم کے سامنے پاوں کے تلوے کو نہیں چھپاتی تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ گناہگار ہوگی لیکن اسکی نماز درست ہے۔

سوال 376: مرد اور خاتون کا نماز کی حالت میں بدن کو ڈھاپنا صرف واجب نماز کے ساتھ خاص ہے یا مستحب نماز میں بھی ڈھانپنا واجب ہے؟

جواب: جی: اس حکم میں مستحب اور واجب نماز میں کوئی فرق نہیں ہے اگرچہ نماز میت میں مرد کا اپنی شرمگاہ کو چھپانا احتیاط واجب کی بناء پر ہے۔

سوال 378: اگر انسان جان بوجھ کر نماز کی حالت میں اپنی شرمگاہ نہ ڈھانپے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کی نماز باطل ہے۔

سوال 379: اگر انسان بھول کر یا غفلت کی وجہ سے نماز میں اپنی شرمگاہ نہ ڈھانپے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کی نماز درست ہے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال 380: اگر کسی کو نماز کی حالت میں پتہ چلے کہ اس کی شرمگاہ ڈھانپی ہوئی نہیں ہے تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: ایسی صورت میں فوراً اپنی شرمگاہ کو ڈھانپ لے تو اس کی نماز درست ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر اسے چاہیے کہ جب تک شرمگاہ نہ ڈھانپ لے نماز کا کوئی جزنہ بجالائے اسی طرح اگر نماز کے دوران معلوم ہو جائے کہ سر کے بال نکلے ہوئے ہیں یا بچہ اچانک چادر کھینچ لے۔۔

دوسری شرط:

لباس کا پاک ہونا:

نماز کی حالت میں انسان کا لباس پاک ہونا چاہیے۔

سوال 381: اگر کوئی اختیار کی حالت میں نجس لباس میں نماز پڑھے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کی نماز باطل ہے اس کی مزید تفصیل گذر چکی ہے۔

تیسری شرط:

احتیاط واجب کی بناء پر نمازی کا لباس غصبی نہ ہو:

سوال 382: اگر نمازی کا لباس جس سے اپنی شرمگاہ کو ڈھانپتے ہوئے غصبی ہو تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب ا احتیاط واجب کی بناء پر اس صورت میں اس کی نماز باطل ہے۔

سوال 383: اگر کوئی جانتا ہو کہ غصبی لباس پہننا حرام ہے لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ اس لباس میں نماز باطل ہو جاتی ہے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر جان بوجھ کر غصبی لباس میں نماز پڑھے گا تو احتیاط واجب کی بناء اس کی نماز باطل ہے۔

سوال384: اگر کسی کو لباس کے غصبی ہونے کا علم نہ ہو یا بھول کر نماز پڑھ لے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کی نماز درست ہے البتہ اگر خود غصبی کیا تھا اور پھر بھول کر اسی لباس میں نماز پڑھ لی تو احتیاط واجب کی بناء پر اسکی نماز باطل ہے۔(غصبی پانی، سرف، استری سے لباس غصبی شمار نہیں ہوتا)

چوتھی شرط:

نمازی کا لباس مردار کے اجزاء سے بنا ہوا نہ ہو:

سوال385: اگر نمازی کا لباس خون جہندہ رکھنے والے مردار کے اجزاء سے بنا ہوا ہو تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کی نماز باطل ہے۔

سوال386: اگر نمازی کا وہ لباس جس سے شرمگاہ نہ ڈھانپی جا سکتی ہو اور وہ مردار کے اجزاء سے بنا ہوا ہو تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: احتیاط واجب کی بناء پر مردار کے اجزاء سے بنا ہوا نہ ہو۔

سوال387: اگر انسان نماز کی حالت میں کوئی ایسی چیز اٹھائے ہوئے ہو جو نجس مردار کے ان اجزاء سے بنی ہوئی ہو جس میں روح حلول کرتی ہو تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی نماز درست ہے البتہ اس نجس کی نجاست نمازی کے بدن یا لباس میں سرایت نہ کرے۔

سوال388: اگر نمازی لباس مصنوعی چمڑے سے بنا ہوا ہو جیسے پلاسٹک کے لباس میں پڑھے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی نماز درست ہے۔

سوال389: اگر نمازی کو شک ہو کہ اس کا لباس مصنوعی چمڑے سے بنا ہوا ہے یا مردار کے اصلی چمڑے سے بنا ہوا ہے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کی نماز درست ہے۔

پانچویں شرط:

درندوں کے اجزاء سے بنا ہوا نہ ہو :

سوال 390: اگر نمازی کا لباس درندہ جانور کے اجزاء سے بنا ہوا ہو تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے ؟

جواب: ضروری ہے کہ نمازی کا لباس درندہ جانور کے اجزاء سے بنا ہوا نہ ہو اور اسی طرح احتیاط واجب کی بناء پر حرام گوشت جانور کے مثلاً خرگوش وغیرہ کے اجزاء سے بھی بنا نہ ہو اور جان بوجھ کر ایسے لباس میں نماز پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی سوائے اس لباس کے جو شرمگاہ کو نہیں چھپاتا۔

سوال 391: اگر نمازی کے لباس یا بدن پر حرام گوشت جانور کا پیشاب ، پاخانہ ،پسینہ اور دودھ لگا ہوا تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے ؟

جواب: نمازی کے لیے نماز کی حالت میں اس کے بدن اور لباس کو ان چیزوں سے صاف ہونا چاہیے۔

سوال 392: اگر درندہ اور نجس العین کے علاوہ حرام گوشت جانور جیسے بلی وغیرہ یہ کے منہ اور ناک کا پانی یا کوئی اور رطوبت نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس پر لگی ہو تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے ؟

جواب: اگر یہ چیزیں تر ہوں تو نماز باطل ہے اور اگر خشک ہو گئی ہوں اور ان کا عین جزو زائل ہو گیا ہے تو پھر نماز درست ہے۔

سوال 393: اگر کسی کو شک ہو کہ یہ لباس حرام گوشت جانور کے اجزاء سے بنا ہوا ہے یا حلال جانور کے اجزاء سے تو اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

جواب: ایسی صورت میں ایسے لباس میں نماز پڑھنا درست ہے۔

سوال 394: اگر کوئی نہ جاننے کی وجہ سے یا بھول کر حرام گوشت جانور کے اجزاء سے بنے ہوئے لباس میں نماز پڑھ لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کی نماز درست ہے۔

خاص شرائط:

ایسی دو شرطیں ہیں جو صرف مردوں کے ساتھ خاص ہیں۔

پہلی شرط:

اس کا لباس زردوزی سے بنا ہوا نہ ہو :

سوال 395: اگر مرد ایسے لباس میں نماز پڑھے جو زردوزی (سونا) سے بنا ہوا ہو تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی نماز باطل ہے۔

سوال 396: مرد کے لیے نماز کی حالت کے علاوہ ایسا لباس پہننے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرد کے لیے سونے کا لباس پہننا حرام ہے اور اسی طرح سونے کے بنے ہوئے زیورات کا پہننا اور سامنے والے دانت سونے کے لگوانا بھی حرام ہے

سوال 397: آیا خاتون نماز کی حالت میں زردوزی کے لباس استعمال کر سکتی ہے؟

جواب: جی: خاتون نماز کی حالت میں زردوزی کا لباس پہن سکتی ہے اور اسی طرح وہ نماز کے علاوہ بھی سونے کے زیورات اور سونے سے بنا ہوا لباس بھی استعمال کر سکتی ہے۔

سوال 398: اگر کوئی شخص نہ جاننے کی وجہ یا بھول کر سونے کے لباس یا انگوٹھی پہن کر نماز پڑھ لے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسکی نماز درست ہے۔

دوسری شرط:

اس کا لباس خالص ریشم سے بنا ہوا نہ ہو :

سوال 399: اگر کوئی شخص خالص ریشم کے بنے ہوئے لباس میں نماز پڑھ لے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کے لباس کی وہ مقدار جو شرمگاہ کو ڈھانپ لیتی ہو خالص ریشم کی بنی ہوئی ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔

سوال 400: اگر کسی شخص کا پورا لباس یا اس کی کچھ مقدار خالص ریشم کی ہو تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسکی نماز باطل ہے اور مرد کے لیے نماز کی حالت کے علاوہ بھی ایسا لباس زیب تن کرنا حرام ہے۔

سوال 401: اگر شک ہو کہ لباس ریشم سے بنا ہوا ہے یا کسی اور چیز سے تو اس لباس میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اس لباس میں نماز پڑھنا درست ہے۔

سوال402: اگر کوئی شخص ریشم سے بنا ہوا رومال یا کوئی اور چیز نماز کی حالت میں اٹھائے ہوئے ہو تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اسکی نماز درست ہے۔

سوال403: اگر کوئی مجبوری کی حالت میں سونے اور ریشم کے بنے ہوئے لباس میں نماز پڑھ لے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اس کی نماز درست ہے۔

وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مستحب ہیں۔

(1) مرد کے لیے تحت الحنک کے ساتھ عمامہ پہننا مستحب ہے۔(2) مرد کے لیے عباء اور خاتون کے لیے چادر پہننا مستحب ہے ۔(3) سفید لباس پہننا (4) صاف ستھرا لباس پہننا (5) خوشبو کا استعمال کرنا(6) عقیق کی انگوٹھی پہننا(7) خاتون کے لیے اپنے پاوں کے تلوے کو ڈھاپنا اور نابالغ بچی کے لیے اپنے سر کو ڈھاپنا مستحب ہے۔

وہ چیزیں جو نمازی کے لباس میں مکروہ ہیں۔

(1) لباس کا میلہ ہونا(2) لباس کا تنگ ہونا(3) شراب پینے والے کا لباس پہن کر نماز پڑھنا(4) ایسے شخص کا لباس پہننا جو نجاست کی پرواہ نہ کرتا ہو (5) ایسا لباس جس پر چہرے کی تصویر بنی ہوئی ہو (6) ایسی انگوٹھی پہننا جس پر چہرے کی تصویر بنی ہوئی ہو(7) ایسا لباس جس کے بٹن کھلے ہوئے ہوں۔

نماز پڑھنے کی جگہ

نماز پڑھنے والے کی جگہ کی سات شرائط ہیں

(1) احتیاط واجب کی بناء پر جگہ غصبی نہ ہو (2) مستقر ہو اس میں حرکت نہ ہو (3) جس جگہ نماز پڑھ رہا ہو وہاں نماز کے پورے پڑھنے کا احتمال ہو (4) ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں نماز کے تمام واجبات ادا کرنے پر قادر ہو (5) نماز پڑھنے کی جگہ اگر نجس ہو تو وہ نجاست اس کے لباس اور بدن تک سرایت نہ کرے

(6) احتیاط واجب کی بناء پر خاتون مرد سے آگے یا اس کے مساوی کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھے (7) نماز کی جگہ ہموار ہو۔

پہلی شرط:

احتیاط واجب کی بناء پر نماز کی جگہ غصبی نہ ہو بلکہ مباح ہو:

سوال 404: اگر نمازی غصبی جگہ پر نماز پڑھے لیکن جائے نماز یا تخت اس کا اپنا ہو تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسکی نماز بناء بر احتیاط واجب باطل ہے۔

سوال 405: اگر انسان اپنی ملکیت میں نماز پڑھ رہا ہو لیکن جائے نماز اور تخت وغیرہ غصبی ہو تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں بھی احتیاط واجب کی بناء پر اس کی نماز باطل ہے۔

سوال 406: غصبی خیمے اور غصبی چھت کے نیچے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز کی جگہ مباح ہو اور صرف چھت یا خیمہ غصبی ہو تو اس کی نماز درست ہے۔

سوال 407: اگر کوئی مسجد میں کسی نمازی کی جگہ پر زبردستی نماز پڑھ لے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسکی نماز درست ہے اگرچہ زبردستی کرنے والے نے گناہ کیا ہے۔

سوال 408: اگر ایک آدمی ایسی جگہ نماز پڑھتا ہے جسکے غصبی ہونے کا علم نہیں ہے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کی نماز درست ہے۔

سوال 409: اگر کوئی جگہ کو غصبی کرے اور پھر بھول جائے کہ یہ غصبی ہے اور نماز پڑھ لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کی نماز بناء بر احتیاط واجب باطل ہے۔

سوال 410: اگر انسان مجبوراً غصبی سواری پر (سواری کی زین وغیرہ غصبی ہو) نماز پڑھ لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: احتیاط واجب کی بناء پر اسکی نماز باطل ہے۔

سوال 411: انسان کا غصبی سواری پر مستحب نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: غصبی جگہ یا غصبی سواری پر مستحب نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

دوسری شرط:

ایسی جگہ نماز پڑھے جس میں حرکت نہ ہو:

سوال 412: اگر انسان ایسی جگہ پر نماز پڑھے جس پر شدت حرکت کی وجہ سے سیدھا کھڑا ہونا ممکن نہ ہو یا اختیاری حالت میں رکوع اور سجود ادا کرنے میں مانع ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اس کی نماز باطل ہے۔

سوال 413: گاڑی، کشتی اور ریل گاڑی میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ چیزیں سکون کی حالت میں ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر حرکت میں ہوں اور اس قدر تیز حرکت کریں کہ نمازی کے بدن میں ٹھہراو نہ رہے تو پھر درست نہیں ہے۔

تیسری شرط:

جس جگہ نماز پڑھ رہا ہو وہاں نماز کو مکمل کرنے کا احتمال ہو:

سوال 414: اگر انسان رجاء کی نیت سے ایسی جگہ نماز پڑھ رہا ہو جہاں اسے اطمینان ہو کہ بارش یا لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے نماز پوری نہیں کرسکے گا تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اگر اتفاق سے وہاں نماز پوری پڑھ لے تو اس کی نماز درست ہے۔

سوال 415: اگر کوئی شخص ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں ٹھہرنا حرام ہو مثلاً کسی مخدوش چھت کے نیچے جو عنقریب گرنے والی ہو تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسکی نماز درست ہے اگرچہ وہ گناہگار ہوگا۔

چوتھی شرط:

ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں تمام واجبات ادا کرنے کی قدرت ہو:

سوال 416: اگر انسان ایسی چھت کے نیچے نماز پڑھے جس کے نیچے ہونے کی وجہ سے سیدھا کھڑا نہ ہوسکے یا اتنی تنگ جگہ پر نماز پڑھے جہاں رکوع اور سجدے کی گنجائش نہ ہو تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ ایسی جگہ پر نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

سوال 417: اگر انسان مجبوری کی حالت میں ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں سیدھا کھڑا ہونا ممکن نہ ہو تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں ضروری ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر رکوع اور سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو اشارے سے رکوع اور سجدہ ادا کرے۔

پانچویں شرط:

نماز پڑھنے کی جگہ اگر نجس ہو تو وہ نجاست اس کے لباس اور بدن تک سرایت نہ کرے

سوال 418: اگر نماز پڑھنے کی جگہ نجس ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہاں تین صورتیں ہیں۔

(۱) اگر نجس جگہ اتنی مرطوب ہو کہ رطوبت نماز پڑھنے والے کے بدن یا لباس تک پہنچنے لگے تو جسم یا لباس کے نجس ہونے کی وجہ سے نماز باطل ہو گی۔

(۲) اگر نجس جگہ خشک ہو اور سجدہ میں پیشانی رکھنے کی جگہ پاک ہو تو نماز صحیح ہے۔

(۳) اگر پیشانی رکھنے کی جگہ بھی نجس ہو تو چاہے خشک جگہ ہو یا مرطوب ہر دو صورت میں نماز باطل ہے ہاں احتیاط مستحب ہے کہ نماز کی جگہ بالکل نجس نہ ہو۔

چھٹی شرط:

احتیاط واجب کی بناء پر خاتون مرد سے آگے یا اس کے مساوی کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھے:

سوال 419: کیا مرد اور خاتون ایک ہی صف میں اکھٹے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے کہ عورت مرد سے کم از کم اتنا پیچھے کھڑی ہو کہ حالت سجدہ میں خاتون کی سجدہ کی جگہ مرد کے دو زانوں کے برابر ہو یا اس سے پیچھے پیچھے ہو

سوال 420: اگر خاتون مرد کے برابر یا آگے نماز پڑھ رہی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خاتون کی نماز کے وقت مرد حالت نماز میں نہ ہو تو خاتون کی نماز صحیح ہے لیکن اگر دونوں نماز میں ہوں چاہے ایک کی پہلی اور دوسرے کی آخری رکعت ہی کیوں نہ ہو احتیاط واجب کی بنا پر چند صورتوں کے علاوہ دونوں کی نماز باطل ہے۔

سوال 421: وہ کونسی صورتیں ہیں جہاں خاتون مرد کے برابر یا آگے نماز پڑھ رہی ہو اور دونوں کی نماز صحیح ہو۔

جواب: وہ کل پانچ صورتیں ہیں۔

(۱) جب دونوں کے درمیان ساڑھے چار میٹر کا فاصلہ ہو۔

(۲) جب دونوں کے درمیان کوئی چیز حائل ہو چاہے دیکھنے سے مانع ہو یا نہ ہو۔

(۳) جب دونوں کی نماز کی جگہ اس طرح علیحدہ ہو کہ آگے پیچھے یا برابر ہونا صدق نہ کرتا ہو مثلاً ایک ایسی اونچی جگہ پر اور دوسرا نیچی جگہ میں ہو۔

(۴) جب مجبوری ہو۔

(۵) جب مکہ مکرمہ میں رش ہو اور نماز اکھٹی پڑھنی پڑ جائے۔

سوال 422: اگر ایک خاتون اپنے بیٹے یا مرد اپنی بیٹی کے ساتھ اکھٹے نماز پڑھ رہے ہو تو بھی نماز پر بطلان والا حکم آئے گا؟

جواب: احتیاط واجب کی بنا پر نماز باطل ہو گی چاہے پڑھنے والے محرم ہوں نا محرم البتہ اگر دونوں میں سے ایک نابالغ ہو تو دونوں کی نماز صحیح ہو گی۔

ساتویں شرط:

نماز پڑھنے والے کی پیشانی رکھنے کی جگہ دوزانو اور پاوں کی انگلیاں رکھنے کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے اونچی اور نیچی ہو اس مسئلے کی مزید تفصیل سجدے کے احکام میں آئے گی

سوال 423: ایسی جگہ جہاں گانا بجایا جاتا ہو وہاں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی جگہ جہاں گانا یا حرام موسیقی بجائی جاتی ہو وہاں نماز باطل نہیں ہے البتہ گانا سننا یا موسیقی سننا حرام ہے۔

سوال 424: وہ کونسے مقامات ہیں جہاں نماز پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: اسلام کی مقدس شریعت میں بہت تاکید کی گئی ہے کہ نماز مسجد میں ادا کی جائے مساجد میں سب سے بہتر مسجد الحرام ہے اور اس کے بعد مسجد النبوی اور اس کے بعد مسجد کوفہ اور پھر بیت المقدس کا درجہ ہے ان مساجد کے بعد شہر کی جامع مسجد پھر محلے کی مسجد اور اس کے بعد بازار کی مسجد کا نمبر آتا ہے۔

سوال 425: کیا خواتین کے لیے بھی مسجد میں نماز پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: جی ہاں: مردوں کی طرح خواتین کے لیے بھی مسجد میں نماز ادا کرنا مستحب ہے البتہ خواتین کے لیے بہتر یہ ہے کہ ایسی جگہ اختیار کریں کہ جہاں نامحرم کی نظروں سے محفوظ رہیں چاہے گھر ہو، مسجد ہو یا کوئی اور جگہ۔

سوال 426: کیا آئمہ اہل بیت علیہم السلام کے حرموں میں نماز پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: آئمہ اہل بیت علیہم السلام کے حرموں میں نماز پڑھنا مستحب ہے بلکہ کہا گیا ہے کہ مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور روایت میں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے حرم اطہر میں نماز پڑھنا دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

سوال 427: جو شخص مسجد میں نماز نہیں پڑھتا اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص مسجد کے پڑوس میں رہتا ہو اور بغیر کسی عذر کے وہ نماز مسجد میں نہ پڑھے تو اس کی نماز مکروہ ہے۔ اور جو شخص مسجد میں نہ آتا ہو مستحب ہے کہ انسان اس کے ساتھ مل کر کھانا نہ کھائے، اپنے کاموں میں اس سے مشورہ نہ لے، اس کے پڑوس میں نہ رہے اور نہ اس سے رشتہ لے اور نہ رشتہ دے۔

سوال 428: وہ کونسے مقامات ہیں جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: چند مقامات پر نماز پڑھنا مکروہ ہے جن میں سے کچھ یہ ہیں۔

(۱)حمام (۲)شور زدہ زمین(۳)کسی انسان کے مقابل(۴)اس دروازے کے سامنے جو کھلا ہوا ہو(۵)سڑک اور گلی کوچے میں بشرطیہ کہ گزرنے والوں کے لیے زحمت کا باعث نہ ہو اور اگر باعث زحمت ہو تو ان کے ارستے میں روکاوٹ ڈالنا حرام ہے(٦) آگ اور چراغ کے مقابل(۷)باورچی خانے میں اور ہر اس جگہ جہاں آتش دان ہو(۸)ایسے گڑھے کے سامنے جس میں پیشاب کیا جاتا ہو(۹)جاندار فوٹو یا مجسمے کے سامنے مگر یہ کہ اسے ڈھانپ دیا جائے(۱۰)ایسے کمرے میں جس میں مجنب شخص موجود ہو(۱۱)جس جگہ فوٹو ہو خواہ وہ نماز پڑھنے والے کے سامنے نہ ہو (۱۲)قبر کے مقابل(۱۳)قبر کے اوپر(۱۴)دو قبروں کے درمیان۔

مسجد کے احکام

سوال429:اگر مسجد نجس ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: مسجد کی زمین، دیوروں کی اندرونی جانب، اور چھت کی اندرونی اور بیرونی جانب کو نجس کرنا حرام ہے اور جس شخص کو نجاست کا پتہ چلے وہ نجس مقام کو فوراپاک کرے۔

سوال430: مسجد کی دیوار کو بیرونی جانب سے نجس کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بیرونی جانب سے نجس کرنا بے حرمتی کا سبب بن رہا ہو تو نجس کرنا حرام ہے اور اتنی مقدار نجاست کا زائل کرنا واجب ہے کہ جس سے بے حرمتی ختم ہو جائے بلکہ اگر بیرونی جانب کو نجس کرنے سے بے حرمتی نہ بھی ہو تب بھی احتیاط مستحب ہے کہ بیرونی جانب کو نجس نہ کیا جائے۔

سوال 431 : اگر کوئی شخص مسجد کو پاک کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص نا خود قادر ہو اور ناہی کوئی مددگار دستیاب ہو تو مسجد کا پاک کرنا اس پر واجب نہیں ہے البتہ اگر کسی دوسرے کو اطلاع دینے سے یہ کام ہو سکتا ہو اور نجاست کا باقی رہنا بے حرمتی کا سبب ہو تو اطلاع دینا ضروری ہے۔

سوال 432: اگر مسجد غصب ہو جائے اور اس جگہ گھر وغیرہ بنا یا جائے تو اب وہ جگہ نجس ہو جائے تو پاک کرنا ہو گا؟

جواب: اگر مسجد کے آثار اس طرح ختم ہو جائیں کہ اس جگہ اب مسجد نہ کہا جارہا ہو تو نجاست کی صورت میں پاک کرناواجب نہیں ہے اور اسی طرح نجس کرنا بھی حرام نہیں ہے

سوال 433: اگر مسجد کی چٹائی یا کارپٹ نجس ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اسے پاک کرناضروری ہے اور اگر نجس حصے کو کاٹنا بہتر ہو تو ضروری ہے کہ اسے کاٹ دیا جائے البتہ ایک قابل توجہ مقدار کا کاٹنا یا اس طرح پاک کرنا کہ اس میں نقص آجائے تو اشکال سے خالی نہیں ہے سوائے اس صورت کے طہارت کا ترک کرنا بے حرمتی کا سبب ہو تو اس صورت میں مہم ترین نقصان کا انتخاب کرے۔

سوال 434: مسجد میں نجاست داخل کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مسجد میں نجاست لے جانے سے مسجد کی بے حرمتی لازم آرہی ہو تو نجاست کا داخل کرنا حرام ہے چاہے اس نجاست کے داخل ہونے سے مسجد نجس نہ ہورہی ہو۔

سوال 435: کیا مسجد میں تصویریں لگانا جائز ہیں؟

جواب: احتیاط مستحب ہے کہ مسجد کو انسانوں یا دوسری جاندار چیزوں کی تصویروں سے نہ سجایا جائے۔

سوال 436: کیا مسجد کی اشیاء مثلا دروازے کھڑکیاں بیچنا جائز ہے؟

جواب: مسجد کے دروازوں، کھڑکیوں اور دوسری اشیاء کا بیچنا حرام ہے اور اگر مسجد ٹوٹ پھوٹ رہی ہو تب بھی ضروری ہے کہ ان اشیاء کو اسی میں استعمال کیا جائے اگر اسی مسجد کے کام نہ آرہی ہوں تو کسی دوسری میں استعمال کیا جائے ورنہ ان کو بیچ کر حاصل ہونے والا پیسہ اسی مسجد پر لگایا جائے اور اگر اسی پر لگانا ممکن نہ ہو تو کسی دوسری مسجد پر لگایا جائے۔

سوال 437: چند آداب مسجد ذکر کریں؟

جواب: (۱) مسجد کو صاف ستھرا رکھنا اور اس میں چراغ جلانا مستحب ہے (۲) خوشبو لگانا (۳) پاکیزہ اور قیمتی لباس پہن کر جانا (۴) داخل ہوتے وقت دایاں پاوں اور نکلتے وقت بایاں پاوں آگے بڑھائے

(۵)سب سے پہلے مسجد میں جانا اور سب سے آخر میں مسجد سے نکلنا (٦)بغیر مجبوری مسجد میں سونے، دنیاوی باتیں، دنیاوی کام اور بے فائدہ اشعار پڑھنے سے اجتناب کیا جائے(۷)مسجد میں تھوکنا، ناک کی آلائش پھینکنا اور بلغم تھوکنا مکروہ ہے(۸) گمشدہ کو تلاش کرنا، آواز کا بلند کرنا، اور دیوانے یا بچے کو مسجد میں داخل کرنا بھی مکروہ ہے۔

اذان و اقامت

پنجگانہ نمازیں چاہے وہ ادا کی شکل میں ہوں یا قضا کی شکل میں سب کے لیے اذان و اقامت مستحب ہے اور کوئی فرق نہیں ہے کہ پڑھنے والا مسافر ہو یا حاضر، بیمار ہو یا صحت مند، نماز باجماعت ہو یا فرادیٰ اور نمازی مرد ہو یا خاتون۔

سوال 438: کیا پنجگانہ نمازوں کے علاوہ کسی دوسری نماز کے لیے اذان و اقامت مستحب ہے؟

جواب: یومیہ نمازوں کے علاوہ کسی دوسری نماز کے لیے اذان و اقامت جائز نہیں ہے۔

سوال 439: جب فریضہ نمازیں پانچ ہیں تو اذانیں تین کیوں دی جاتی ہیں؟

جواب: ہر نماز سے پہلے اذان و اقامت مستحب ہے لیکن جب دو نمازوں کو اکھٹا پڑھا جائے اور پہلی نماز کے لیے اذان کہی گئی ہو تو دوسری سے اذان ساقط ہو جاتی ہے۔

سوال 440: اذان و اقامت کی فصول بیان کریں؟

جواب: اذان کی فصول اٹھارہ ہیں۔

الله اکبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چار دفعہ

اشهد ان لا اله الا الله۔۔۔۔۔۔۔۔۔دو دفعہ

اشهد ان محمدا رسول الله۔۔۔۔۔۔۔۔دو دفعہ

حی علی الصلوة۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دو دفعہ

حی علی الافلاح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دو دفعہ

حی علی خیر العمل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دو دفعہ

اللہ اکبر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دو دفعہ

لا الہ الا اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دو دفعہ

جبکہ اقامت سترہ جملوں پر مشتمل ہے یعنی اذان کی ابتدا سے دو مرتبہ "اللہ اکبر "اور آخر سے ایک مرتبہ" لا الہ الا اللہ "کم ہو جاتا ہے اور" حی علی خیر العمل "کے بعد دو دفعہ "قد قامت الصلوۃ" کا اضافہ ضروری ہے۔اور"اشھد ان علیا ولی اللہ "اذان و اقامت کا جزو نہیں ہے لیکن اگر "اشھد ان محمدا رسول اللہ "کے بعد قربت کی نیت سے کہا جائے تو اچھا ہے۔

سوال 441: اذان واقامت کی شرائط بیان کریں؟

جواب:(۱)اذن واقامت قربۃ الی اللہ انجام دیے جائیں(۲)اذان واقامت کہنے والا عاقل ہو لہذا پاگل کی اذان و اقامت کافی نہیں ہے(۳)اذان واقامت کہنے والا مومن ہو اذان میں بالغ ہونا شرط نہیں ہے لیکن اقامت کہنے ولا احتیاط لازم کی بناپر بالغ ہونا چاہیے(۴)مردوں کے لیے اذان واقامت کہنے والا مرد ہو اور خاتوں کی اذان واقامت خواتین کے لیے توکافی ہے لیکن مردوں کے لیے احتیاط لازم کی بناپر کافی نہیں ہے(۵)اذان واقامت کے جملوں میں وہ ترتیب شرط ہے جس ترتیب سے بیان ہوئے ہیں اقامت کواذان کے بعد انجام دیاجائے(۶)اذان واقامت کے جملوں کوپے درپے انجام دیا جائے اذان کے بعد اقامت کہنے میں اتنی تاخیر نہ کرے کہ عرف اسے بہت زیادہ فاصلہ شمار کرے(۷)اذان واقامت غلطیوں سے پاک صحیح عربی میں ہو(۸)اذان واقامت کو نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد انجام دیاجائے (۹۔۱۰)اقامت باوضو ہو کر قیام کی حالت میں انجام دی جائے اور یہ باتیں اذان میں ضروری نہیں ہیں۔

سوال 442: کیااذان کو سُر اور سوز کے ساتھ انجام دیا جاسکتا ہے؟

جواب:اذان کو سر کے ساتھ انجام دینا جائز ہے بلکہ مستحب ہے کہ اذان کو ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت کو جلدی انجام دیا جائے لیکن اذان میں ایسی سر لگانا جو لہو ولعب کی محافل والی سروں کے مشابہ ہو تو وہ غنا ہے اور حرام ہے۔

سوال 443: کیا اذان و اقامت کہتے وقت قبلہ رخ ہونا ضروری ہے؟

جواب: مستحب ہے کہ اذان کہتے وقت انسان قبلہ رخ ہو اور وضو یا غسل کی حالت میں ہو اور ہاتھوں کی انگلیوں کو کانوں پر رکھ کر بلند آواز میں اذان کہے اذان کے جملوں کے درمیان قدرے فاصلہ دے اور اس فاصلے میں کوئی اور کلام نہ کرے۔

سوال 444: اذان و اقامت کے درمیان کتنا فاصلہ مضر شمار ہوتا ہے؟

جواب: اگر اذان اور اقامت کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جائے کہ کہی گئی اذان کو اس اقامت کی اذان شمار نہ کیا جا رہا ہو تو اتنا فاصلہ مضر ہے لہذا اذان دوبارہ کہنی پڑے گی اسی طرح اگر اذان و اقامت کے بعد نماز شروع نہ کی جائے اور اتنا فاصلہ آ جائے کہ اذان و اقامت کو اس نماز کی اذان و اقامت نہ کہا جائے تو اذان و اقامت دوبارہ کہنی ہو گی۔

واجبات نماز

نماز میں گیارہ امور واجب ہیں۔

(۱)نیت (۲) تکبیرۃ الاحرام (۳) قیام (۴) قرات (۵) ذکر (۶) رکوع (۷) سجود (۸) تشہد (۹) سلام (۱۰) ترتیب (۱۱) موالات

نیت

سوال 445: نیت کی وضاحت کریں؟

جواب: نماز سے اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے کے ارادہ کو نیت کہتے ہیں اور جب یہ خاص ارادہ (ارادہ قربیہ) موجود ہو تو دل میں یا زبان پر الفاظ جاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ نیت میں اخلاص ضروری ہے تا کہ نیت ریاکاری وغیرہ سے پاک ہو اور ضروری ہے کہ یہ بھی معلوم ہو کہ کونسی نماز پڑھ رہا ہوں مثلا ظہر پڑھ رہا ہوں یا عصر پڑھ رہا ہوں اور اسی طرح جب قضا نماز پڑھ رہا ہو تو قضا کا قصد بھی ضروری ہے۔

سوال446: کیانیت میں مندرجہ بالا امور (قرب خدا، اخلاص وغیرہ) کے علاوہ بھی کوئی چیز ضروری ہے؟
جواب: مندرجہ بالا امور کے علاوہ کوئی اور چیز ضروری نہیں ہے البتہ اس بات کا خیال رہے کہ ساری نماز میں یہی نیت باقی رہے کہ نماز مکمل ہونے تک اس نیت کو ترک نہ کرے۔
سوال447: اگر کوئی قرب خدا اور ریاکاری دونوں کے ارادہ سے نماز پڑھے تو نماز کا کیا حکم ہے؟
جواب: نماز باطل ہو گی کیونکہ نماز صرف اللہ کے لیے پڑھنی ہے۔

تکبیرۃ الاحرام

نماز میں داخل ہونے کے لیے جو تکبیر (اللہ اکبر) نماز کے شروع میں کہی جاتی ہے اسے تکبیرۃ الاحرام کہتے ہیں اسے جان بوجھ کر یا بھول کر نہ کہا جائے تو نماز باطل ہو گی اور اگر جان بوجھ کر اسے دوسری دفعہ کہا جائے تو بھی نماز باطل ہو جائے گی۔
سوال448: تکبیرۃ الاحرام کے وقت کن امور کی رعایت ضروری ہے؟
جواب: اگر ممکن ہو تو مندرجہ ذیل امور کی تکبیر کے وقت رعایت ضروری ہے (۱) قیام اگر یہ قیام عمداً یا سہواً چھوٹ جائے تو نماز باطل ہو گی (۲) استقرار کہ تکبیر سیدھا ٹھہر کر کہے نا کہ چلتے ہوئے یا کسی ایک طرف جھکے ہوئے (۳) سکون یعنی تکبیر ہلتی ہوئی حالت میں نہ کہے اور اگر یہ استقرار اور سکون اگر عمداً ترک کر دے تو نماز باطل ہو گی لیکن اگر سہواً رہ جائے تو نماز باطل نہیں ہو گی (۴) استقلال یعنی تکبیر کے وقت احتیاط واجب کی بنا پر کسی چیز کا سہارا نہ لیے ہوئے ہو۔
سوال449: اگر کوئی تکبیر کہنے کے بعد شک کرے کہ یہ تکبیرۃ الاحرام کہی ہے یا رکوع سے پہلے والی تکبیر ہے تو اب اس کا کیا وظیفہ ہے؟
جواب: اگر رکوع کی طرف جھکنے سے پہلے یہ شک ہوا ہے تو جو تکبیر کہی ہے اسے تکبیرۃ الاحرام قرار دے اور قرات میں مشغول ہو جائے۔
سوال450: اگر تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد شک ہو کہ صحیح کہی ہے یا غلط تو کیا حکم ہے؟
جواب: اپنے شک کی پراوہ نہ کرے اور صحیح ہونے پر بنا رکھے۔

سوال 451: اگر کسی کو شک ہو کہ تکبیر کہی ہے یا نہیں کہی تو کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اگر قرات میں مشغول ہونے کے بعد مذکورہ شک دل میں آئے تو شک کی پراوہ نہ کرے لیکن اگر ابھی کچھ نہ پڑھا ہو اور یہ شک ہو تو ضروری ہے کہ تکبیر کہے۔

قیام

نماز کے اندر چار موراد میں قیام واجب ہے دو میں رکن اور دو میں غیر رکن ہے۔

(۱) تکبیرۃ الاحرام کے وقت قیام رکن ہے جیسا کہ پیچھے ذکر ہو چکا ہے (۲) قرات کے وقت قیام واجب ہے لیکن رکن نہیں ہے لہذا اگر بھول کر یہ قیام ترک کر دے تو نماز باطل نہیں ہو گی (۳) رکوع کے بعد قیام واجب ہے لیکن رکن نہیں ہے لہذا اگر کوئی بھول کر ترک کر دے تو نماز باطل نہیں ہو گی (۴) قیام متصل بارکوع یہ واجب ہونے کے ساتھ ساتھ رکن بھی ہے اگر عمداً یا سھواً یہ قیام ترک ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔

سوال 452: قیام متصل بارکوع کی وضاحت کریں؟

جواب: قیام متصل بارکوع یہ ہے کہ نمازی رکوع میں جانے سے پہلے قیام میں ہو اور قیام سے رکوع میں جائے اگر کوئی قرات کے وقت قیام میں تھا اور رکوع میں جانے کی بجائے بھول کر سجدے میں چلا جائے اور سجدہ میں سر رکھنے سے پہلے رکوع یاد آ جائے تو یہاں دو صورتیں ہیں۔(۱) نمازی اسی جھکی ہوئی حالت میں سے رکوع میں آ جائے تو چونکہ یہ نمازی جھکی ہوئی حالت سے رکوع میں آیا ہے نا کہ قیام سے لہذا اس کی نماز باطل ہے (۲) نمازی جھکی ہوئی حالت سے واپس قیام کی طرف آئے اور پھر قیام سے رکوع میں جائے تو اسکی نماز صحیح ہے کیونکہ قیام متصل بارکوع کو انجام دیا ہے۔لہذا جو بھی قیام سے رکوع میں جائے اس نے قیام متصل بارکوع حاصل کر لیا ہے۔

سوال 453: قیام میں کن امور کی رعایت ضروری ہے؟

جواب: قیام میں مندرجہ ذیل امور ضروری ہیں۔(۱) سیدھا کھڑا ہو اور جھکے ہوئے یا کسی ایک طرف مائل نہ ہو (۲) پیروں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ دے کہ عرف اس حالت کو قیام ہی نہ کہے بلکہ اگر عرف

قیام کہہ بھی رہا ہو تو تب بھی احتیاط لازم کی بنا پر بہت زیادہ فاصلہ نہ دے (۳) قیام میں استقرار ہو کہ آگے پیچھے یا دائیں بائیں چل نہ رہا ہو (۴) احتیاط واجب کی بنا پر دونوں پیروں پر کھڑا ہو اور کسی ایک پیر، انگلیوں اور ایڑیوں پر کھڑے ہونے سے اجتناب کرے (۵) اگر ممکن ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر کسی چیز کا سہارا لیے ہوئے نہ ہو۔

سوال 454: اگر کوئی مجبوری کی وجہ سے مندرجہ ذیل امور اانجام نہ دے سکے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: مندرجہ بالا امور مجبوری کی صورت میں معاف ہیں بلکہ اگر کوئی کسی چیز کا سہارا لے کر بھی قیام نہیں کر سکتا تو قیام ہی معاف ہے اور بیٹھ کر پڑھے گا اور اگر بیٹھ کر پڑھنے سے عاجز ہے تو دائیں جانب لیٹ کر سر کے ساتھ اشارہ کر کے نماز پڑھے گا اور اگر دائیں جانب لیٹ کر پڑھنے سے عاجز ہے تو بائیں جانب لیٹ کر پڑھے گا اور احتیاط واجب ہے کہ بائیں جانب کو دائیں جانب پر بغیر مجبوری مقدم نہ کرے اور اگر دونوں جانب لیٹ کر نہ پڑھ سکے تو پشت کے بل اس طرح لیٹ کر پڑھے کہ اس کے تلوے قبلہ رخ ہوں دائیں بائیں یا پشت کے بل لیٹ کر پڑھنے والا سر کے ساتھ اشارہ نہ کر سکے تو آنکھوں کے ساتھ اشارہ کرے گا۔

سوال 455: اگر کوئی قیام کر سکتا ہو لیکن رکوع یا سجود نہ کر سکتا ہو تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: ایسا شخص قیام کرے گا اور رکوع یا سجود کے لیے اشارہ کرے گا یا اگر سجدہ کے لیے کرسی پر بیٹھ کر آگے کسی میز پر سجدہ کر سکتا ہو تو پھر اس طرح بھی کر سکتا ہے۔

سوال 456: اگر کوئی شخص قیام تو کر سکتا ہے لیکن اسے خوف ہو کہ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو بیمار ہو جائے گا تو کیا یہ شخص بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں: یہ شخص بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر بیٹھنے سے بھی تکلیف کا ڈر ہو تو لیٹ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

سوال 457: قیام کے وقت کونسے امور مستحب ہیں؟

جواب: مستحب ہے کہ قیام کی حالت میں جسم سیدھا رکھے، کندھوں کو نیچے کی طرف ڈھیلا چھوڑ دے، ہاتھوں کو زانوں پر رکھے، انگلیوں کو باہم ملا کر رکھے، نگاہ سجدہ کی جگہ پر مرکوز رکھے، بدن کا بوجھ دونوں پیروں پر یکساں ڈالے، خشوع و خضوع کے ساتھ کھڑا ہو، پاوں آگے پیچھے نہ رکھے، اور اگر مرد

ہو تو پیروں کے درمیان تین کھلی ہوئی انگلیوں سے لیکر ایک بالشت تک کا فاصلہ رکھے اور اگر عورت ہو تو دونوں پاوں ملا کر رکھے۔

قرات

ہر نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کی قرات ضروری ہے اور اگر نماز فریضہ ہو تو پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد ایک مکمل سورۃ پڑھنا احتیاط لازم کی بنا پر ضروری ہے جبکہ نافلہ میں سورۃ فاتحہ پر اکتفا کرسکتے ہیں البتہ اگر نافلہ ایسی ہے کہ جس میں شرعا کسی سورۃ کے پڑھنے کی تعیین کی گئی ہے تو پھر فاتحہ کے بعد وہی سورۃ پڑھنی ہو گی۔

سوال458: فریضہ نماز میں دوسری سورۃ کونسے حالات میں معاف ہو جاتی ہے؟

جواب: مرض میں، نماز کا وقت تنگ ہونے کی صورت میں بلکہ ہر مجبوری میں سورۃ معاف ہو جاتی ہے۔

سوال459: کیا ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد متعدد سورتیں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں: پڑھ سکتے ہیں لیکن فریضہ نماز میں ایک سے زیادہ سورتیں پڑھنا مکروہ ہے البتہ اگر سورۃ (فیل) پڑھی ہے تو اس کے بعد سورۃ (ایلاف) کا پڑھنا اور اسی طرح سورۃ (الضحیٰ) پڑھی ہے تو اس کے بعد (الم نشرح) کا پڑھنا احتیاط واجب کی بنا پر ضروری ہے۔

سوال460: کیا نماز کی قرات اور باقی واجبی اذکار میں عربی مخارج کا لحاظ رکھنا واجب ہے؟

جواب: جی ہاں: لفظ کی ادائیگی میں دو باتوں کا خیال رکھنا واجب ہے (۱) جس طرح لفظ لکھا ہوا ہے اسی طرح پڑھیں اور اس کی شکل نہ بگاڑیں (۲) لفظ کے حروف کو منہ کے اسی مخرج سے نکالیں جس مخرج سے لغت عرب میں نکالا جاتا ہے جیسا کہ حروف کے مخارج علمائ تجوید نے تجوید کی کتابوں میں ذکر کیے ہیں۔

سوال461: اگر کوئی مومن اپنی قرات کی کسی عالم دین سے اصلاح کرانے کے بعد ایک لمبا عرصہ بعض الفاظ کو غلط پڑھتا رہے لیکن اس کا اعتقاد یہ تھا کہ صحیح پڑھ رہا ہوں اب اس کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسکی نمازیں صحیح ہیں اور اب جب غلطی کا علم ہو گیا ہے تو غلطی کی اصلاح کرے۔

سوال 462: فرادیٰ نماز پڑھنے والے کے لیے جہر و اخفات کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرد اور عورت دونوں احتیاط واجب کی بنا پر نماز ظہرین کی پہلی دونوں رکعتوں کی قرات اخفات کے ساتھ کریں گے جبکہ نماز صبح، نماز جمعہ اور نماز مغربین کی پہلی دو رکعتوں کی قرات مرد احتیاط واجب کی بنا پر جہر کے ساتھ ادا کرے اور خاتون کو جہری نمازوں میں جہر اور اخفات کے درمیان اختیار حاصل ہے۔ البتہ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ہر ایک نے احتیاط واجب کی بنا پر الحمد یا تسبیحات اربعہ اخفات کے ساتھ پڑھنی ہے۔

سوال 463: اگر کوئی اخفاتی نماز کو جہر کے ساتھ یا جہری کو اخفات کے ساتھ پڑھے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس نے اس طرح جان بوجھ کر کیا ہے تو اسکی نماز باطل ہے اور اگر بھول کر یا جہالت کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے البتہ اگر قرات کے دوران یاد آ جائے تو وہیں سے اپنے وظیفے پر عمل کرے گا۔

سوال 464: جہر اور اخفات کا کیا معیار ہے؟

جواب: جہر اور اخفات کا فیصلہ عرف کے پاس ہے جسے عرف جہر کہے وہ جہر اور جسے اخفات کہے وہ اخفات ہو گی۔

سوال 465: اگر کسی انسان کے لیے سورۃ فاتحہ یا دوسری سورۃ یاد کرنا ممکن نہ ہو تو کیا وہ نماز میں قران مجید سے دیکھ کر پڑھ سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔

سوال 466: اگر کوئی نماز میں دوسری سورۃ پڑھ رہا ہو اور وہ درمیان میں بھول جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کو اختیار ہے کہ کوئی اور مکمل سورۃ پڑھ لے یا جتنی سورۃ پڑھ چکا ہے اسی پر اکتفا کر لے اور رکوع میں چلا جائے۔

سوال 467: نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کے قیام میں کیا پڑھنا ہے؟

جواب: نمازی کو اختیار ہے کہ وہ صرف سورۃ فاتحہ پڑھ لے یا **تسبیحات اربعہ** (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر) **ایک مرتبہ پڑھ لے اگرچہ تین مرتبہ پڑھنا احتیاط مستحب ہے اور افضل یہ ہے کہ تسبیحات اربعہ کے بعد استغفار بھی پڑھ لے۔**

سوال 468: اگر کوئی قرات بھول کر رکوع میں چلا جائے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ رکوع کی حد تک جھک چکا ہے تو پھر وہ واپس نہ اٹھے اسکی نماز صحیح ہے اور اگر رکوع کی حد تک پہنچنے سے پہلے یاد آجائے تو واپس پلٹے اور قرات کرے (رکوع کی حد یہ ہے کہ انسان اتنا جھک جائے کہ اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے گھٹنوں تک پہنچ جائیں)۔

رکوع

نماز آیات کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں ایک دفعہ رکوع واجب ہے اور رکن بھی ہے جان بوجھ کر یا بھول کر رکوع کی کمی ہو جائے تو اسکی نماز باطل ہے اور اسی طرح جان بوجھ کر اسکی زیادتی بھی نماز کو باطل کر دیتی ہے البتہ بھول کر رکوع کی زیادتی سے نافلہ نماز باطل نہیں ہوتی جبکہ فریضہ احتیاط واجب کی بنا پر باطل ہو جاتی ہے۔

سوال 469: رکوع کے واجبات ذکر کریں؟

جواب: رکوع کے واجبات پانچ ہیں۔(۱) رب العالمین کے حضور خضوع کے قصد سے اتنا جھکنا کہ ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے گھٹنوں تک پہنچ جائیں (۲) قیام متصل بارکوع یعنی قیام سے رکوع میں آ جانا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے (۳) ذکر کا پڑھنا جو ایک دفعہ (سبحان ربی العظیم و بحمدہ) یا تین بار (سبحان اللہ) پڑھنا واجب ہے اور ان دونوں اذکار کو جمع کرنا بھی جائز ہے(۴)واجب ذکر مکمل ہونے تک رکوع میں رہنا لہذا رکوع کی حد میں داخل ہونے سے پہلے ذکر شروع نہیں کر سکتا اور نا ہی ذکر مکمل ہونے سے پہلے سر اٹھا سکتا ہے البتہ بھول کر ایسا ہو جائے تو اسکی نماز باطل نہیں ہو گی اور اسی طرح

پورے رکوع میں احتیاط واجب کی بنا پر بدن کو سکون کی حالت میں رکھے چاہے مستحب ذکر میں ہی کیوں نہ مشغول ہو(۵)رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔

سوال470: رکوع میں کون کون سے امور مستحب ہیں؟

جواب: مندرجہ ذیل امور کو رکوع کے مستحبات میں شمار کیا گیا ہے (۱)رکوع سے پہلے تکبیر کہنا(۲) تکبیر کے وقت ہاتھوں کا بلند کرنا(۳)رکوع کی حالت میں دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھنا(۴) کمر اور گردن کو سیدھا رکھنا(۵) نظر کو پیروں کے درمیان رکھنا(۶)رکوع کی حالت میں بازووں کو باہر کی طرف نکالنا(۷)رکوع میں جاتے وقت ہاتھوں کو اپنی رانوں پر رکھے (۸)عورت کے لیے مستحب ہے کہ وہ دونوں ہاتھوں کو اپنی رانوں پر رکھے (۹)رکوع میں واجب ذکر کے بعد صلوۃ کا پڑھنا(۱۰)رکوع کے بعد(سمع اللہ لمن حمدہ) کہنا۔

سوال471: اگر کوئی کھڑے ہو کر رکوع نہ کر سکتا ہو تو اسکا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: کھڑے ہو کر نماز پڑھے اور اسی قیام کی حالت میں رکوع کے لیے اشارہ کرے۔

سوال472: بیٹھ کر نماز پڑھنے والا رکوع کے لیے کتنی مقدار میں جھکے گا؟

جواب: اگر اتنی مقدار میں جھکے کہ اس کا چہرہ گھٹنوں کے اوپر آجائے تو کافی ہے۔

سجود

نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے واجب ہیں اور دونوں مل کر ایک رکن ہیں ان دونوں کی عمداً یا سھواً کمی نماز کو باطل کر دیتی ہے اسی طرح احتیاط لازم کی بنا پر ان دونوں کی سھواً زیادتی سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

سوال473: اگر کوئی جان بوجھ کر سجدہ کی زیادتی کرے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی جان بوجھ کر دونوں سجدوں یا ایک سجدے کی جان بوجھ کر زیادتی کرے تو اس کی نماز باطل ہو گی اور اگر کوئی بھول کر ایک سجدہ کی زیادتی کر دے تو اسکی نماز باطل نہیں ہو گی۔

سوال 474: اگر ایک سجدہ کی کمی ہو جائے تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی جان بوجھ کر ایک سجدہ کی کمی کر دے تو اسکی نماز باطل ہے لیکن اگر بھول کر کمی ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہو گی ہاں بھول کر کمی کا مزید حکم سجدہ سھو کی بحث میں ذکر کیا جائے گا۔

سوال 475: سجدہ میں کون سے امور واجب ہیں؟

جواب: سجدہ میں بھی رکوع کی طرح مندرجہ ذیل امور واجب ہیں۔

سجدہ کی حالت میں ان سات اعضاء کا زمین پر رکھنا واجب ہے پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں پاوں کے انگوٹھے(۲) ذکر: اسی تفصیل کے ساتھ جو رکوع میں گزر چکی ہے لیکن یہاں (سبحان ربی العظیم) کی جگہ (سبحان ربی الاعلی و بحمدہ) پڑھنا ہے(۳) واجب ذکر مکمل ہونے تک سجدہ میں رہنا لہذا سجدہ میں مکمل داخل ہونے سے پہلے ذکر شروع نہیں کر سکتا اور نا ہی ذکر مکمل کرنے سے پہلے سر سجدہ سے اٹھا سکتا ہے البتہ بھول کر اگر ایسا ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہو گی اور اسی طرح پورے سجدہ میں بدن کو سکون کی حالت میں رکھے چاہے مستحب ذکر میں ہی کیوں نہ مشغول ہو(۴) دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا اور سکون سے بیٹھنا(۵) پیشانی کی جگہ گھٹنوں اور انگوٹھوں کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند یا پست نہیں ہونی چاہیے اور اسی طرح پیشانی کی جگہ احتیاط واجب کی بناء پر قیام میں ٹھہرنے کی جگہ سے چار ملی ہوئی انگلیوں سے زیادہ بلند یا پست نہ ہو

سوال 476: پیشانی کی کونسی جگہ اور کتنی مقدار سجدہ گاہ پر رکھنی چاہیے؟

جواب: پیشانی کا درمیانی حصہ (جو ناک کے سیدھا اوپر ہے) سجدہ گاہ پر رکھنا واجب ہے یہ وہ مستطیل ہے جو دونوں آبرووں کی ابتداء سے سر کے بال اگنے کے مقام تک دو فرضی خط کھینچنے سے بنتی ہے اور سجدہ گاہ پر پیشانی کی اتنی مقدار لگے کہ جس پر پیشانی ٹکنے کا نام صادق آ جائے کافی ہے چاہے وہ مقدار انگلی کے سرے کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

سوال 477: وہ کونسی اشیاء ہیں جس پر سجدہ ہو سکتا ہے اور کونسی اشیاء پر سجدہ نہیں کیا جا سکتا؟

جواب: زمین اور نباتات کے علاوہ دوسری اشیاء پر سجدہ صحیح نہیں ہے اور مزید وضاحت یہ ہے کہ (۱) ہر وہ چیز جسے زمین کہا جاسکتا ہو اس پر سجدہ صحیح ہے مثلا مٹی، ریت، پتھر کنکریٹ اور اسی طرح ریت او سیمنٹ سے بنے ہوئے فرش پر سجدہ ہو سکتا ہے البتہ احتیاط لازم کی بناء تارکول پر سجدہ نہیں ہو سکتا اور زمین سے نکلنے والی معدنیات (جیسے سونا، چاندی، نمک، تانبا، پیتل وغیرہ) جن کو زمین نہیں کہا جا سکتا ان پر سجدہ صحیح نہیں ہے۔ (۲) نباتات اور درختوں کی تمام اقسام پر سجدہ صحیح ہے مگر وہ نباتات جو کھانے یا پہننے میں استعمال ہوتی ہیں ان پر سجدہ صحیح نہیں ہے مثلا کپاس، پٹ سن وغیرہ

سوال 478: عقیق، فیروزہ، در نجف وغیرہ جیسے نگینے بھی تو پتھر ہی ہیں کیا ان پر سجدہ صحیح ہوگا؟

جواب: جی ہاں ان پر سجدہ ہو سکتا ہے۔

سوال 479: کیا کاغذ پر سجدہ ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں کاغذ پر سجدہ ہو سکتا ہے چاہے کاغذ کپاس یا پٹ سن سے بنا ہوا ہی کیوں نہ ہو البتہ کاغذ ریشم ، اون یا ان جیسی چیزوں سے بنا ہوا ہو تو اس پر سجدہ نہیں ہو سکتا۔

سوال 480 : اگر سجدہ گاہ پر میل جمی ہوئی ہو تو اس پر سجدہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سجدہ گاہ پر اتنی میل ہو کہ جو پیشانی اور سجدہ گاہ کے درمیان حائل بن جائے تو سجدہ صحیح نہیں ہوگا اور اس طرح نہ ہو مثلا سجدہ گاہ کا صرف رنگ تبدیل ہو گیا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 481: اگر نمازی کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو کہ جس پر سجدہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اگر تارکول پر سجدہ کرنا ممکن ہو تو اس پر سجدہ کرلے اور اگر تارکول بھی نہ ہو تو پھر کسی بھی پاک چیز پر سجدہ کر سکتا ہے حتی ہاتھ کی پشت پر البتہ احتیاط مستحب ہے کہ کپڑے کو دوسری چیزوں پر مقدم کرے۔

سوال 482: کیا تقیہ کے مورد میں قالین یا کپڑے پر سجدہ ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں تقیہ کی وجہ سے قالین وغیرہ پر سجدہ جائز ہے البتہ تقیہ والی جگہ میں اگر کوئی ایسی چیز موجود ہو جس پر سجدہ بھی جائز ہو (مثلا چٹائی) اور تقیہ بھی ہو جائے تو پھر اسی پر سجدہ کیا جائے گا۔

سوال 483: اگر نماز کے دوران سجدہ گاہ گم ہو جائے تو نمازی کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اگر کوئی اور ایسی چیز موجود نہ ہو جس پر سجدہ جائز ہے (مثلاً کاغذ یا ایسی انگوٹھی جس کا نگینہ پتھر کا ہو) تو قالین یا کپڑے وغیرہ پر سجدہ کرنا جائز ہے اور اگر نماز کے دوران تھوڑا آگے پیچھے یا دائیں یا بائیں چل کر سجدہ گاہ حاصل کرنا ممکن ہو اس طرح کہ قبلہ سے رخ نہ ہٹے اور نماز کی شکل بھی باقی رہے تو حاصل کر کے اسی پر سجدہ کرے اور چلتے وقت ذکر نہ پڑھے۔

سوال 484: اگر کوئی سجدہ بھول جائے اور بعد والی رکعت کی قرات میں یاد آئے تو اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی نمازی ایک یا دونوں سجدے بھول جائے اور اگلی رکعت کے رکوع میں پہنچنے سے پہلے یاد آ جائے تو واپس آئے اور سجود کو انجام دے کر پھر سے اگلی رکعت کی قرات کرے اور نماز کو مکمل کرے۔ اور اگر رکوع یا رکوع کے بعد یاد آئے کہ دونوں سجدے بھول گیا ہے تو احتیاط لازم کی بناء پر اسکی نماز باطل ہے اور اگر ایک سجدہ بھول گیا تھا تو نماز صحیح ہے ہاں نماز مکمل کرنے کے بعد اس بھولے ہوئے سجدے کی قضاء کرے (جس کی تفصیل بعد میں آئے گی)۔

سوال 485 : سجدہ کے مستحبات ذکر کریں؟

جواب: مندرجہ ذیل امور سجدہ کے مستحبات میں شمار کیے گئے ہیں۔ (۱) سجدہ میں جانے سے پہلے تکبیر کہے (۲) سجدہ میں جاتے وقت مرد گھٹنوں سے پہلے زمین پر ہاتھ لگائے جبکہ خاتون پہلے گھٹنے لگائے (۳) ساری پیشانی زمین پر رکھے (۴) ناک کو بھی زمین پر لگائے (۵) زمین پر دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر ایسے رکھے کہ انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ہاتھ قبلہ رخ ہوں (۶) سجدہ کے ذکر کو طاق عدد میں پڑھے مثلا تین بار یا پانچ بار وغیرہ (۷) مٹی پر سجدہ کرے (۸) پہلے سجدہ سے اٹھنے کے بعد، دوسرے سجدہ میں جانے سے پہلے اور پھر دوسرے سجدہ سے اٹھنے کے بعد تکبیر کہے (۹) دونوں سجدوں میں درود شریف پڑھے (۱۰) دوسرے سجدہ کے بعد قیام کے لیے اٹھتے وقت پہلے گھٹنے اٹھائے اور پھر ہاتھ

اٹھاے(۱۱)دونوں سجدوں کے درمیان (استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ) پڑھے (۱۲) سجدوں کو طول دے کر ذکر و تسبیح کثرت کے ساتھ پڑھے۔(13) نظر ناک پہ رکھے

سوال 486: قرآن مجید کے واجب سجدے کتنے ہیں ؟

جواب: قرآن مجید میں مندرجہ ذیل چار آیات ایسی ہیں جن میں سجدہ واجب ہے کہ جنہیں اگر انسان پڑھے یا سنے تو آیت ختم ہونے کے بعد فوراسجدہ کرنا ضروری ہے (۱) سورۃ سجدہ آیت ۱۵ (۲) سورۃ حم سجدہ آیت ۳۷ (۳) سورۃ النجم آیت ۶۲ (۴) سورۃ علق آیت ۱۹۔

سوال 487: اگر کوئی تلاوت کیطرف متوجہ ہوئے بغیر آیت سجدہ سن لے تو سجدہ واجب ہوگا؟

جواب: بغیر توجہ کے سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا اسی طرح موبائل وغیرہ میں موجود ریکارڈنگ سے سننے سے بھی واجب نہیں ہوتا البتہ اگر براہ راست تلاوت شروع ہو اور آیت سجدہ توجہ سے سن لی جائے تو سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

سوال 488: اس سجدہ میں کونسا ذکر پڑھنا ہوگا؟

جواب: جب انسان قرآن مجید کے واجب سجدے کے ارادہ سے پیشانی زمین پر رکھ دے تو خواہ وہ کوئی ذکر نہ بھی پڑھے تب بھی کافی ہے البتہ کوئی سا ذکر خدا پڑھنا مستحب ہے اور بہتر یہ ہے کہ یہ ذکر پڑھے" لا الہ الا اللہ حقا حقا لا الہ الا اللہ ایمانا و تصدیقا لا الہ الا اللہ عبودیۃ ورقا سجدت لک یا رب تعبدا و رقا لا متنکفا ولا مستکبرا بل انا اعبد ذلیل ضعیف خائف مستجیر"

سوال 489: کیا اس سجدہ کی وہی شرائط ہیں جو نماز کے سجدہ میں ضروری ہیں ؟

جواب: احتیاط واجب کی بناء پر یہ سجدہ ان چیزوں پر کیا جائے جن پر سجدہ صحیح ہوتا ہے اور مکان سجدہ بھی مباح ہو باقی شرائط کی پابندی ضروری نہیں ہے۔

سوال 490: کیا اس سجدہ میں تکبیرۃ الاحرام کہنا ہوگی؟

جواب: اس سجدہ میں نا تو تکبیرۃ الاحرام ہے اور نا ہی اس کے بعد تشہد اور سلام ہے البتہ سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد ایک دفعہ تکبیر کہنا مستحب ہے۔

تشہد

دو رکعتی نماز کی دوسری رکعت کے آخر میں تشہد واجب ہے جبکہ تین یا چار رکعتی نماز میں دو دفعہ تشہد واجب ہے ایک دوسری رکعت کے آخر میں اور دوسرا آخری رکعت کے آخر میں اور تشہد میں مندرجہ ذیل عبارت پڑھنا کافی ہے ''اشھد ان لا الہ اللہ وحدہ لا شریک اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ اللھم صلی علی محمد و آل محمد''۔

سوال 491: کیا تشہد بھی رکوع اور سجود کی طرح واجب ہے؟

جواب: تشہد واجب ہے لیکن رکن نہیں ہے لہذا اگر کوئی جان بوجھ کر چھوڑ دے تو اسکی نماز باطل ہو گی جبکہ بھول کر چھوٹ جائے تو نماز باطل نہیں ہو گی۔

سوال 492: اگر کسی کو تشہد بھول جائے اور تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے یاد آجائے تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: تیسری رکعت کے رکوع سے پہلے جہاں بھی یاد آجائے فورا بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر پھر تیسری رکعت کو ابتداء سے شروع کرے اور بے جا قیام کے لیے سجدہ سھو بھی ادا کرے۔

سوال 493: اگر کسی کو رکوع یا رکوع کے بعد یاد آئے کہ تشہد نہیں پڑھا تو وہ کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں اسکی نماز درست ہو گی البتہ نماز مکمل کرنے کے بعد احتیاط مستحب کی بناء پر اس تشہد کی قضاء انجام دے اور پھر بنابر فتویٰ دو سجدہ سہو بجالائے۔

سوال 494: بھولے ہوئے سجدہ اور بھولے ہوئے تشہد کی قضاء کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: ان کا طریقہ یہ ہے کہ قضاء کی نیت سے سجدہ یا تشہد بجالائے ان سے پہلے تکبیرۃ الاحرام نہیں ہے اور بعد میں سلام بھی نہیں ہے۔

سوال 495: تشہد کے واجبات ذکر کریں؟

جواب:تشہد میں مندرجہ ذیل امور واجب ہیں۔(۱)تشہد بیٹھ کر پڑھے(۲)تشہد کی حالت میں بدن سکون کی حالت میں ہو(۳)تشہد کو صحیح عربی مخارج کے ساتھ ادا کرے(۴) تشہد کے فقروں میں اتنا فاصلہ نہ دے کہ موالات ختم ہو جائے۔

سوال 496: تشہد کے چند مستحبات ذکر کریں؟

جواب:(۱) تشہد تورّک کی حالت میں بیٹھے یعنی اپنی دائیں طرف والی ران زمین پر رکھے اور دائیں پاوں کی پشت بائیں پاوں کے تلوے پر رکھے(۲) شھادتین شروع کرنے سے پہلے "الحمد للہ" کہے (۳) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر کے اپنی رانوں پر رکھے(۴) نظر گود میں رکھے (۵)تشہد کے بعد قیام کے لیے اٹھتے وقت" بحول للہ و قوتہ و اقوم واقعد" پڑھے

سلام

ہر نماز کے آخر میں تشہد کے بعد سلام واجب ہے اور یہ نماز کا آخری جزء ہے۔

سوال 497: سلام کے کتنے صیغے ہیں؟

جواب: سلام کے دو صیغے ہیں۔(۱) "السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین"(۲) السلام علیکم" احتیاط مستحب کی بناء پر "و رحمۃ اللہ وبرکاتہ "کا اضافہ بھی کرے البتہ اگر کوئی پہلا صیغہ پڑھے تو احتیاط واجب کی بناء پر سامیں دوسرا صیغہ بھی پڑھے۔لیکن اگر صرف دوسرا صیغہ پڑھے تو نماز مکمل ہو جائے گی اور پہلا صیغہ پڑھنا ضروری نہیں ہے ۔" السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ" کا پڑھنا مستحب ہے لیکن اس کے ذریعے نماز سے خارج نہیں ہو سکتا۔

سوال 498: سلام میں کونسے امور واجب ہیں؟

جواب: (۱) سلام کو عربی مخارج کے ساتھ ادا کیا جائے(۲)تشہد کی طرح سلام بھی بیٹھ کر انجام دیا جائے(۳)سلام کے وقت بدن سکون کی حالت میں ہو۔

ترتیب

نماز کے واجبات میں نواں واجب ترتیب ہے یعنی جس ترتیب سے نماز کے اجزاء ذکر ہوئے ہیں اسی ترتیب سے بجالایا جائے۔

سوال 499: اگر کوئی جان بوجھ کر ترتیب کی مخالفت کرے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسکی نماز باطل ہے۔

سوال 500: اگر کوئی بھول کر ترتیب کی مخالفت کرے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: بھول کر ترتیب کی مخالفت کی چار صورتیں ہیں۔(۱) اگر کوئی کسی رکن کو دوسرے رکن پر مقدم کرے مثلاً ایک ہی رکعت کے دو سجدوں کو اسی رکعت کے رکوع پر مقدم کرے تو ایسی صورت میں اسکی نماز باطل ہے اور احتیاط لازم کی بناء پر اب اس غلطی کا تدارک نہیں ہو سکتا۔

(۲) اگر رکن کو غیر رکن پر مقدم کرے مثلاً قرات سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو نماز باطل نہیں ہے اب آگے سجود کی طرف جائے اور قرات کی طرف واپس نہ آئے۔

(۳) اگر غیر رکن کو رکن پر مقدم کرے مثلاً دونوں سجدوں سے پہلے تشہد پڑھ ڈالے تو اس کی نماز باطل نہیں ہے لہذا دو سجدے انجام دے اور اس کے بعد پھر تشہد پڑھے تاکہ ترتیب حاصل ہو جائے۔

(۴) غیر رکن کو کسی غیر رکن پر مقدم کرے مثلاً پہلی رکعت کے سجدوں کے بعد بھول کر قیام کی جگہ تشہد میں بیٹھ جائے تو اسکی نماز باطل نہیں ہے اب دوسری رکعت کا قیام انجام دے اور اسکے بعد ترتیب سے نماز مکمل کرے۔

موالات

نماز کے تمام اجزاء کو موالات سے یعنی پے در پے انجام دے اور اجزاء کے درمیان اتنا فاصلہ نہ ہو کہ ان اجزاء کے مجموعہ کو نماز ہی نہ کہا جاسکے لہذا اگر اجزاء کے درمیان اتنا فاصلہ آجائے تو اسکی نماز باطل ہو گی چاہے یہ فاصلہ جان بوجھ کر آئے یا بھول کر آئے۔

سوال501: اگر کوئی رکوع یا سجود کو طول دے تو کیا موالات ختم ہو جائیں گے؟

جواب: خود اجزاء مثلا رکوع یا سجود کو طول دینے سے موالات ختم نہیں ہوتے اسی طرح لمبی سورتیں پڑھنا موالات کے لیے مضر نہیں ہیں۔

قنوت اور تعقیبات

نماز شفع کے علاوہ ہر نماز کی دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے قنوت مستحب ہے البتہ جمعہ میں دو قنوت مستحب ہیں ایک پہلی رکعت کے رکوع سے پہلے اور دوسرا دوسری رکعت کے رکوع کے بعد بجالایا جاتا ہے اسی طرح نماز عیدین اور نماز آیات میں بھی متعدد قنوت ہیں جن کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

سوال502: قنوت میں کونسی دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب: قنوت کے ثواب کا حصول کسی مخصوص دعا کے ساتھ مشروط نہیں ہے صرف ایک دفعہ "سبحان اللہ" کہنے سے بھی مستحب ادا ہو جاتا ہے ہاں بہتر یہ ہے کہ وہ دعائیں پڑھی جائیں جو معصومین علیہم السلام سے منقول ہیں۔

سوال503: قنوت کے مستحبات ذکر کریں؟

جواب: قنوت کے چند مستحبات مندرجہ ذیل ہیں۔ قنوت سے پہلے تکبیر کہی جائے اور تکبیر کے وقت ہاتھوں کو بلند کیا جائے پھر ہاتھ نیچے رکھنے کے بعد قنوت کے لیے چہرے کے سامنے تک بلند کیے جائیں اور بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ ہاتھوں کو اس طرح کھولے کہ ان کا باطن آسمان کی طرف اور پشت زمین کی طرف ہو، انگوٹھوں کے علاوہ باقی تمام انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور نمازی کی نظر ہاتھوں پر ہو اسی طرح پیش نماز، مقتدی اور منفرد سب کے لیے مستحب ہے کہ قنوت جہر کے ساتھ پڑھیں البتہ ماموم آواز کو اتنا بلند نہ کرے کہ امام سن لے کیونکہ امام کو اپنی آواز سنانا مکروہ ہے۔

سوال504: اگر کوئی قنوت بھول جائے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر رکوع کی حد میں داخل ہونے سے پہلے یاد آجائے تو واپس آئے اور قنوت کو انجام دے اور رکوع میں یاد آئے تو رکوع کے بعد انجام دے۔

سوال 505: تعقیبات سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز ختم کرنے کے بعد ذکر یا دعا میں مشغول ہونا تعقیبات کہلاتا ہے ان تعقیبات میں سے چند یہ ہیں (۱) واجب سلام کے بعد تین دفعہ "اللہ اکبر" کہنا اور تکبیر کے وقت ہاتھوں کو بلند کرنا (۲) تمام تعقیبات سے افضل تعقیب تسبیح جناب سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہے جو کہ یہ ہے "۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ" (۳) سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرنا (۴) آیۃ الکرسی کی تلاوت کرنا (۵) سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۸ کی تلاوت کرنا۔

مبطلات نماز

وہ کام جو نماز کو باطل کر دیتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔(۱) حدث کا صادر ہونا۔ حدث اصغر ہو یا حدث اکبر نماز میں جہاں واقع ہو نماز باطل ہو گی البتہ اگر آخری سجدہ کے بعد سھواً یا اضطراراً سرزد ہو جائے تو نماز کا بطلان احتیاط واجب کی بناء پر ہے اور اگر سلام بھول جائے اور اسکے یاد آنے سے پہلے حدث سرزد ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہو گی۔

(۲) قبلہ سے رخ پھیرنا۔ اگر کوئی شخص بغیر کسی مجبوری اور بغیر عذر کے سمت قبلہ سے اتنا منحرف ہو جائے کہ اسے سمت قبلہ کی اتنی مقدار حاصل نہ ہو رہی ہو جتنی ضروری ہے تو اسکی نماز باطل ہو گی اور اسی طرح اگر سارے جسم کو جہت قبلہ سے منحرف نہ کرے لیکن گردن کو دائیں یا بائیں طرف اتنا موڑ دے کہ پیچھے والی جگہ کی کچھ مقدار نظر آنے لگے تو نماز باطل ہو گی۔

سوال 506: اگر کوئی بھول کر قبلہ سے رخ پھیر لے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بھول کر یا کسی اور عذر کی وجہ سے قبلہ سے منحرف ہو کر نماز پڑھ لے تو اگر اس کا انحراف بالکل دائیں یا بائیں سمت تک نہ ہو تو اسکی نماز صحیح ہے اور دوبارہ نہیں پڑھنی البتہ اگر اس شخص کو نماز کے دوران قبلہ رخ یاد آ جائے یا عذر دور ہو جائے تو فوراً دوران نماز جہت قبلہ کی طرف اپنا رخ موڑنا واجب ہے۔

سوال507: اگر کوئی بھول کر دائیں یا بائیں سمت یا اس سے بھی زیادہ پیچھے کی طرف منحرف ہو کر نماز پڑھے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بھول کر اس طرح نماز پڑھنے والے کو نماز کے دوران یاد آجائے تو نماز دوبارہ پڑھے چاہے نماز قضاء ہونے سے صرف ایک رکعت جتنا وقت باقی ہو اور اگر اتنا وقت بھی نہ ہو تو پہلی والی نماز صحیح شمار ہو گی اور قضاء واجب نہیں ہے۔

سوال508: نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہ ہے۔

(۳) دوران نماز ایسا کام کرنا جسے علماء نے نماز کی صورت مٹا دینے والا شمار کیا ہے مثلاً رقص کرنا، چھلانگ لگانا وغیرہ البتہ ہاتھ کو حرکت دینا، اشارہ کرنا، زمین سے کسی چیز کو اٹھانا نماز کو باطل نہیں کرتا۔

سوال509: اگر کوئی ایسا کام بھول کر دے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز کی صورت مٹانے والا کام اگر بھول کر بھی سرزد ہو جائے تو بھی اسکی نماز باطل ہو گی۔

(۴) کلام کرنا: جان بوجھ کر ایسا لفظ بولنا جس سے کوئی سا معنی سمجھا جائے چاہے وہ لفظ ایک حرف پر مشتمل ہی کیوں نہ ہو نماز کو باطل کر دیتا ہے اور اگر لفظ ایسا ہو جس سے بالکل کوئی معنی نہ سمجھا جائے تو وہ بھی نماز کو احتیاط واجب کی بناء پر باطل کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ لفظ دو حروف پر مشتمل ہو۔

سوال510: اگر کوئی بھول کر نماز میں کلام کر دے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: سھواً کلام اگر ایسی نہ ہو کہ جو نماز کی صورت کو مٹا دے تو نماز کو باطل نہیں کرتی البتہ نماز کے بعد دو سجدے سھو احتیاط لازم کی بناء پر ضروری ہوں گے۔

سوال511: اگر کوئی نمازی پر سلام کرے تو کیا نمازی پر جواب دینا واجب ہو گا؟

جواب: جواب دینا واجب ہے لیکن انہی الفاظ میں جواب دے گا جن الفاظ میں اس پر سلام کیا گیا تھا مثلا " السلام علیکم " کے جواب میں "السلام علیکم " ہی کہے اور احتیاط لازم کی بناء علیکم السلام کہہ کر جواب نہ دے۔

سوال 512: اگر کوئی بچہ نمازی پر سلام کر دے تو جواب دینا واجب ہو گا؟

جواب: اگر کوئی ممیز بچہ نمازی پر سلام کر دے تو جواب دینا واجب ہو گا۔

سوال 513: اگر کوئی سلام کے علاوہ الفاظ استعمال کرے مثلاً صبح بخیر کہے تو کیا اسے بھی نمازی جواب دے سکتا ہے؟

جواب: ایسے الفاظ کا جواب دینا واجب نہیں ہے۔

سوال 514: کیا نمازی پر سلام کرنا مناسب عمل ہے؟

جواب: نمازی پر سلام کرنا حرام نہیں ہے لیکن شریعت مقدس میں اسے مکروہ شمار کیا گیا ہے

سوال 515: اگر متعدد لوگ موجود ہوں اور سلام کرنے والا کسی ایک پر سلام کرے اور نمازی کو معلوم نہ ہو سکے کہ اس پر سلام کیا گیا ہے یا کسی اور پر تو کیا نمازی سلام کا جواب دے سکتا ہے؟

جواب: مندرجہ بالا صورت میں نمازی کے لیے جواب دینا جائز نہیں ہے۔

(۵) قہقہ لگانا۔ نماز کی حالت میں جان بوجھ کر یعنی بغیر کسی سھو کے قہقہ لگانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے البتہ تبسم کو قہقہ نہیں کہا جاتا اور وہ جائز ہے۔

سوال 516: اگر کوئی کام انسان کے اختیار میں نہ رہے اور بغیر اختیار قہقہ نکل جائے تو کیا نماز باطل ہو گی؟

جواب: قہقہ بغیر اختیار کے ہو لیکن اسکے اسباب اختیاری ہوں تو نماز باطل ہو گی بلکہ اگر اسباب غیر اختیاری ہوں تب بھی احتیاط لازم کی بناء پر نماز باطل ہو گی۔

سوال 517: کیا بھول کر قہقہ لگانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے؟

جواب: بھول کر قہقہ لگانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

(۶) دنیاوی امور یا کسی میت کے لیے نماز میں جان بوجھ کر رونے سے احتیاط لازم کی بناء پر نماز باطل ہو جاتی ہے چاہے آواز کے ساتھ رویا جائے یا بغیر آواز کے البتہ خوف خدا یا دعا مانگتے وقت روئے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 518: نماز میں بھول کر رونے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بھول کر دنیاوی امر کی وجہ سے رونے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

(۷) کھانا پینا۔ چاہے تھوڑی مقدار میں ہی کیوں ہو نہ اگر نماز کی صورت مٹا دے تو نماز کو باطل کر دیتا ہے بلکہ اگر نماز کی صورت نہ بھی مٹائے تب بھی احتیاط واجب کی بناء پر نماز باطل ہو جائے گی البتہ منہ میں موجود مٹھاس یا ریخوں میں موجود کھانے کے ذرات نگلنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

سوال 519: کیا بھول کر کھانے پینے سے نماز باطل ہو جائے گی؟

جواب: اگر بھول کر کھانے پینے کی وجہ سے نماز کی شکل مٹ جائے تو نماز باطل ہو جائے گی ورنہ نماز باطل نہیں ہو گی۔

(۸) نماز کی حالت میں ہاتھوں کا باندھنا: دوسرے مسلمانوں کی طرح خضوع اور عاجزی کے قصد سے ہاتھ باندھنا نماز کو احتیاط لازم کی بناء پر باطل کر دیتا ہے۔

سوال 520: بھول کر یا تقیہ کی وجہ سے ہاتھ باندھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بھول کر اور اسی طرح تقیہ کی وجہ سے ہاتھ باندھنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

(۹) سورۃ فاتحہ کے بعد ماموم کا لفظ آمین کہنا اسکی نماز کو باطل کر دیتا ہے بلکہ احتیاط لازم کی بناء پر غیر ماموم کی نماز بھی اس لفظ کے کہنے سے باطل ہو جاتی ہے۔

سوال 521: اگر بھول کر یا تقیہ کی وجہ سے "آمین" کہے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: بھول کر یا تقیہ کی صورت میں "آمین" کہنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

سوال 522: نماز مکمل ہو جانے کے بعد اگر کسی کو شک ہو کہ نماز صحیح پڑھی ہے یا نہیں تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسکی نماز صحیح شمار ہو گی لہذا اپنے شک کی پرواہ نہ کرے۔

سوال 523: وہ کونسے امور ہیں جو نماز میں مکروہ شمار کیے گئے ہیں؟

جواب: مندرجہ ذیل کام نماز میں مکروہ ہیں۔ (۱) نماز میں تھوڑی مقدار چہرے کے ساتھ یا آنکھوں کے ساتھ ملتفت ہونا (۲) ہاتھوں کو فضول حرکت دینا (۳) داڑھی سے کھیلنا (۴) چٹخارے نکالنا (۵) انگڑائی لینا (۶) جمائی لینا (۷) پیشاب یا پاخانہ روک کر نماز میں مشغول ہونا (۸) سستی اور اونگھ کی حالت میں

نماز پڑھنا(۹) دونوں پیروں کو ملا کر کھڑے ہونا اور فاصلہ نہ دینا(۱۰) نماز کی حالت میں دنیاوی امور کے بارے میں سوچنا۔

سوال 524: اگر کوئی رکوع بھول کر سجدہ میں داخل ہو جائے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی رکوع بھول جائے یہاں تک کہ دوسرے سجدہ میں داخل ہو جائے تو احتیاط لازم کی بناء پر اسکی نماز باطل ہے لیکن اگر ابھی دوسرے سجدہ میں سر نہ رکھا ہو اور رکوع یاد آجائے واپس آئے سیدھا کھڑا ہونے کے بعد رکوع میں جائے اور نماز مکمل کرے۔

سوال 525: اگر کوئی سجود بھول کر اگلی رکعت کے رکوع میں پہنچ جائے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر دونوں سجدے بھول کر رکوع میں پہنچ جائے تو احتیاط لازم کی بناء پر اسکی نماز باطل ہے لیکن اگر صرف ایک سجدہ بھول کر رکوع میں پہنچ جائے تو اسکی نماز صحیح ہے البتہ بھولے ہوئے سجدہ کی قضاء کرنا ہو گی۔

سوال 526: اگر رکوع یا سجود کے واجبات میں سے کوئی بھول جائے اور رکوع یا سجود سے اٹھے تو اب ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ شخص اب دوبارہ رکوع یا سجود میں نہ جائے اسکی نماز باطل نہیں ہے لہذا نماز کو مکمل کرے۔

سوال 527: اگر کسی کو نماز کا سلام بھول جائے تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اگر سلام ایسے وقت یاد آئے کہ ابھی تک نماز باطل کرنے والا فعل انجام نہ دیا ہو تو سلام کو انجام دے اور کوئی ایسا فعل انجام دے چکا ہے تو اسکی نماز صحیح ہے البتہ مستحب یہ ہے کہ دوبارہ نماز پڑھ لے۔

سوال 528: اگر کوئی بھول کر یا تقیہ کی وجہ سے "آمین" کہے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو کوئی بھی بھول کر یا تقیہ کی وجہ سے "آمین" کہے اسکی نماز باطل نہیں ہو گی۔

نماز میں خلل کا حکم

سوال 529: اگر کوئی آدمی جان بوجھ کر نماز کی کوئی جز یا شرط چھوڑ دے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اسکی نماز باطل ہے اگرچہ وہ ایک حرف یا قرأت کی ایک حرکت ہی کیوں نہ

ہو۔ اور اسی طرح کوئی جز زیادہ کر دے چاہے وہ قول ہو یا فعل ہو تو اسکی نماز باطل ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ چیز رکن میں سے ہو یا غیر رکن میں سے ہو۔

سوال 530: اگر کوئی بھول کر کسی جز کی زیادتی کر دے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر پوری رکعت کا اضافہ کرے یا رکوع یا دونوں سجدوں کا اضافہ کرے تو نماز باطل ہے ورنہ باطل نہیں ہے۔

سوال 531: اگر کوئی بھول کر کسی جز کو کم کر دے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر جز کے محل سے تجاوز کرنے سے پہلے یاد آجائے تو اسکو بجالائے گا اور اگر اس جز کے محل سے تجاوز کرنے کے بعد یاد آیا تو اگر وہ جز رکن ہے تو نماز باطل ہے اور اگر رکن نہیں ہے تو نماز درست ہے۔

سوال 532: اگر کوئی سورہ حمد اور دوسرا سورہ بھول جائے تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر رکوع میں جانے سے پہلے یاد آجائے تو قرأت پڑھے گا اور اگر رکوع میں جانے کے بعد یاد آئے تو اسکی نماز درست ہے۔

سوال 533: اگر کوئی رکوع کرنا بھول جائے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دوسرے سجدے میں جانے سے پہلے یاد آئے تو رکوع کرے گا اور نماز مکمل کرے گا لیکن احتیاط مستحب ہے کہ دوبارہ بھی پڑھے اور اگر دوسرے سجدے میں جانے کے بعد یاد آئے تو پھر احتیاط واجب کی بنا پر نماز دوبارہ پڑھے گا۔

سوال 534: اگر کوئی سلام پڑھنا بھول جائے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اگر نماز کے منافی فعل انجام دینے سے پہلے یاد آجائے تو سلام پڑھے گا اور نماز درست ہے اور اگر نماز کے منافی فعل انجام دینے کے بعد یاد آئے تو پھر اس کی نماز درست ہے۔

سوال 535: اگر کوئی ایک رکعت بھول جائے تو پھر اسکا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اگر اسے سلام پڑھنے سے پہلے یاد آجائے یا سلام کے بعد لیکن نماز کے منافی فعل انجام دینے سے پہلے یاد آجائے تو پھر وہ رکعت مکمل کرے گا اور سلام کی زیادتی کیلئے دو سجدہ سہو ادا کرے گا۔ اور اگر نماز کی منافی کوئی فعل انجام دینے کے بعد یاد آجائے تو اسکی نماز باطل ہے۔

سوال 536 : اگر کوئی جہر اور اخفات کو بھول جائے تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب : جہر اور اخفات کے بھولنے کی صورت میں اسکی نماز درست ہے چاہے قرأت کے اثناء میں یاد آئے یا بعد میں۔

نماز میں شک

سوال 537 : جس کو شک ہو کہ نماز پڑھی ہے یا نہیں تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب : جس نماز کے بارے میں شک ہو اگر اسکا وقت باقی ہے تو نماز پڑھے گا اور وقت گزر گیا ہے تو شک کی پرواہ نہ کرے۔

اگر کسی کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد نماز کی کسی جزء یا شرط میں شک ہو تو اسکا کیا وظیفہ ہے؟

جواب ایسے شک کی پرواہ نہیں کرے گا اسکی نماز درست ہے مثلاً اگر نماز پڑھنے کے بعد شک ہو کہ رکوع کیا تھا یا نہیں یا خود سلام میں ہی شک ہو کہ پڑھا تھا یا نہیں تو ایسے شک کی پرواہ نہ کرے۔

سوال 538 : کثیر الشک کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب : کثیر الشک اپنے شک کی پرواہ نہ کرے چاہے وہ رکعات کے عدد میں شک کر رہا ہو یا افعال میں ہو یا شرائط میں ہو تو اسے اپنے شک کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔

سوال 539 : کثیر الشک کی تعریف کریں۔

کثیر الشک ایسا آدمی ہے جو بہت زیادہ شک کرے اس معنی میں کہ وہ اپنے جیسے لوگوں کی نسبت زیادہ شک کرے۔ مثلاً اسے ہر تین نمازوں میں سے ایک نماز میں شک ہو تو وہ کثیر الشک کہلائے گا۔

سوال 540 : اگر نماز جماعت میں امام جماعت کو رکعات کی تعداد میں شک ہو تو اسکا کیا وظیفہ ہے؟

جواب : نماز جماعت کی حالت میں امام اپنے شک کے بارے میں مقتدی پر بھروسہ کر سکتا ہے اور اسی طرح مقتدی اپنے شک میں امام پر بھروسہ کر سکتا ہے۔

سوال 541 : مستحب نماز کی رکعات میں شک کی صورت میں کیا وظیفہ ہے؟

جواب : مستحب نمازوں میں رکعات کی تعداد کے بارے میں اگر شک ہو تو اقل پر بنا رکھ سکتے ہیں اور اکثر پر بھی بنا رکھ سکتے ہیں لیکن اگر اکثر پر بنا رکھنا نماز کو باطل کر دے تو پھر اقل پر بنا رکھیں گے مثلا

اگر صبح کے نوافل میں شک ہو کہ دوسری پڑھ رہاہے یا تیسری تو دوسری پر بنا رکھے گا۔

سوال 542 : نماز میں افعال کے بارے میں شک ہو تو اسکا کیا وظیفہ ہے؟

جواب :اگر اس فعل کا محل گزر چکا ہے تو اس کی پرواہ نہ کرے مثلًا اگر سورہ حمد پڑھ رہا ہے اور تکبیرۃ الاحرام میں شک ہوا ہے یا دوسری سورہ میں ہے اور الحمد کے بارے شک ہوا ہو رکوع میں ہے اور قرأت کے بارے شک ہوا۔ سجدے میں جا رہا ہے اور رکوع کے بارے شک ہوا ہے سلام پڑھ رہا ہے اور تشہد کے بارے میں شک ہوا ہے تو ایسے شک کی پرواہ نہ کرکے اس کی نماز درست ہے اور اگر اس فعل کے محل سے تجاوز کرنے سے پہلے شک ہو تو پھر اسکو ادا کرنا واجب ہے جیسے دوسری سورہ شروع کرنے سے پہلے الحمد کے بارے میں شک ہو تو پھر الحمد پڑھنی واجب ہے۔

سوال 543 :اگر نماز کی پہلی دو رکعت کے بارے شک ہو تو اس کا کیا حکم ہے مثلا شک ہو کہ پہلی رکعت ہے یا دوسری۔

جواب :اس صورت میں اسکی نماز باطل ہے چاہے دو رکعتی نماز ہو جیسے صبح کی یا تین رکعتی ہو یا چار رکعتی نماز ہو جیسے مغرب اور عشاء یا ظہر اور عصر کی ہو۔

سوال 544 :اگر دوسری اور تیسری رکعت میں شک ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب :اگر دوسرے سجدے میں جانے کے بعد یہ شک ہو تو اس کو تیسری رکعت سمجھے گا اور پھر چوتھی رکعت بجالائے گا اور آخر میں ایک رکعت نماز احتیاط پڑھے گا۔ یا بیٹھ کر دو رکعت نماز پڑھے گا۔

سوال 545 :اگر تیسری اور چوتھی رکعت میں شک ہو تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب :اس صورت میں چوتھی رکعت پر بنا رکھے گا اور نماز کو ختم کرنے کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے گا۔

سوال 546 :اگر دوسری اور چوتھی رکعت میں شک ہو تو کیا وظیفہ ہے؟

جواب :اگر یہ شک دوسرے سجدے میں داخل ہونے کے بعد ہو تو اسکو چوتھی رکعت سمجھے اور نماز کو مکمل کرے پھر دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے۔

سوال 547 :اگر دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں شک ہو تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب :اگر ایسا شک دوسرے سجدے میں داخل ہونے کے بعد ہو تو چار پر بنا رکھے گا اور نماز مکمل

کرنے کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر پڑھے گا۔

سوال 548 : اگر چوتھی اور پانچویں رکعت میں شک ہو تو کیا وظیفہ ہے؟

جواب : اگر دوسرے سجدے میں جانے کے بعد شک ہوا تو چوتھی رکعت پر بنا رکھے گا اور نماز کے بعد دو سجدے سہو ادا کرے گا۔

سوال 549 : اگر قیام کی حالت میں چوتھی اور پانچویں میں شک ہو تو کیا وظیفہ ہے؟

جواب : اس صورت میں فورا بیٹھ جائے چوتھی سمجھ کر نماز تمام کرے اور ایک رکعت نماز کھڑے ہو کر یا دو رکعت نماز بیٹھ کر پڑھے گا۔

سوال 550 : اگر تیسری اور پانچویں میں قیام کی حالت میں شک ہو تو کیا وظیفہ ہے؟

جواب : فورا بیٹھ جائے نماز ختم کرے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر پڑھے گا۔

سوال 551 : اگر قیام کی حالت میں پانچویں اور چھٹی میں شک ہو تو کیا وظیفہ ہے۔

جواب ، فورا بیٹھ کر نماز ختم کرے گا اور دو سجدے سہو ادا کرے گا۔

سوال 552 : نماز میں شک کی صورت میں نماز احتیاط پڑھنا ضروری ہے یا دوبارہ نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب : نماز احتیاط پڑھنا ضروری نہیں ہے نماز دوبارہ پڑھ سکتا لیکن ایسے امور جو نماز کے منافی ہوتے ہیں انکو انجام دے گا پھر نئے سرے سے نماز کو انجام دے گا مثلا ادھر ادھر دیکھنے کے بعد یا گفتگو کرنے کے بعد ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے بعد دوبارہ وہی نماز پڑھ سکتا ہے۔

سوال 553 : نماز میں کسی جزء کو بھول جائے اور نماز کے بعد یاد آئے تو اسکا کیا وظیفہ ہے؟

جواب : اگر ایک سجدہ بھول جائے یا تشہد بھول جائے تو اسکی قضاء واجب ہے۔

سوال 554 : کن صورتوں مین سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے؟

جواب : سجدہ سہو کے موارد۔

۱۔ اگر بھول کر نماز کے دوران گفتگو کر دے اگرچہ وہ ایک لفظ ہی کیوں نہ ہو احتیاط واجب کی بنا پر سجدہ سہو دینا ہو گا۔

۲۔ بھول کر ایسی جگہ سلام پڑھ دینا جہاں سلام کا محل نہ ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر سجدہ سہو دینا ہو گا۔

۳۔ چوتھی اور پانچویں رکعت میں شک ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔

۴۔ اگر تشہد بھول جائے تو بھی سجدہ سہو واجب ہو گا۔
۵۔ اگر نماز کے بعد اجمالا معلوم ہو جائے کہ اس نے نماز میں کسی چیز کی زیادتی یا کمی کی ہے کہ جس سے نماز باطل نہیں ہوتی تو احتیاط واجب کی بنا پر دو سجدہ سہو دے گا۔
۶۔ احتیاط مستحب کی بنا پر اگر ایک سجدہ بھول جائے یا بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو جائے یا کھڑا ہونے کی جگہ بیٹھ جائے تو دو سجدہ سہو کے ادا کرے گا

سوال 555: سجدہ سہو کو ادا کرنے کا وقت کیا ہے؟

جواب: نماز کے فورا بعد سجدہ سہو ادا کرنا چاہیئے البتہ اگر نماز احتیاط یا کسی جزو کی قضا ہو تو پھر نماز احتیاط اور جزو کی قضا کرنے کے بعد سجدہ سہو ادا کرے گا۔

سوال 556: اگر سجدہ سہو کو نماز کے فورا بعد ادا نہ کرے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کرنے سے نماز باطل نہیں ہو گی اور نہ ہی سجدہ سہو کا وجود ساقط ہو گا بلکہ اسے بلا تاخیر ادا کرنا چاہیئے۔

سوال 557: اگر بھول کر سجدہ سہو میں تاخیر ہو جائے تو پھر کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں جب بھی اسے یاد آجائے تو ادا کرے گا۔

سوال 558: سجدہ سہو کی تعریف بیان کریں؟

جواب: دو سجدے ہوتے ہین ایک کے بعد دوسرا ادا کیا جاتا ہے۔ قربۃ الی اللہ کی نیت سے انجام دینا واجب ہے۔ اس میں تکبیر کہنا واجب نہیں ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر پیشانی کو ان چیزوں پر رکھنا واجب ہے جن پر سجدہ صحیح ہوتا ہے۔

سوال 559: سجدہ سہو میں ذکر کونسا پڑھا جائے گا؟

جواب: اس میں ذکر کا پڑھنا احتیاط مستحب ہے اور اس کی صورت یہ ہے۔
بسم اللہ و باللہ السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

سوال 560: سجدہ سہو میں تشہد اور سلام کا کیا حکم ہے؟

جواب: دوسرے سجدے سے سر کو اٹھانے کے بعد تشہد پڑھنا واجب ہے۔ اور اسکے بعد سلام پڑھے اور احتیاط واجب ہے کہ مختصر تشہد پڑھے۔

مسافر کی نماز

سوال 561: مسافر کونسی نماز قصر کرکے پڑھے گا؟

جواب: مسافر ظہر، عصر اور عشاء کی نماز کو دو رکعت کرکے پڑھے گا۔

سوال 562: مسافر کی نماز قصر پڑھنے کے لیے کتنی شرائط ہیں؟

جواب: مسافر آٹھ شرائط کے ساتھ اپنی نماز کو قصر کرے گا۔

پہلی شرط: مسافر آٹھ فرسخ شرعی کی مسافت کا قصد رکھتا ہو ایک فرسخ شرعی ساڑھے پانچ کلو میٹر سے قدرے کم ہوتا ہے (میلوں کے حساب سے آٹھ فرسخ شرعی تقریبا ۲۸ میل بنتے ہیں) اور کلو میٹر کے حساب سے ۴۴ کلو میٹر بنتے ہیں۔

سوال 563: اگر ایک آدمی کی جانے کی مسافت پانچ فرسخ ہو اور واپسی کی مسافت تین فرسخ ہو تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا آدمی نماز قصر پڑھے گا کیونکہ کل مسافت آٹھ فرسخ سے کم نہ ہو، چاہے جانے اور آپس آنے کی مسافت کو ملا کر آٹھ فرسخ ہی کیوں نہ بن جائے۔

سوال 564: اگر کوئی اس مسافت سے کم سفر کرے یا مسافت کے پورے ہونے میں شک ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں وہ اپنی نماز پوری پڑھے گا۔

سوال 565: مسافت کی ابتداء کہاں سے شروع ہو گی؟

جواب: مسافت کی ابتداء اس مقام سے ہو گی جس کے گزرنے کے بعد عرف عام میں انسان مسافر شمار کیا جائے اور وہ غالب طور پر کسی شہر کا آخر ہوتا ہے۔

سوال566: اگر ایک آدمی غیر اختیاری طور پر مسافت طے کرلیتا ہے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں وہ اپنی نماز قصر پڑھے گا جیسے کسی آدمی کو گاڑی میں باندھ کر سفر کیا جائے اور اسے علم نہ ہو کہ وہ مسافت تک سفر کرے گا تو وہ اپنی نماز قصر پڑھے گا۔

سوال567: اگر آدمی بے ہوش ہو جائے اور دوسرا آدمی اس کو دوسرے شہر تک لے جائے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اسکی نماز پوری ہے۔

دوسری شرط: مسافت تک سفر کرنے کا قصد باقی بھی رکھے۔

سوال568: اگر کوئی مسافت تک جانے سے پہلے اپنے سفر کا ارداہ ختم کردیتا ہے یا متردد ہو جاتا ہے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا آدمی مثلاً چار فرسخ سے پہلے اپنے سفر کا ارادہ ختم کردیتا ہے یا متردد ہو جاتا ہے تو نماز پوری پڑھے گا۔

سوال569: اگر ایک آدمی اپنے گھر سے ایک معین شہر کا قصد کر کے نکلتا ہے لیکن راستے میں کسی دوسرے شہر جانے کا ارادہ کرلیتا ہے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اگر دوسرے شہر تک شرعی مسافت بنتی ہے تو نماز قصر پڑھے گا مثلاً نجف سے کربلا کا ارادہ کرتا ہے لیکن راستے میں بغداد چلا جاتا ہے تو اپنی نماز قصر پڑھے گا۔

تیسری شرط: اسے علم ہو کہ مسافت تک سفر کرنے میں قواطع سفر پیش نہیں آئیں گے۔

چوتھی شرط: اس کا سفر مباح ہو۔

سوال570: اگر مسافر کا سفر کرنا حرام ہو تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کا سفر حرام ہو تو وہ پوری نماز پڑھے گا چاہے خود سفر کرنا اس پر حرام ہو جیسے بیوی کا شوہر کی اجازت کے بغیر سفر کرنا یا اس سفر کی غرض وغایت حرام ہو جیسے کس کو قتل کرنے کے ارادہ سے سفر کرنا، چوری اور ڈاکہ ڈالنے کے لیے، زنا کے لیے یا کسی ظالم کی اس کے ظلم میں مدد کرنے کے لیے سفر کرنا حرام ہے اور وہ اپنی نماز پوری پڑھے گا۔

پانچویں شرط: وہ کثیر السفر نہ ہو؟

سوال 571: انسان کثیر السفر کب بنے گا؟

جواب: تین قسم کے لوگوں کا سفر کرنا کثیر السفر کہلاتا ہے۔ جس کا پیشہ سفر کرنا ہو جیسے ڈرئیور، کشتی بان، پائلٹ اور انکے مددگار جیسے کنڈیکٹر وغیرہ۔

(۲) جس کا سفر کرنا اس کے پیشہ کا مقدمہ ہو جیسے ایک آدمی ایک جگہ رہتا ہے لیکن روزانہ دوسری جگہ اپنی ڈیوٹی کے لیے سفر کرتا ہے جیسے ڈاکٹر، تاجر اور ٹیچر وغیرہ۔

(۳) ایسا آدمی جو کسی بھی غرض سے بار بار سفر کرتا ہے مثلا جو روزانہ سیر کے لیے سفر کرتا ہے یا علاج کے لیے سفر کرتا ہے یا زیارات مقدسہ کے لیے سفر کرتا ہے۔ یہ تین قسم کے لوگ جب بھی ان پر کثیر السفر کا عنوان صادق آئے گا تو انکی نماز سفر میں پوری ہوگی۔

سوال 572: اگر ڈرئیور یا پائلٹ لوگ اپنے عمل کے لیے کسی اور طرف سفر کرتا ہے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ اپنے عمل کے لیے الگ کوئی سفر کرتا ہے جیسے حج پہ جارہا ہے یا زیارت کا سفر کررہا ہے تو اسکی نماز قصر ہوگی۔

سوال 573: کثیر السفر آدمی اپنے شہر میں اگر کچھ دن رک جائے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: کثیر السفر آدمی کا اپنے شہر میں چند دن قیام کرنا اسے کثیر السفر سے خارج نہیں کرتا وہ جب بھی سفر کرے گا نماز پوری پڑھے گا اگرچہ وہ اپنے شہر میں دس دن ہی کیوں نہ ٹھہر چکا ہو۔

چھٹی شرط: ایسا آدمی نہ ہو جس کا گھر اسکے ساتھ ہوتا ہے جیسے ایسے لوگ جو ہمیشہ سفر کرتے رہتے ہیں ان کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں ہوتا ان کا گھر ان کا وطن ہوتا ہے ایسا آدمی پوری نماز پڑھے گا۔

ساتویں شرط: حد ترخص سے تجاوز کرنے کے بعد نماز قصر پڑھے گا اگر اس سے پہلے پڑھے گا تو نماز پوری ہوگی۔

سوال 574: حد ترخص کیا ہے؟

جواب: جس جگہ مسافر اپنے شہر سے دور ہونے کی وجہ سے لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائے اور مسافر کو اپنے شہر کے لوگ نظر نہ آئیں اس جگہ کو حد ترخص کہتے ہیں۔

سوال 575: جیسے مسافر کے لیے سفر پر جانے کے لیے حد ترخص عبور کرنے کی شرط ہے اسی طرح واپس پر بھی حد ترخص کی شرط ہے؟

جواب: مسافر کے لیے سفر سے واپسی پر حد ترخص کی شرط نہیں ہے وہ جب تک اپنے شہر میں داخل نہیں ہو گا نماز قصر پڑھے گا اگر چہ حد ترخص میں داخل ہو چکا ہو۔

سوال 576: اگر مسافر سفر کے دوران اپنے وطن سے گزرے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مسافر اپنے سفر کے دوران اپنے وطن سے گزرتا ہے اور اس میں اترتا ہے پھر اس پر نماز پوری پڑھنی واجب ہو گی جب تک نیا سفر نہیں کرتاُ

سوال 577: مسافر اپنے وطن سے صرف گزرتا ہے اپنے شہر یا وطن میں اترتا نہیں ہے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مسافر اپنے وطن میں اترنے یا ٹھہرنے کے بغیر صرف گزر جائے جیسے گاڑی میں سفر کر رہا ہو اور اپنے وطن سے گزر گیا اس صورت میں اگر وہ تھوڑی دور جا کر نماز پڑھے تو احتیاط واجب ہے کہ قصر اور تمام دونوں پڑھے گا۔

سوال 578: وطن کی تعریف کریں؟

جواب: وطن سے مراد یہ تین مقامات ہیں۔

(۱) انسان کا اصلی ٹھکانہ جس کی طرف انسان منسوب کیا جاتا ہے جو اسکی جائے پیدائش ہو اور اسکے ماں باپ کا گھر ہو۔

(۲) ایسا مکان جس کو انسان اپنے لیے تمام عمر ٹھرنے کے لیے انتخاب کرتا ہے۔

(۳) ایسا مکان جس میں ایک لمبے عرصے کے لیے رہنے کے لیے انتخاب کرتا ہے جس میں لوگ اسے مسافر نہ کہیں۔

سوال 579: ان تین موارد میں انسان کی ملکیت ہونا شرط ہے؟

جواب: ان تین مقامات میں ضروری نہیں ہے کہ انسان اپنی ملکیت رکھتا ہو بلکہ کرایہ کے گھر میں رہ رہا ہو یا اپنے ماں باپ کے ساتھ رہے تب بھی وہ اس کا وطن شمار ہو گا۔

سوال 580: کسی جگہ کو وطن بنانے کے لیے صرف وطن کی نیت کر لینا کافی ہے؟

جواب: کسی جگہ کو وطن بنانے کے لیے اس میں صرف رہنے کی نیت کر لینا کافی نہیں ہے بلکہ اتنا عرصہ وہاں رہائش پذیر بھی رہے کہ عرف اسے وہاں کا رہنے والا کہیں مثلا ایک مہینہ رہنے کے بعد اس کا وطن شمار ہو گا اور وہ اس ایک مہینہ کے دوران احتیاط واجب کی بناء پر نماز قصر اور تمام دونوں پڑھے گا۔

سوال 581: اگر انسان اپنے سفر کے دوران کسی جگہ دس دن ٹھہر جاتا ہے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سفر کے دوران کسی جگہ دس دن ٹھہرنے کا قصد کرتا ہے تو اسکی نماز پوری ہو گی اور اس سے مسافر کا حکم ختم ہو جائے گا۔

سوال 582: اگر انسان ایک جگہ تیس دن تردد کی حالت میں رہتا ہے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر انسان ایک جگہ دس دن رہنے کا قصد نہیں کرتا اور تیس دن اس حالت میں گزار دیتا ہے کہ وہ آج سفر کرے گا یا کل سفر کرے گا تو ان تیس دنوں میں اپنی نماز قصر پڑھے گا اور اگر تیس دن کے بعد وہیں ٹھہرتا ہے تو پھر پوری نماز پڑھے گا۔

سوال 583: مسافر جہاں اپنی نماز قصر پڑھے گا وہاں نوافل کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسافر کے لیے دن میں پڑھی جانے والی نمازوں کے نوافل ساقط ہیں اور اسی طرح نماز عشاء کے دو رکعت نافلہ جو بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں وہ بھی ساقط ہیں۔

سوال 584: مسافر کسی جگہ اپنی نماز پوری بھی پڑھ سکتا ہے اور قصر بھی پڑھ سکتا ہے؟

جواب: چار مقامات ایسے ہیں جہاں مسافر کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنی نماز پوری پڑھے یا قصر (۱) مکہ معظمہ میں (۲) مدینہ منورہ میں (۳) مسجد کوفہ میں (۴) اور امام حسین علیہ السلام کے حرم اقدس میں۔

ان چار مقامات پر مسافر کو اختیار ہے کہ وہ اپنی نماز پوری پڑھے یا قصر۔

سوال 585: اگر مسافر نماز قصر کی بجائے پوری پڑھ لے تو اسکی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو اسکی نماز باطل ہے اگر وقت باقی ہے تو دوبارہ پڑھے گا اور اگر وقت نہیں رہا تو اسکی قضاء کرے گا اور اگر اس نے بھول کر انجام دیا ہے یا مسئلہ سے عدم واقفیت کی بناء پر پڑھ لی اور وقت بھی گزر گیا تو اسکی قضاء کرنا ضروری نہیں ہے۔

نماز جمعہ کا بیان

سوال 586: نماز جمعہ کی تعریف کریں؟

جواب: یہ صبح کی طرح دو رکعت ہوتی ہے اسکی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے پہلے دو خطبے پڑھے جاتے ہیں پہلے خطبے میں امام جماعت کھڑے ہو کر خدا کی حمد و ثناء بیان کرے گا اور لوگوں کو تقویٰ کی وصیت کرے گا اور قرآن مجید سے کوئی بھی چھوٹا سورۃ کی تلاوت کرے گا، کچھ دیر بیٹھ جائے گا پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے گا جس میں خدا کی حمد و ثناء کے بعد محمد و آل محمدؐ پر درود پڑھے گا اور مومنین کے لیے دعا واستغفار پڑھے گا۔

سوال 587: کیا دونوں خطبوں کو عربی زبان میں پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: احتیاط واجب یہ ہے کہ خدا کی حمد و ثناء اور درود شریف عربی میں پڑھے اور باقی خطبے جس میں لوگوں کو تقوی کی نصیحت عربی کے علاوہ کسی بھی زبان میں کر سکتا ہے بلکہ احتیاط واجب کی بناء پر ایسی زبان میں پڑھے جس کو سامعین سمجھ سکتے ہوں۔

سوال 588: نماز جمعہ میں حاضر ہونا واجب ہے؟

جواب: نماز جمعہ پڑھنا واجب تخیری ہے یعنی مکلف کے لیے اگر جمعہ کی شرائط پوری ہوں تو اسے اختیار ہے کہ نماز جمعہ پڑھے یا نماز ظہر پڑھے البتہ نماز جمعہ پڑھنا افضل ہے اور اگر شرائط کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ لے تو پھر نماز ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال 589: نماز جمعہ کی شرائط بیان کریں؟

جواب: (۱) وقت داخل ہو جائے اور نماز جمعہ کا وقت سورج کے ڈھلنے سے شروع ہو جاتا ہے۔

(۲) امام جماعت کے ساتھ پانچ آدمیوں کا ہونا ضروری ہے (۳) ایسے امام جماعت کا موجود ہونا جس میں نماز جماعت والی شرائط موجود ہوں۔

سوال 590: نماز جمعہ فرادیٰ بھی پڑھے جا سکتی ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔

سوال 591: کیا ایک ہی جگہ پر ایک سے زیادہ نماز جمعہ پڑھی جا سکتی ہیں؟

جواب: جی نہیں: ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ ان کے درمیان ایک فرسخ یعنی ساڑھے پانچ کلو میٹر تقریبا کا فاصلہ ہونا چاہیے۔

سوال 592: کن لوگوں پر نماز جمعہ میں حاضر ہونا ساقط ہے؟

جواب: خواتین، غلام، مسافر، نابینا، مریض اور بہت بوڑھے شخص پر جمعہ میں حاضر ہونا ساقط ہے۔

مستحب نمازوں کا بیان

سوال 593: مستحب نمازیں بیان کریں؟

جواب: (۱) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کبری میں مستحب ہیں یہ نمازیں جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور فرادیٰ بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔

سوال 594: نماز عیدین کا وقت کیا ہے؟

جواب: سورج کے طلوع ہونے سے لے کر سورج کے ڈھلنے تک پڑھی جا سکتی ہیں۔

(۲) نماز وحشت قبر جو کہ میت کے دفن والی رات پڑھی جاتی ہے یہ دو رکعت ہوتی ہے پہلی رکعت میں "الحمد" کے بعد آیۃ الکرسی (وھم فیھا خلدون) تک اور دوسری رکعت میں "الحمد" کے بعد دس مرتبہ سورۃ قدر پڑھی جاتی ہے۔

(۳) ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو نماز پڑھنا مستحب ہے یہ دو رکعت ہوتی ہے پہلی رکعت میں "الحمد" کے بعد سورۃ توحید تیس مرتبہ اور دوسری رکعت میں "الحمد" کے بعد سورۃ قدر تیس مرتبہ پڑھنی ہے اور نماز کے بعد جس قدر ہو سکے صدقہ ادا کرے۔

قضاء نماز۔

سوال 595: اگر کوئی آدمی اپنی یومیہ نماز معین وقت میں ادا نہ کر سکے تو اس کا وظیفہ کیا ہے؟

جواب: ان کی قضاء کرنا واجب ہے

سوال596: کن نمازوں کی قضاء واجب نہیں ہے؟

جواب: صرف خاتون کے لیے حیض و نفاس کی حالت میں چھوٹ جانے والی نمازوں کی قضاء واجب نہیں ہے

سوال597: اگر کسی کو نماز کا وقت کے گزرنے کے بعد پتا چلے کہ اس نے جو نماز ادا کی تھی وہ باطل تھی تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اس صورت میں قضاء واجب ہے

سوال598: آیا نماز کی قضاء فوراً ادا کرنا واجب ہے؟

جواب: قضاء نماز فوراً پڑھنا واجب نہیں ہے البتہ ادا کرنے میں تاخیر نہ کی جائے۔

سوال599: کسی آدمی کے ذمہ اپنی قضاء نمازیں ہوں تو کیا وہ مستحب نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں پڑھ سکتا ہے۔

سوال600: ایک آدمی کی ایک دن یا کئی دنوں کی نماز قضاء ہو تو وہ کیسے پڑھے گا؟

جواب: اس کے لیے ترتیب سے پڑھنا ضروری نہیں ہے لیکن ایک دن کی ظہرین اور مغربین میں ترتیب ضروری ہے مثلاً ایک دن کی عصر کو اسی دن کی ظہر سے پہلے نہیں پڑھ سکتا۔

سوال601: کیا زندہ آدمی کی قضاء نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

جواب: جی نہیں جب تک وہ زندہ ہے اس کی قضاء نماز نہیں پڑھی جا سکتی اگرچہ وہ پڑھنے سے عاجز ہی کیوں نہ ہو۔

سوال602: قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں پڑھی جا سکتی ہے چاہے امام کی نماز ادا ہو یا قضاء۔

سوال603: باپ کی کون سی نمازیں بڑے بیٹے پر واجب ہیں؟

جواب: اگر باپ نے اپنی کچھ نمازیں نہ پڑھیں ہوں اور ان کی قضاء پڑھنے پر قادر تھا اور عمداً ترک نہ کی ہوں (بلکہ نیند یا غفلت کی وجہ سے چھوٹ گئی ہوں) تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کے بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ نماز پڑھے یا اجرت پر پڑھوائے۔

سوال604: کیا ماں کی بھی قضاء نماز بڑے بیٹے پر واجب ہیں؟

جواب: جی نہیں واجب نہیں ہیں لیکن ان کا قضاء کرنا بہتر ہے۔

سوال 605: اگر بیٹے کو شک ہو کہ اس کے باپ کے ذمہ نمازیں تھیں یا نہیں تو کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اس صورت میں بیٹے پر قضاء واجب نہیں ہے

سوال 606: اگر بڑا بیٹا باپ کے مرنے کے وقت نابالغ ہو یا مجنون ہوں تو بالغ اور صحیح ہونے کے بعد اس پر باپ کی قضاء نماز واجب ہو گی؟

جواب: جی نہیں اس صورت میں قضاء کرنا واجب نہیں ہے۔

سوال 607: اگر بڑا بیٹا باپ کی قضاء نماز پڑھنے سے پہلے مر جائے تو دوسرے بیٹے پر نماز واجب ہے؟

جواب: جی نہیں اس صورت میں دوسرے بیٹے پر قضاء کرنا واجب نہیں ہے۔

سوال 608: اگر باپ کے ذمہ کسی دوسرے کی نمازیں ہوں (جیسے اجارہ یا اس کے باپ کی) تو کیا وہ بھی بڑے بیٹے پر واجب ہوں گی؟

جواب: جی نہیں وہ نمازیں بڑے بیٹے پر واجب نہیں ہیں۔

نماز جماعت

نماز طواف کے علاوہ ہر واجب نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے اور نماز پنجگانہ کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

سوال 609: واجب طواف کی نماز کا جماعت کے ساتھ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب طواف کی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مشروع نہیں ہے۔

سوال 610 : جان بوجھ کر جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : بے اعتنائی برتتے ہوئے نماز جماعت میں شریک نہ ہونا جائز نہیں ہے اور انسان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ بغیر عذر کے نماز جماعت کو ترک کرے۔

سوال 611 : اگر فرادیٰ نماز پڑھنے کے بعد جماعت میسر ہو جائے تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب : جو آدمی فرادیٰ نماز پڑھ چکا ہو اسکے لئے مستحب ہے کہ وہی نماز جماعت کے ساتھ دوبارہ پڑھے۔

سوال 612: جمعہ اور عیدین کی نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر جمعہ اور عیدین کے واجب ہونے کی شرائط موجود ہوں تو جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔

سوال 613 : مستحب نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : نماز استسقاء کے علاوہ کوئی بھی مستحب نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

سوال 614 : اگر نماز عیدین میں وجوب کی شرائط موجود نہ ہوں تو اس کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : نماز استسقاء کی طرح نماز عیدین کو جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔

سوال 615 : اگر امام نماز پڑھ رہا ہو اور مقتدی نے نماز ظہر پڑھنی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں ضروری نہیں ہے کہ امام اور ماموم کی نماز ایک جیسی ہو بلکہ اگر امام عصر پڑھا رہا ہو تو اسکے پیچھے مأموم ظہر پڑھ سکتا ہے اور اسی طرح اگر امام نماز عشاء پڑھ رہا ہو تو اس کے ساتھ نماز مغرب بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

سوال 616 : اگر انسان کو علم نہ ہو کہ جو نماز امام پڑھ رہا ہے وہ واجب پنج گانہ نمازوں میں سے ہے یا مستحب نماز ہے تو آیا اس کے پیچھے واجب نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب : نہیں ایسا نہیں کیا جا سکتا۔

سوال 617 : جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی کیا شرط ہے؟

جواب : نماز جماعت کے صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ امام اور مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو اور اسی طرح ایک مقتدی اور دوسرے ایسے مقتدی کے درمیان جو اس مقتدی اور امام کے درمیان واسطہ ہو کوئی چیز حائل نہیں ہونی چاہیئے۔

سوال 618 : حائل سے کیا مراد ہے؟

جواب : حائل سے مراد ہر وہ چیز جو انہیں ایک دوسرے سے جدا کرے خواہ دیکھنے میں مانع ہو جیسے پردہ اور دیوار وغیرہ یا مانع نہ ہو جیسے شیشہ وغیرہ۔

سوال 619 : اگر نماز کی صفیں مسجد کے دروازہ تک پہنچ چکی ہوں تو اب جماعت کے ساتھ اتصال کیسے ہوگا؟

جواب : اس صورت میں جو آدمی دروازے کے سامنے صف کے پیچھے کھڑا ہو اور اسکا جماعت کے ساتھ اتصال ہوگا اور اس طرح دوسرے لوگ بھی جو دروازے کے باہر کھڑے ہوں تو اس آدمی کے واسطے سے جماعت کے ساتھ اتصال ہوگا اور ان کی نماز جماعت درست ہے۔

سوال 620 : اگر آدمی مسجد کے ستون کے پیچھے کھڑا ہو تو اسکی نماز جماعت کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ وہ ستون کے پیچھے اس طرح کھڑا ہو کہ دائیں یا بائیں طرف سے کسی دوسرے مقتدی کے توسط سے امام جماعت کے ساتھ اتصال نہ ہو تو اس کی اقتداء درست نہیں ہے۔

سوال 621 : اگر امام جماعت کے کھڑے ہونے کی جگہ مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ سے اونچی ہو تو نماز جماعت کا کیا حکم ہے؟

جواب : امام جماعت کے کھڑے ہونے کی جگہ مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ سے اونچی نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن اگر معمولی اونچی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 622 : نماز جماعت میں اگر مقتدی کی جگہ امام جماعت سے اونچی ہو تو پھر کیا حکم ہے؟

جواب : اگر مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ اونچی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اتنی اونچی بھی نہ ہو

کہ ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھنا صادق نہ آتا ہو۔

سوال 623 : اگر صف کے درمیان ایک ممیّز بچہ کھڑا ہو جائے تو باقی لوگوں کی اقتداء کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسی صورت میں باقی لوگوں کی نماز درست ہے۔

سوال 624 : اگر کوئی شخص جانتا ہو کہ اگلی صف کی نماز باطل ہے تو آیا وہ اقتداء کر سکتا ہے

جواب : اس صورت میں وہ شخص دوسری صف میں اقتداء نہیں کر سکتا البتہ اگر اسے اس بات کا علم نہ ہو تو پھر اقتداء کر سکتا ہے۔

سوال 625 : اگر مقتدی کو علم ہو جائے کہ امام کی نماز باطل ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب ۔ اس صورت میں مقتدی امام کی اقتداء نہیں کر سکتا اگرچہ امام اپنی نماز کے باطل ہونے کی طرف متوجہ نہ بھی ہو۔

سوال 626 : اگر مقتدی کو نماز پڑھنے کے بعد پتہ چلے کہ امام عادل نہیں تھا یا اس کا وضوء نہ ہونے کی وجہ سے نماز باطل تھی تو اسکا کیا حکم ہے؟

جواب : اس صورت میں اسکی نماز درست ہے۔

سوال 627 : اگر کوئی شخص نماز جماعت کے دوران فرادیٰ کی نیت کرے تو پھر دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب : اس صورت میں وہ دوبارہ اقتداء نہیں کر سکتا۔

سوال 628 : ایک آدمی کب تک امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو سکتا ہے؟

جواب : امام کے رکوع سے سر اٹھانے سے پہلے تک امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو سکتا ہے۔

سوال 629 : نماز جماعت کی حالت میں آدمی ایک امام سے دوسرے امام کی طرف جماعت کی نیت تبدیل کر سکتا ہے؟

جواب : اختیاری حالت میں بغیر عذر کے ایسا نہیں کیا جا سکتا۔

سوال 630 : کسی عذر کی وجہ سے ایک امام سے دوسرے امام کی طرف نیت تبدیل کی جا سکتی ہے؟

جواب : جی کسی عذر کی وجہ سے جیسے پہلا امام مر جائے یا بے ہوش ہو جائے تو اس صورت میں دوسرے امام کی طرف جماعت کی نیت تبدیل کی جا سکتی ہے۔

سوال 631 : اگر کوئی اپنی نماز پڑھ رہا ہو تو نماز کے دوران امام کی اقتداء کر سکتا ہے؟

جواب : نہیں ایسا نہیں کیا جا سکتا۔

سوال 632 : نماز جماعت میں مقتدی اور امام کے درمیان فاصلہ کتنا ہونا چاہیئے؟

جواب : مقتدی کا امام جماعت سے یا دوسری صف کے لوگوں سے ایک قدم سے زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے

سوال 633 : نماز جماعت میں مقتدی امام سے مقدم ہو سکتا ہے؟

جواب : مقتدی امام سے مقدم نہیں ہو سکتا بلکہ احتیاط واجب ہے کہ قیام کی حالت میں مقتدی امام کے برابر بھی کھڑا نہ ہو بلکہ تھوڑا سا پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔

سوال 634 : اگر مقتدی امام کی تکبیرۃ الاحرام کہنے سے پہلے تکبیرۃ الاحرام کہہ دے تو اس کی نماز جماعت کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ ایسا کرنا درست نہیں ہے مقتدی کو دوبارہ تکبیرۃ الاحرام کہنا چاہیئے۔

سوال 635 : امام کے تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد اگر پہلی صف والے ابھی تکبیرۃ الاحرام نہ کہہ رہے ہوں تو دوسری صف والے تکبیرۃ الاحرام کہہ سکتے ہیں؟

جواب : اس صورت میں اگر پہلی صف والے تکبیرۃ الاحرام کہنے کی تیاری کر رہے ہوں تو دوسری صف والے تکبیرۃ الاحرام کہہ سکتے ہیں۔

سوال 636 : امام جماعت کی شرائط کیا ہیں؟

جواب : امام جماعت کی چند شرائط ہیں۔

۱۔ مومن ہو۔ ۲۔ عقلمند ہو دیوانہ نہ ہو۔ ۳۔ حلال زادہ ہو۔ ۴۔ مرد ہو اگر مقتدی بھی مرد ہے۔ ایک خاتون صرف خاتون کو ہی نماز پڑھا سکتی ہے۔ ۵۔ عادل ہو فاسق کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جا سکتی اور مقتدی کو امام کی عدالت کا علم ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا مجہول الحال کے پیچھے نماز درست نہیں ہے۔ ۶۔ امام کی قرائت صحیح ہونی چاہیئے۔ ۷۔ احتیاط واجب کی بناء پر امام ان لوگوں میں سے نہ ہو جن پر حد شرعی لاگو ہو چکی ہو۔

سوال 637 : اگر امام کھڑے ہونے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو کیا وہ بیٹھ کر نماز پڑھا سکتا ہے؟

جواب : اگر مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے ہوں تو بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی اقتدا نہیں کر سکتے البتہ

اگر مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے والے ہوں تو پھر وہ بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی اقتدا کر سکتے ہیں۔

سوال 638 : جماعت کے ساتھ پڑھنے والے کیلئے قرأت اور باقی اذکار کا کیا حکم ہے؟

جواب : جماعت کی صورت میں مقتدی صرف الحمد اور دوسری سورہ نہیں پڑھے گا لیکن باقی سارے اذکار خود اس پر پڑھنا واجب ہیں۔

سوال 639 : اگر مقتدی نماز جماعت میں تیسری رکعت میں شامل ہو تو اب اسکی قرأت کا کیا حکم ہے؟

جواب : اس صورت میں مقتدی اپنی قرأت کا خود ذمہ دار ہے وہ سورہ الحمد اور دوسری سورہ پڑھے گا۔

سوال 640 : امام جماعت اگر اخفائیہ (ظہر، عصر) پڑھ رہا ہو تو مقتدی کی قرأت کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب : احتیاط واجب کی بنا پر پہلی دو رکعتوں میں قرأت کو ترک کرنا ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ کوئی ذکر پڑھتا رہے یا محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود پڑھتا رہے۔

سوال 641 : جہریہ نماز میں مقتدی کی قرأت کا کیا حکم ہے؟

جواب : جہریہ نماز (صبح، مغرب، عشاء) اگر مقتدی امام کی قرأت سن سکتا ہے تو پھر قرأت نہ کرنا واجب ہے بلکہ قرأت کو سننا مستحب ہے اور آواز نہیں سن سکتا تو پھر اسے قرأت کرنے یا ترک کرنے میں اختیار ہے البتہ قرأت کرنا بہتر ہے۔

سوال 642 : مقتدی کی قرأت کا جہر اور اخفات کے لحاظ سے کیا حکم ہے؟

جواب: مقتدی پر اخفات واجب ہے یہاں تک کہ احتیاط واجب کی بنا پر بسم اللہ بھی جہر کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا چاہے مقتدی پر قرأت واجب ہو جیسے عشاء کی نماز میں امام جماعت سے ایک یا دو رکعت پیچھے ہے یا پھر واجب نہ ہو جہری نماز ہو یا اخفاتی نماز۔

سوال 643 : مقتدی کا امام کے افعال میں اتباع واجب ہے؟

جواب : جی ہاں مقتدی پر امام کے افعال میں اتباع ضروری ہے اور امام سے پہلے کسی فعل کو انجام دینا جائز نہیں ہے بلکہ بہتر ہے کہ امام سے تھوڑا تاخیر سے افعال کو انجام دے۔

سوال 644 : کیا مقتدی پر امام کے اقوال اور اذکار سے پیچھے رہنا واجب ہے؟

جواب : جی نہیں مقتدی پر اذکار اور اقوال میں اتباع واجب نہیں ہے بلکہ مقتدی امام کے ساتھ پڑھ سکتا ہے یا پھر امام سے پہلے بھی پڑھ سکتا ہے۔

سوال 645 :اگر مقتدی جان بوجھ کر امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں چلا جائے تو پھر اسکا کیا وظیفہ ہے؟
جواب: وہ رکوع اور سجود سے واپس نہیں آسکتا اور اپنی نماز انفراد کی نیت سے مکمل کرے گا۔
سوال 646 :اگر مقتدی بھول کر امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں چلا جائے تو کیا کرے گا؟
جواب :ایسی صورت میں احتیاط واجب ہے کہ واپس آئے اور امام کے ساتھ رکوع اور سجدہ میں متابعت کرے اور احتیاط مستحب ہے کہ رکوع میں ذکر بھی دوبارہ پڑھے گا۔
سوال 647 :مذکورہ بالا صورت میں اگر مقتدی امام کی متابعت نہ کرے تو پھر کیا حکم ہے؟
جواب :احتیاط واجب کی بناپر اسکی نماز جماعت باطل ہے وہ اسی جگہ سے انفراد کی نیت سے اپنی نماز مکمل کرے گا۔
سوال 648 :اگر مقتدی امام سے پہلے رکوع سے اٹھ جائے یا سجدے سے سر اٹھائے تو اسکا وظیفہ کیا ہے؟
جواب :اگر اس نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے تو اسکی نماز باطل ہے دوبارہ پڑھے گا۔ اور اگر اس نے ذکر مکمل کرنے کے بعد کیا ہے یا بھول کر کیا ہے تو اس کی نماز درست ہے اب باقی نماز انفراد کی نیت سے ادا کرے گا۔
سوال 649 :اگر کوئی اپنی نماز فرادی پڑھ چکا ہو تو کیا وہ وہی نماز جماعت کے ساتھ دوبارہ پڑھ سکتا ہے؟
جواب: جی ہاں وہ دوبارہ جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

نمازِ آیات

سوال 650: نمازِ آیات کن چیزوں کی وجہ سے واجب ہوتی ہے؟
جواب: نمازِ آیات تین چیزوں کی وجہ سے واجب ہو جاتی ہے۔
۱: سورج گرہن، ۲: چاند گرہن۔ ۳: احتیاط واجب کی بناپر زلزلہ سے بھی نماز آیات واجب ہو جاتی ہے اگرچہ اسے خوف نہ بھی ہو۔
سوال 651: مذکورہ بالا چیزوں کے علاوہ بھی نماز آیات واجب ہو سکتی ہے؟
جواب: بجلی کی کڑک، سرخ یا سیاہ آندھی، زمین کا دھنس جانا، پہاڑوں کا گرنا، وغیرہ سے اگر لوگ خوف زدہ ہوں تو نماز احتیاط مستحب کی بناء پر پڑھنی چاہیے۔

سوال 652 : اگر ایک سے زیادہ اسباب جمع ہو جائیں تو کتنی نمازِ آیات پڑھنی ہوں گی ؟

جواب : جتنے اسباب ہوں گے اتنی ہی نماز آیات واجب ہوں گی ۔ مثلاً ۔ سورج گرہن اور زلزلہ ایک ہی دن میں آجائیں تو دو نمازِ آیات پڑھنی واجب ہوں گی ۔

سوال 653 : اگر اسبابِ نمازِ آیات جس شہر یا ملک رونما ہوں تو آیا فقط اسی شہر یا ملک کے باسیوں پر نماز واجب ہو گی یا ان کے علاوہ پر بھی ہو گی ؟

جواب : جس شہر یا ملک میں یہ اسباب رونما ہوں گے فقط وہاں کے لوگوں پر نمازِ آیات واجب ہو گی ۔

سوال 654 : سورج گرہن یا چاند گرہن کی نمازِ آیات کا وقت کیا ہے ؟

جواب : سورج یا چاند گرہن شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک وقت رہتا ہے ۔ اگر گرہن ختم ہونے سے پہلے نماز شروع کر لی تھی تو اسے گرہن ختم ہونے کے بعد بھی مکمل کر سکتا ہے ۔

سوال 655 : اگر کوئی سورج یا چاند گرہن کے وقت نماز نہ پڑھ سکے تو کیا اس پر نماز واجب ہے ؟

جواب : اگر اس کو گرہن کا علم تھا اور گرہن کے ختم ہونے تک جان بوجھ کر یا بھول کر نماز نہیں پڑھی تو قضاء واجب ہے ۔ اور اسی طرح اگر چاند یا سورج کا مکمل گرہن لگا ہوا تھا اور اسے گرہن ختم ہونے کے بعد پتا چلا تو قضاء واجب ہے ۔

سوال 656 : زلزلہ کی وجہ سے نماز آیات کا وقت کیا ہے ؟

جواب : زلزلہ کی نماز کا وقت زلزلہ آنے سے شروع ہو جاتا ہے اسے فوراً پڑھنا واجب ہے اور اگر تاخیر ہو جائے تو احتیاط مستحب ہے کہ اسے اداء اور قضاء کی نیت کے بغیر پڑھا جائے ۔

سوال 657 : نمازِ آیات پڑھنے کا طریقہ بیان کریں ؟

جواب : نمازِ آیات دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں ۔ نیت کرنے کے بعد تکبیر کہے ، سورہ الحمد اور دوسری سورہ پڑھے پھر رکوع میں جائے ، رکوع کے بعد الحمد اور پوری سورہ پڑھے ، پھر رکوع میں جائے اس عمل کو پانچ دفعہ انجام دے اور پانچویں رکوع سے اٹھنے کے بعد دو سجدے بجالائے اور اسی دوسری رکعت بجالائے اور تشہد کے بعد سلام پڑھے ۔

عید الفطر اور عید القربان کی نماز

امام زمانہؑ کے زمانہ حضور میں عیدین کی نمازیں واجب ہیں اور لیکن ہمارے زمانہ میں جبکہ امامؑ غیبت میں ہیں یہ نمازیں مستحب ہیں، جماعت اور فرادیٰ دونوں طرح پڑھی جاسکتی ہیں۔

سوال658 : عید الفطر اور قربان کی نماز کا وقت کیا ہے؟

جواب : ان کا وقت عید کے دن طلوع آفتاب سے لے زوال آفتاب تک ہے۔

سوال659 : نماز عید پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب : نماز عیدین دو رکعت ہیں پہلی رکعت میں الحمد اور دوسری سورہ پڑھے ، پھر پانچ تکبیریں کہے، ہر دو تکبیروں کے درمیان دعائے قنوت پڑھے اور پھر رکوع میں جائے اور دو سجدے بجالانے کے بعد دوسری رکعت میں الحمد اور دوسری سورہ کے بعد چار تکبیریں کہے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان قنوت پڑھے اور رکوع و سجود بجالائے اور پھر تشہد و سلام پڑھ کر نماز مکمل کرے۔

سوال660 : امام زمانہؑ کی غیبت کے دور میں اگر یہ نمازیں باجماعت پڑھی جائیں تو کیا وظیفہ ہے؟

جواب : امامؑ کی غیبت میں اگر یہ نمازیں باجماعت ادا کی جائیں تو احتیاط واجب کی بناء پر نماز کے بعد دو خطبے پڑھے جائیں۔

روزے کے احکام

روزہ سے مراد یہ ہے کہ انسان خدا کی خوشنودی اور اس کے حضور اظہار خضوع کرتے ہوئے اذان صبح سے لے کر مغرب تک ان آٹھ چیزوں سے پرہیز کرے جو بعد میں بیان کی جائیں گی۔

روزے کی نیت: انسان یہ ارادہ کرے کہ وہ خوشنودی خدا کے لیے اذان صبح سے لے کر مغرب تک ان چیزوں سے پرہیز کرے گا جو روزہ کو باطل کر دیتی ہیں۔

سوال 661: کیا روزے دار کے لیے روزہ کی نیت کو الفاظ کی صورت میں زبان پہ لے آنا ضروری ہے؟

جواب: روزے دار کے لے روزہ کی نیت کو الفاظ کی صورت میں زبان پر لے آنا ضروری نہیں ہے بلکہ ارادہ کرنا کافی ہے۔

سوال 662: کیا روزے کی نیت کے لیے ضروری ہے کہ ان آٹھ چیزوں کو ذکر کیا جائے جو روزے کو باطل کر دیتی ہیں؟

جواب: ان آٹھ چیزوں کا ایک ایک کرکے ارادہ کرنا یا زبان پہ لے آنا ضروری نہیں ہے بلکہ اجمالی طور پر ان چیزوں سے پرہیز کا ارادہ کرے جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

سوال 663: روزے کی نیت کا وقت کیا ہے؟

جواب: واجب معین روزے کی نیت کا وقت طلوع فجر ہے۔ فجر کے طلوع (جسے صبح صادق کہتے ہیں) ہونے سے پہلے انسان ان چیزوں سے پرہیز کرے جو روزہ کو باطل کر دیتی ہیں۔

سوال 664: اگر روزہ واجب ہو اور معین نہ ہو تو اس کی نیت کا وقت کیا ہے؟

جواب: واجب روزہ جس کا وقت معین نہیں ہے اس کی نیت کا وقت زوال سے پہلے تک ہے۔

سوال 665: مستحب روزے کی نیت کا وقت کیا ہے؟

جواب: مستحب روزے کی نیت کا وقت سورج کے غروب ہونے تک ہے۔ اگر انسان صبح صادق سے کچھ کھائے پیے نہیں اور ان چیزوں سے بھی پرہیز کیا ہو جو روزے کو باطل کر دیتی ہیں تو دن میں

جب بھی مستحب روزے کی نیت کرے تو اس کا روزہ صحیح ہوگا۔

سوال 666 : ماہ رمضان کے روزوں کی نیت ایک ساتھ کر سکتا ہے یا ہر دن کے روزے کی نیت کرنا ضروری ہے ؟

جواب : انسان ماہ رمضان کی پہلی رات ہی پورے رمضان کے روزوں کا قصد کر سکتا ہے مثلا یہ نیت کرے کہ انشاء اللہ وہ رمضان کے پورے روزے رکھے گا تو یہ کافی ہے اس کے لیے ضروری نہیں ہی کہ ہر دن صبح طلوع سے پہلے اس دن کے روزے کی نیت کرے۔

سوال 667 : اگر انسان ماہ رمضان کے روزے کی نیت کرنا بھول جائے تو وہ کیا کرے؟

جواب : اگر انسان ماہ رمضان کے روزے کی نیت بھولنے کی وجہ سے یا جہالت کی وجہ سے نہیں کر سکا اور ان چیزوں کا ارتکاب بھی نہیں کیا جو روزے کو باطل کر دیتی ہیں تو اگر اسے زوال سے پہلے یاد آگیا ہے تو اسی وقت نیت کرے اس کا اس دن کا روزہ صحیح ہے اور اگر زوال کے بعد یاد آیا تو نیت کرے اور اس روزے کو مکمل کرے اور بعد میں احتیاطا اس دن کی قضاء بھی کرے۔

سوال 668 : اگر کوئی یہ جانتے ہوئے بھی کہ ماہ رمضان ہے وہ ماہ رمضان کے علاوہ کسی اور روزے کی نیت کرے تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے ؟

جواب : اگر کوئی جان بوجھ کر رمضان کے مہینہ میں کسی اور روزے کی نیت کرے تو اس کا وہ روزہ رمضان کا روزہ شمار نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ روزہ ہوگا جس کی اس نے نیت کی تھی۔

سوال 669 : اگر انسان کو شک ہو کہ آج رمضان کے چاند کی پہلی ہے یا تیس (30) شعبان ہے تو وہ اس دن روزے کی نیت کیسے کرے گا؟

جواب : شک کی صورت میں شعبان کے مستحب روزے کی نیت کرے یا پھر قضاء کی نیت کرے اب اگر بعد میں وہ رمضان کی پہلی ثابت ہوئی تو اس کا روزہ رمضان کا روزہ شمار ہوگا لیکن اگر وہ شک والے دن رمضان کی نیت سے روزہ رکھتا ہے تو اس کا روزہ باطل ہوگا اور اگر وہ یہ نیت کرے کہ اگر شعبان کا ہو تو مستحب کی نیت کرتا ہوں اور اگر رمضان کا ہو تو وجوب کی نیت کرتا ہوں تو بھی اس کا روزہ صحیح ہے۔

مبطلات روزہ

آٹھ چیزیں روزے کو باطل کر دیتی ہیں۔

1: کھانا پینا: اگر انسان روزے کی حالت میں جان بوجھ کر کوئی چیز کھا لے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا چاہے وہ چیز عادۃً کھائی اور پی جاتی ہو جیسے روٹی اور پانی یا عادۃً کھائی اور پی نہ جاتی ہو جیسے مٹی اور درخت کا شیرہ اور خواہ وہ کم ہو یا زیادہ مقدار میں ہو۔

سوال 670: روزے کی حالت میں برش کیا جا سکتا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں برش کیا جا سکتا ہے لیکن دوائی اور پانی کو حلق تک نہ پہنچائے۔

2: جماع کرنا: جان بوجھ کر جماع کرنا روزے کو باطل کر دیتا ہے۔

سوال 671: جماع کی کتنی مقدار روزہ کو باطل کرتی ہے؟

جواب: عضوِ تناسل اگر شرمگاہ میں حشفہ (سپاری) کی مقدار تک داخل ہو جائے تو روزہ باطل ہو جائے گا خواہ منی خارج ہو یا نہ ہو، آگے کی شرمگاہ میں دخول کرے یا پیچھے کی شرمگاہ میں ہاں اگر مقدار حشفہ سے کم داخل ہو تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔

سوال 672: جس کے ساتھ جماع کیا جائے اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا بھی روزہ باطل ہو جائے گا۔

سوال 673: اگر کوئی بھول کر جماع کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بھول کر جماع کرنے سے روزہ باطل نہیں ہوتا البتہ جماع کے دوران یاد آجائے کہ وہ روزے کی حالت میں ہے تو فوراً جماع ترک کر دے۔ اگر ایسا نہیں کرے گا تو روزہ باطل ہو جائے گا۔

3: استمناء:

سوال 674: استمناء سے کیا مراد ہے اور آیا اس سے روزہ باطل ہو جائے گا۔

جواب: استمناء سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی دوسرے طریقے سے (جماع کے علاوہ) منی خارج کرے۔ روزے کی حالت میں جان بوجھ ایسا کرنے سے روزہ باطل ہو جائے گا۔

سوال 675 : اگر کسی کی روزہ کی حالت میں بے اختیاری سے منی خارج ہو جائے تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب : اس کا روزہ صحیح ہے اور اسی طرح اگر احتلام ہو جائے تو روزہ باطل نہیں ہو گا۔

4 : خدا اور رسول پر بہتان باندھنا :

اگر روزے دار زبان سے یا لکھ کر یا اشارے سے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اکرم ﷺ یا آئمہ اطہارؑ میں سے کسی سے جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

5 : غبار کو حلق تک پہنچانا :

سوال 676 : غبار کو نگلنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : احتیاط واجب کی بنا پر گاڑھے غبار کو حلق تک پہنچانے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

سوال 677 : اگر غبار گاڑھا نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسا غبار جو گاڑھا نہ ہو اسے حلق تک پہنچانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال 678 : روزے کی حالت میں سگریٹ اور تمباکو کے دھواں کو حلق تک پہنچانے کا کیا حکم ہے؟

جواب : احتیاط واجب کی بنا پر سگریٹ اور تمباکو کے دھواں کو حلق تک نہ پہنچائے۔

سوال 679 : اگر روزے دار بھول جائے کہ وہ روزے کی حالت میں ہے اور غبار حلق تک پہنچ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : اس کا روزہ درست ہے

6 : اذان صبح تک جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں رہنا :

سوال 680 : اذان صبح تک جنابت کی حالت میں باقی رہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر روزہ دار جان بوجھ کر اذان صبح تک جنابت کی حالت میں باقی رہے غسل یا تیمیم نہ کرے تو اس کا اس دن کا روزہ باطل ہو گا۔

7 : حقنہ لینا :

سوال 681: حقنہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے، کہ پانی یا کسی مائع چیز کو مقعد کے ذریعے بڑی آنت میں داخل کرنا۔

سوال 682: روزے کی حالت میں حقنہ لینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں حقنہ لینے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اگرچہ یہ امر مجبوری یا علاج کی غرض ہی کیوں نہ ہو۔

8: قے کرنا:

سوال 683: روزے کی حالت میں قے کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

سوال 684: اگر قے آرہی ہو تو اسے روکنا واجب ہے؟

جواب: اگر اسے طبیعی نظام کے تحت قے آرہی ہو تو اسے روکنا واجب نہیں ہے اور روزہ بھی باطل نہیں ہوگا۔

سوال 685: روزے کی حالت میں سر کو پانی میں ڈبونے کا کیا حکم ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں سر کو پانی میں ڈبونے سے روزہ باطل نہیں ہوتا اگرچہ ایسا کرنا شدید مکروہ ہے

مکروہات روزہ

سوال 686: روزے دار کے لیے کونسی چیزیں مکروہ ہے؟

جواب: ۱: آنکھ میں دوا ڈالنا، اور سرمہ لگانا جبکہ اس کا مزہ یا بو حلق تک پہنچ جائے۔

۲: ہر ایسا کام کرنا جو کمزوری کا باعث بنے، جیسے خون دینا۔

۳: ناک میں دواء ڈالنا۔

۴: خوشبودار جڑی بوٹیاں سونگھنا۔ ۵: عورت کا پانی میں بیٹھنا۔ ۶: کسی جامد چیز سے حقنہ کرنا۔ ۷: جو لباس پہن رکھا ہوا سے تر کرنا۔ ۸: دانت نکلوانا اور ہر وہ کام کرنا جس کی وجہ سے منہ سے خون نکلے۔ ۹: تر لکڑی سے مسواک کرنا۔ ۱۰: بلاوجہ پانی یا کوئی اور مائع چیز منہ میں ڈالنا۔

ایسے موارد جہاں روزے کی قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

اگر کوئی شخص رمضان کے روزے کو جان بوجھ کر کھانے، پینے، جماع، استمناء یا اذان صبح تک جنابت کی حالت میں باقی رکھنے کی وجہ سے باطل کرے تو اس پر روزے کی قضاء کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہوگا۔

سوال 687: روزے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: رمضان کے روزے کو باطل کرنے کا کفارہ ایک غلام آزاد کرے یا پے در پے دو مہینے روزے رکھے یا ساٹھ (60) فقیروں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔

سوال 688: جو آدمی ساٹھ فقیر کو ایک ساتھ کھانا نہیں کھلا سکتا تو وہ کیا کرے؟

جواب: اسے چاہیے کہ وہ ہر فقیر کو ایک مُد تقریبا 3/4 کلو طعام یعنی گندم، جَو وغیرہ دے۔

سوال 689: ایک ایسا آدمی جو کفارے کے طور پر کچھ بھی نہیں دے سکتا تو وہ کیا کرے؟

جواب: اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تو پھر جتنا ہو سکے صدقہ دے اور اگر صدقہ بھی نہیں دے سکتا تو توبہ اور استغفار کرے۔

وہ مقامات جہاں صرف روزہ کی قضاء واجب ہوتی ہے کفارہ نہیں۔

1) روزے کی نیت نہ کرے۔ یا ریاکاری کے لیے روزہ رکھے یا روزہ نہ رکھنے کا ارادہ کرے اور بعد میں ایسے امور انجام نہ دے جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے تو ایسے آدمی پر صرف روزے کی قضاء واجب ہے کفارہ واجب نہیں ہے۔

2) رمضان میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اور جنابت کی حالت میں ایک دن یا کئی دن روزہ رکھتا ہے تو اس صورت میں جب بھی اسے یاد آئے تو ان دنوں کی قضاء کرے گا۔

3) ماہ رمضان میں یہ تحقیق کیے بغیر کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں اور کوئی ایسا کام کرے جو روزے کو باطل کر دیتا ہے اور بعد میں پتا چلے کہ صبح ہو چکی تھی تو اس صورت میں صرف اسی دن کی قضاء واجب ہے۔

4) کوئی کہے کہ صبح نہیں ہوئی اور انسان کوئی ایسا کام کر دے جو روزے کو باطل کر دیتا ہے اور بعد میں پتا چلے کہ صبح ہو چکی تھی تو روزے کی قضاء واجب ہو گی۔

5) انسان پیاس کی وجہ سے کلی کرے اور پانی بے اختیار پیٹ میں چلا جائے تو قضاء واجب ہوتی ہے لیکن اگر وضوء کے لیے کلی کرے اور پھر بے اختیار پانی پیٹ میں چلا جائے تو پھر قضاء واجب نہیں ہے۔

سوال 690: اگر روزہ دار پانی کے علاوہ کوئی اور چیز منہ میں ڈالے یا پانی ناک میں ڈالے اور وہ بے اختیار پیٹ میں چلا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ درست ہے اس کی قضاء واجب نہیں ہے۔

سوال 691: روزہ کی حالت میں زیادہ کلیاں کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: روزہ دار کے لیے زیادہ کلیاں کرنا مکروہ ہے۔

روزے کی قضاء کے احکام

سوال 692 : کیا بچپن کی حالت میں یا جنون اور بے ہوشی کے عالم میں چھوڑے جانے والے روزے کی قضاء واجب ہے؟

جواب: جی نہیں ایسی صورتوں میں قضاء واجب نہیں ہے اور اسی طرح کافر اصلی اگر مسلمان ہو جائے تو اس پر بھی روزوں کی قضاء واجب نہیں ہے

سوال 693: حالت حیض اور نفاس یا نیند اور بے ہوشی کی حالت میں جو روزے چھوٹ جائیں ان کی قضاء کا کیا حکم ہے؟

جواب: مذکورہ اسباب کی وجہ سے چھوٹ جانے والے روزے کی قضاء واجب ہے۔

سوال 694: اگر کسی سے روزہ چھوٹ جائے تو بعد میں اس کی قضاء کو فوراً بجالانا واجب ہے؟

جواب : فوری طور پر اس کی قضاء واجب تو نہیں ہے لیکن احتیاط مستحب ہے کہ ایک رمضان کی روزے کی قضاء کو دوسرے رمضان تک تاخیر نہ کرے۔

مسافر کے روزوں کے احکام۔

سوال 695: کس مسافر پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے؟

جواب: وہ مسافر جس پر سفر میں چار رکعتی نماز دو رکعتی پڑھنا واجب ہوتا ہے اس کے لیے سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اس کا روزہ قصر ہے لیکن وہ مسافر جس پر سفر میں پوری نماز واجب ہوتی ہے جیسے جس کا پیشہ ہی سفر کرنا ہو، ڈرائیور، یا جس کا سفر کرنا حرام ہو تو اس پر سفر میں روزہ رکھنا واجب ہے۔

سوال 696 : کیا انسان ماہ رمضان میں سفر کر سکتا ہے؟

جواب : رمضان میں سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن روزے سے بچنے کے لیے سفر کرنا مکروہ ہے البتہ جو سفر کسی ضروری کام کے لیے ہو جیسے حج یا عمرہ وغیرہ کے لیے یا کسی مومن کی تیمار داری کے لیے یا اس کی حاجت روائی کے لیے تو پھر یہ سفر مکروہ نہیں ہوگا۔

سوال 697 : اگر کوئی بھول کر سفر کی حالت میں روزہ رکھ لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسے آدمی کا روزہ بنا پر احتیاط باطل ہے۔

سوال 698 : جو آدمی ظہر کے بعد سفر کرے تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب : جو آدمی ظہر کے بعد سفر کرتا ہے اس کا اس دن کا روزہ صحیح ہے۔

سوال 699 : ایک آدمی سفر میں تھا اور زوال سے پہلے اپنے وطن واپس آگیا ہے تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب : اگر اس نے سفر میں کوئی ایسا کام نہیں کیا تھا جو روزے کو باطل کر دیتا ہے تو اس دن کا اس کا روزہ صحیح ہے اور اس پر واجب ہے کہ اس روزے کو پورا کرے۔

سوال 700 : اگر کوئی سفر میں ہو اور زوال کے بعد گھر واپس آئے تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب : ایسے آدمی کا اس دن کا روزہ باطل ہے اور اس پر قضاء واجب ہے۔

سوال 701 : ایسا آدمی جو کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کے لیے رمضان میں دن کے وقت جماع کرنے ، پیٹ بھر کر کھانے اور پینے کا کیا حکم ہے؟

جواب : اس آدمی پر ایسے کام انجام دینا مکروہ ہے۔

سوال 702 : وہ کونسے لوگ ہیں جن پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے؟

جواب :

1) ایسا آدمی جو عمر کے اس حصے میں پہنچ جائے کہ اب وہ روزہ رکھنے کی قدرت نہیں رکھتا یا روزہ رکھنا اس کے لیے شدید تکلیف کا باعث ہو تو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔ لیکن اس صورت میں اس پر واجب ہے کہ وہ ہر روزے کے بدلے ایک مد طعام فقیر کو دے گا۔

2) ایسا شخص جسے پیاس بہت زیادہ لگتی ہو اور وہ پیاس برداشت نہ کر سکتا ہے تو ایسے آدمی پر روزہ واجب نہیں ہے اور اس پر بھی واجب ہے کہ ہر روزے کے عوض ایک مد طعام فقیر کو دے گا۔
3) ایسی خاتون جو حاملہ ہو اور اس کا بچہ پیدا کرنے کا وقت قریب ہو اگر وہ روزہ رکھے تو روزے سے اس کو یا اس کے بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے اور اس پر مد طعام دینا واجب ہو گا اور بعد میں اس خاتون پر روزوں کی قضاء بھی واجب ہو گی۔
4) وہ خاتون جو بچے کو دودھ پلاتی ہو اور اس کا دودھ اتنا کم ہو کہ اگر وہ روزے رکھے گی تو اسے یا اس کے بچے کو نقصان ہو گا تو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے وہ ہر روزے کے عوض ایک مد طعام دے گی اور بعد میں ان روزوں کی قضاء بھی کرے گی۔

چاند کے ثبوت کے طریقے۔

ہر مہینے کی پہلی تاریخ ان چار طریقوں سے ثابت ہوتی ہے۔
1) انسان خود چاند دیکھے۔
2) ایک ایسا گروہ جس کے کہنے پر یقین یا اطمئنان ہو اور وہ چاند دیکھنے کا دعویٰ کریں۔ تو مہینے کی پہلی تاریخ ثابت ہو جائے گی۔
3) دو عادل مرد یہ کہیں کہ ہم نے رات کو چاند دیکھا ہے۔
4) شعبان کی پہلی تاریخ سے تیس دن گزر جائیں تو رمضان کی پہلی تاریخ ثابت ہو جائیگی اور اسی طرح رمضان کے تیس دن گزرنے کے بعد شوال کی پہلی تاریخ ثابت ہو جائے گی۔

حرام اور مکروہ روزے۔

عید الفطر اور عید قربان کے دن روزہ رکھنا حرام ہے اور جس دن انسان کو یہ علم نہ ہو کہ شعبان کی آخری تاریخ ہے یا رمضان کی پہلی تاریخ ہے تو اس دن رمضان کی نیت سے روزہ رکھنا حرام ہے۔
اگر خاتون کے مستحب روزہ رکھنے سے شوہر کی حق لذت میں حق تلفی ہوتی ہو تو اس خاتون پر مستحب روزہ رکھنا حرام ہے۔

اگر اولاد کا مستحب روزہ رکھنا ماں باپ کے لیے اپنی اولاد پر شفقت کی وجہ سے اذیت کا موجب بنے تو اولاد پر مستحب روزہ رکھنا حرام ہے۔

عاشورہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اور جس دن شک ہو کہ عرفہ (۹ ذی الحج) کا دن ہے یا عید قربان کا تو اس دن بھی روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

مستحب روزے

حرام اور مکروہ روزے (جن کا ذکر ابھی ہوا ہے) کے علاوہ سال کے تمام دنوں کے روزے مستحب ہیں اور بعض دنوں میں روزے کی زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

1) ہر مہینے کی پہلی اور آخری جمعرات اور پہلا بدھ جو مہینے کی دسویں تاریخ کے بعد آئے۔
2) ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو روزہ مستحب ہے۔
3) رجب اور شعبان کے پورے مہینے کے روزے یا ان دو مہینوں میں جتنے روزے رکھ سکیں مستحب ہیں۔
4) عید نوروز کے دن
5) شوال کی چوتھی سے نویں تاریخ تک۔
6) ذی القعدۃ کی پچیسویں اور انتیسویں تاریخ۔
7) ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے نویں تاریخ (یوم عرفہ) تک۔
8) ۱۸ ذوالحجہ عید سعید غدیر کے دن۔
9) ۲۴ ذوالحجہ عید مباہلہ کے دن۔
10) محرم الحرام کی پہلی، تیسری، اور ساتویں تاریخ۔
11) ۱۷ ربیع الاول رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن۔
12) ۱۵ جمادی الاول۔
13) ۲۷ رجب المرجب جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے دن۔

سوال 703: جو شخص مستحب روزہ رکھے کیا اس پر واجب ہے کہ اس کو پورا کرے؟

جواب: مستحب روزے کو پورا کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اگر کوئی مومن روزہ دار کو دن میں کسی بھی وقت کھانے کی دعوت دیتا ہے تو روزہ دار اس کو قبول کرے اور روزہ کھول سکتا ہے۔

زکات فطرہ کے مسائل

سوال 704: زکوٰۃ فطرہ کن لوگوں پر واجب ہے؟

جواب: عید الفطر کی رات غروب آفتاب کے وقت جو شخص بالغ ہو، عاقل ہو، بے ہوش نہ ہو، آزاد اور غنی ہو تو اس پر اپنا اور اپنے عیال کا فطرہ واجب ہے۔

سوال 705: جو آدمی غروب کے وقت نابالغ تھا اور بعد میں بالغ ہوا یا بے ہوش تھا اور بعد میں ہوش آگیا تو کیا اس پر فطرہ واجب ہوگا؟

جواب: جی نہیں ایسے آدمی پر فطرہ واجب نہیں ہے۔

سوال 706: ایک آدمی اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لیے سال بھر کے اخراجات نہیں رکھتا اور نہ ہی اس کے پاس ایسا روزگار ہے جس سے وہ اخراجات پورے کرے تو اس کے فطرے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے آدمی پر فطرے نکالنا واجب نہیں ہے البتہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اگر اس کے پاس ایک مد کھانا ہو تو اسے اپنے عیال میں کسی ایک کو صدقہ دے اور وہ دوسرے کو دے اسی طرح آخری آدمی اس صدقہ کو کسی اجنبی آدمی کو دے دے تو اس طرح اس کا فطرہ ادا ہو جائے گا۔

سوال 707: ایک بالغ آدمی پر کن لوگوں کا فطرہ واجب ہوتا ہے؟

جواب: ایسا آدمی جس میں فطرہ کے وجوب کی شرائط موجود ہوں تو اس پر اپنا اور اپنے اہل وعیال، چاہے ان کا نفقہ اس پر واجب ہو یا نہ ہو، مسلمان ہوں یا نہ ہوں کا فطرہ واجب ہوتا ہے۔ اور اگر عید کی رات غروب سے پہلے اس کے پاس مہمان آجائے جو اس کے پاس کھانا کھانے والا سمجھا جائے اور رات اسی کے ہاں گزارے تو اس کا فطرہ بھی میزبان پر واجب ہے۔

سوال 708: اگر کسی کے ہاں غروب کے بعد بچہ پیدا ہو تو کیا اس کا فطرہ دینا واجب ہوگا؟

جواب: نہیں اس کا فطرہ دینا واجب نہیں ہے۔

سوال 709 : جس کا فطرہ دوسرے پر واجب ہو تو کیا خود اس پر فطرہ دینا واجب ہے؟

جواب : اس پر واجب نہیں ہے البتہ اگر وہ آدمی اس فطرہ ادا نہ کرے تو اگر اس میں فطرہ کے وجوب کی شرائط موجود ہوں تو خود اس پر اپنا فطرہ دینا واجب ہوگا۔

سوال 710 : جس کا فطرہ دوسرے پر واجب ہے کیا وہ اپنا فطرہ ادا کر سکتا ہے؟

جواب : اگر وہ خود اپنا فطرہ ادا کر دے تو جس پر اس کا فطرہ واجب تھا اس سے ساقط نہیں ہوگا۔

سوال 711 : فطرہ کتنی مقدار میں دینا واجب ہوتا ہے؟

جواب : ایک آدمی کا فطرہ ایک صاع (تقریبا 3 کلو گرام) ہوتا ہے۔

سوال 712 : فطرہ کن چیزوں سے دینا ضروری ہے؟

جواب : جو غذا فطرہ دینے والے کے شہر میں کھائی جاتی ہے اسی پر فطرہ دینا واجب ہے ۔ جیسے گندم، جو، کھجور، کشمش، چاول وغیرہ۔

سوال 713 : مستحق کو فطرہ کے طور یہ چیزیں دینا ضروری ہے یا ان کی قیمت بھی دے سکتا ہے؟

جواب : ان کی قیمت بھی دی جا سکتی ہے

زکوۃ فطرہ کا مصرف

سوال 714 : زکوۃ فطرہ کن لوگوں کو دیا جا سکتا ہے؟

جواب : احتیاط واجب کی بنا پر فطرہ صرف ان شیعہ اثناء عشری فقراء کو دینا ضروری ہے جن میں زکوۃ کے مستحقین والی شرائط موجود ہوں۔

سوال 715 : غیر سید کا فطرہ سید کو دیا جا سکتا ہے؟

جواب : جی نہیں دیا جا سکتا ہے۔

سوال 716 : اگر سید کسی غیر سید کے ہاں مہمان ہو اور غیر سید اس کا فطرہ نکالے تو اس صورت میں وہ فطرہ سید کو دیا جا سکتا ہے؟

جواب : جی نہیں اس صورت میں بھی غیر سید اس سید کا فطرہ کسی دوسرے سید نہیں دے سکتا ہے

کیونکہ معیار معیل ہے اعیال نہیں ہے۔

سوال 717 : ایک فقیر کو کتنا فطرہ دیا جاسکتا ہے؟

جواب : احتیاط مستحب کی بناء پر ایک فقیر کو ایک صاع (تین کلو گرام) سے کم مقدار میں نہ دے۔

سوال 718 : فطرہ کے وجوب کا وقت کیا ہے؟

جواب : فطرہ عید کی رات ہی واجب ہو جاتا ہے اور اسی وقت ہی فقراء کو دینا چاہیے۔

سوال 719 : مستحق تک فطرہ پہنچانے میں کتنی تاخیر جائز ہے؟

جواب : جس نے نماز عید نہیں پڑھی تو عید کے دن زوال تک تاخیر کر سکتا ہے لیکن جس نے نماز عید پڑھ لی ہو تو احتیاط لازم کی بنا پر اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ فطرہ نماز عید کے بعد تک مؤخر کرے۔

سوال 720 : اگر زکوۃ فطرہ کو الگ کرلے تو پھر ادا کرنے میں تاخیر کر سکتا ہے؟

جواب : جی ہاں اگر کسی خاص فقیر کو دینا ہو تو تاخیر کر سکتا ہے۔

سوال 721 : اگر کوئی فطرہ عید کے دن بھی ادا نہیں کرتا تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب : ایسے آدمی سے فطرہ ساقط نہیں ہوگا اسے قضاء اور ادا کی نیت کے بغیر قصد قربت کے بغیر ادا کرنا چاہیے۔

سوال 722 : ماہ رمضان میں عید سے پہلے فطرہ دیا جاسکتا ہے؟

جواب : عید سے پہلے ماہِ رمضان میں فطرہ دیا جاسکتا ہے لیکن احتیاط مستحب ہے کہ اس صورت میں فطرہ مستحق کو قرض کی نیت سے دے اور عید کی رات فطرہ کی نیت کرلے۔

احکامِ خمس

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور (اے اہل ایمان) تم جان لو کہ جو چیز (جہاد یا کمائی یا دیگر جائز ذرائع سے) غنیمت یا فائدے کے عنوان سے حاصل کرو تو ان کا خمس (پانچواں حصہ) خدا اور خدا کے رسول اور رسول کے قرابتداروں اور یتیموں اور فقیروں اور سفر کی راہ میں بے بس و لاچار ہو جانے والوں (جو کہ خاندان پیغمبر میں سے ہیں) کا ہے، اگر تم خدا پر اور اس چیز پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر حق کو باطل سے جدا کرنے والے دن نازل کی تھی، جس روز دو گروہ (مومن اور کافر جنگ بدر میں باہم مقابل ہوئے تھے) اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

غنیمت کا لفظ قرآن میں چھ بار استعمال ہوا ہے اور غنیمت (فائدہ) صرف جنگ سے حاصل ہونے والی آمدنی نہیں ہوتی بلکہ ہر قسم کا منافع ہوتا ہے راغب اسفہانی کی مفردات میں ہے کہ ہر وہ چیز کہ جو انسان کو حاصل ہوتی ہے اسے غنیمت کہا جاتا ہے

امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق فرمایا ہے کہ خدا کی قسم خمس کی آیت سے مراد انسانوں کی روز مرہ کی آمدنیاں ہیں۔

یہ بات واضح ہے کہ خدا کو خمس کی ضرورت نہیں ہے اس بنا پر سہم خدا، خدا کے قانون کی حاکمیت اور رسول کی ولایت، اسلام کی تبلیغات اور اس کی آواز کو دنیا تک پہنچانے، ناتواں اور ضعیف افراد کی مدد کرنے کے لیے ہے۔ روایات کی بنیاد پر سہم خدا اور سہم رسول ﷺ آپ کے اختیار میں ہے اور ان کے بعد امامِ معصومؑ کے اختیار میں ہے اور یہ تینوں سہم (سہم خدا، سہم رسول اور ذی القربۃ) امام زمانہ کی غیبت میں نواب خاص یا ان کے نواب عام یعنی مجتہد جامع الشرائط کے اختیار میں دیے جا چکے ہیں۔

خمس کے آثار و برکات

(1) جنت کی ضمانت: ایک شخص نے امام باقرؑ کو اپنا خمس ادا کیا تو امامؑ نے فرمایا"ضمنت لک علی و علی ابی الجنة "یعنی اپنی اور اپنے والد کی جانب سے تجھے جنت کی ضمانت دیتاہوں

(2) گناہوں کا کفارہ اور روزِ قیامت کا ذخیرہ: امام رضاؑ نے فرمایا" مال کا خمس نکالنا تمہارے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ اور قیامت اور محتاجی کے دن کا ذخیرہ ہے

(3) دعاءِ امام کی شمولیت: امام رضاؑ نے فرمایا" ان الخمس عوننا علی دیننا" بے شک خمس ہمارے دین (تشیع) پر ہماری مدد ہے۔" ولا تحرموا انفسکم دعاءنا ماقدرتم علیہ" جہاں تک ممکن ہو خود کو ہماری دعاوں سے محروم نہ کرو۔

(4) رزق کی کنجی اور مال میں برکت: امام رضاؑ نے فرمایا" خمس کی ادائیگی تمہارے رزق کی کشادگی کی کنجی ہے"

(5) پاک نسل: روایت میں ہے کہ خمس کی ادائیگی مال کو پاک کرتی ہے اور پاک مال نسل کے پاک ہونے کا مقدمہ ہے۔

(6) مال کی پاکیزگی: امام جعفر صادقؑ نے فرمایا" ما ارید بذلک الا ان تطھروا" میرا تم سے درھم لینے کا مقصد سوائے تم کو اور تمہارے اموال کو پاک کرنے کے سوا کوئی اور نہیں ہے کیونکہ میری حالت ان دنوں خوب ہے۔

(7) خاندانِ رسالت سے غربت کی دوری: امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا" خدا نے خمس کے نصف کو پیغمبر ﷺ کے قریبی رشتہ داروں کے مقرر کیا ہے اور خمس کے ذریعہ ان کو لوگوں کے صدقات سے بے نیاز کیا ہے۔

خمس نہ دینے کے نقصانات:

امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا" اگر میرے حق کی رقم (خمس و زکاۃ) ادا نہیں کی تو خدا تمہاری زندگی کو ایسے موڑ پر لائے گا کہ اس کا دوگنا حصہ باطل کے رستے میں خرچ کروگے۔

امام رضاؑ نے فرمایا" جو خمس نہیں دیتا ہم اہل بیت اس کے حق میں دعا نہیں کرتے دو پیسوں کی رقم کی خاطر خود کو ہماری دعا سے محرُوم نہ کرو"

امام زمانہؑ نے فرمایا" لعنۃ اللہ و الملائکۃ والناس اجمعین علی من استحل من مالنا درھما" خدا، اس کے ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس پر جو ہمارے مال میں سے ایک درھم بھی اپنے لیے حلال قرار دے۔

سوال 723: کن چیزوں پر خمس واجب ہوتا ہے؟

جواب: مندرجہ ذیل چیزوں پر خمس واجب ہوتا ہے۔

(۱) غنیمت: اگر مسلمان امامؑ کے حکم سے کفار سے جنگ کرے اور جو چیزیں جنگ میں ان کے ہاتھ لگ جائیں انہیں غنیمت کہا جاتا ہے۔

سوال 724: غنیمت پر کب خمس واجب ہوتا ہے؟

جواب: جب کفار سے جنگ امامؑ کے حکم سے ہو اور جو چیزیں امامؑ کے ساتھ خاص ہوتی ہیں ان کے علاوہ باقی چیزوں پر خمس واجب ہو گا۔

سوال 725: اگر کفار سے جنگ امامؑ کے حکم سے نہ ہو تو پھر مال غنیمت کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: اس صورت میں جو بھی مال ہو گا وہ امامؑ کا حق ہے اس میں مسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہے۔

سوال 726: جنگ کے علاوہ کافروں سے مال چھین لینا یا چوری کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر یہ کام مومن کے لیے خیانت اور نقص امن میں شمار ہوتا ہو تو جائز نہیں ہے اور جو چیزیں ان سے لے چکا ہے ان کو واپس لوٹانا احتیاط واجب کی بناء پر واجب ہے۔

سوال 727: ناصبی کے مال کا کیا حکم ہے؟

جواب: مومن کے لیے ناصبی کے مال کا مالک بننا اشکال سے خالی نہیں ہے احتیاط واجب کی بناء پر ایسا

نہیں کرنا چاہیئے۔

(۲)معدنیات:

جیسے سونا، چاندی، سیسا، تانبا اور لوہا وغیرہ پٹرولیم، کوئلہ، فیروزہ، عقیق پھٹکڑی اور نمک کی کانیں وغیرہ انفال کے زمرہ میں آتی ہیں اور یہ سب امامؑ کی ملکیت ہیں۔

سوال 728: معدنیات پر خمس کب واجب ہو گا؟

جواب: اگر کوئی شخص ان چیزوں کو زمین سے نکالتا ہے تو وہ اس کی ملکیت ہوں گی اگر نصاب تک پہنچ جائیں تو خمس نکالنا واجب ہو گا۔

سوال 729: معدنیات کا نصاب کیا ہے؟

جواب: ان کا نصاب ۱۵ مثقال مروجہ سکہ دار سونا ہے یعنی اگر کان سے نکالی ہوئی کسی چیز کی قیمت ضروری اخراجات نکالنے کے بعد ۱۵ مثقال سکہ دار سونے تک پہنچ جائے تو ضروری ہے کہ اس پر آنے والے اخراجات نکال کر باقی کا خمس نکالا جائے۔

سوال 730: کان سے نکلی ہوئی چیز کی قیمت نصاب سے کم ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر معدنیات کے عنوان سے خمس واجب نہیں ہو گا بلکہ وہ سالانہ آمدنی میں شمار ہو گی۔

(۳) گڑا ہوا دفینہ:

دفینہ وہ منتقل شدہ مال ہے جو چھپا ہوا ہوا اور لوگوں کی دسترس سے نکل چکا ہو جیسے زمین، درخت، پہاڑ یا دیوار میں چھپایا گیا ہو جہاں عام طور پر لوگ اپنے مال کو نہیں چھپاتے۔

سوال 731: دفینہ پر خمس کب واجب ہو گا؟

جواب: اگر انسان کو کسی ایسی زمین سے دفینہ ملے جو کسی کی ملکیت نہ ہو اور اس نے خود اس کو نکالا ہو تو وہ اس کا خمس ادا کرے گا۔

سوال 732: دفینہ کا نصاب کیا ہے؟

جواب: دفینے کا نصاب ۱۰۵ مثقال سکہ دار چاندی اور ۱۵ مثقال سکہ دار سونا ہے یعنی جو چیز دفینے سے ملے اگر اس کی قیمت ان دونوں مین سے کسی ایک کے برابر ہو تو خمس دینا واجب ہو گا۔

(۴) غواصی سے حاصل کیے ہوئے موتی:

اگر غواص کے ذریعے یعنی سمندر میں غوطہ لگا کر لؤلؤ، مرجان یا دوسرے موتی وغیرہ نکالے جائیں اگر اسکی قیمت ۱۸ چنے سونے کے برابر ہو جائے تو ضروری ہے کہ اس کا خمس دیا جائے۔

سوال 733: اگر دو یا اس سے زیادہ لوگ مل کر موتی وغیرہ نکالیں تو ان کے نکالنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر دو یا اس سے زیادہ لوگ ملکر موتی نکالیں تو جب تک ہر ایک کا حصہ نصاب تک نہ پہنچ جائے تو خمس واجب نہیں ہو گا۔

سوال 734: اگر سمندر میں غوطہ لگائے بغیر دوسرے ذرائع سے موتی نکالے تو ان کے خمس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں احتیاط واجب کی بناء خمس واجب ہو گا۔

سوال 735: اگر کوئی شخص بڑے دریاؤں مثلاً دجلہ اور فرات میں غوطہ لگائے اور موتی نکالے تو اس کے خمس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایسے دریاؤں میں موتی پیدا ہوتے ہوں تو ضروری ہے ان کا خمس نکالے۔

سوال 736: اگر کوئی شخص پانی میں غوطہ لگائے اور کچھ عنبر نکال لائے تو کیا اس پر خمس واجب ہو گا؟

جواب: اس صورت میں اگر عنبر کی قیمت ۱۸ چنے سونے یا اس سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ خمس دے بلکہ اگر پانی کی سطح یا سمندر کی کے کنارے سے بھی حاصل کرے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(۵) وہ زمین جو کافر ذمی کسی مسلمان سے خریدے:

اگر کافر ذمی مسلمان سے زمین خریدے تو مشہور قول کی بناء پر اس کا خمس اس زمین سے یا کسی اپنے دوسرے مال سے دے لیکن خمس کے عام قواعد کے مطابق اس صورت میں خمس کے واجب ہونے میں اشکال ہے۔

(۶) وہ حلال مال جو حرام مال میں مخلوط ہو جائے:

اگر حلال مال حرام مال کے ساتھ اس طرح مخلوط ہو جائے کہ انسان انہیں ایک دوسرے سے الگ نہ کر سکے اور حرام مال کے مالک اور اس کے مال کی مقدار بھی معلوم نہ ہو سکے اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اس

مقدار خمس سے زیادہ ہے یا کم ہے تو اس صورت میں تمام مال کا خمس نکالے اور احتیاط واجب کی بناء پر اسے ایسے شخص کو دے جو خمس اور مجہول المالک کے مال کا مستحق ہو۔

سوال 737: مال مخلوط کے خمس ادا کرنے کے بعد باقی مال اس آدمی پر حلال ہو جائے گا؟

جواب: جی: باقی مال اس پر حلال ہو گا۔

سوال 738: اگر حلال مال حرام مال سے مخلوط ہو اور انسان کو حرام مال کی مقدار کا علم ہو کہ وہ خمس کی مقدار سے کم ہے یا زیادہ ہے تو پھر اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اگر انسان اس کے مالک کو نہ جانتا ہو تو ضروری ہے کہ اتنی مقدار اس مالک کی طرف سے صدقہ کر دے اور احتیاط واجب کی بناء پر حاکم شرعی سے اجازت بھی لے۔

سوال 739: اگر کوئی شخص حرام سے مخلوط مال کا خمس دے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ مال خمس کی مقدار سے زیادہ تھا تو پھر اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں جتنی مقدار زیادہ تھی اتنی مقدار مالک کی جانب سے صدقہ ادا کر دے۔

سوال 740: اگر کوئی شخص حرام سے مخلوط حلال مال کا خمس دیتا ہے یا مجہول المالک مال کا صدقہ دیتا ہے اور بعد میں اس کا مالک مل جاتا ہے اور اگر وہ راضی نہ ہو پھر اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں ضروری ہے کہ احتیاط واجب کی بناء پر اس کے مال کے برابر اسے دینا ضروری ہے۔

(۷) کاروبار کا منافع:

جو انسان تجارت، صنعت، حرفت یا دوسرے کاروبار سے روپیہ پیسہ کمائے اور اگر وہ کمائی خود اس کے اور اس کے اہل و عیال کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو ضروری ہے کہ زائد کمائی کا خمس نکالے۔

سوال 741: اگر کسی کو بغیر کمائی کے کچھ مال مل جائے جیسے ہدیہ، تحفہ وغیرہ تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ ملنے والا مال اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو اس پر خمس واجب ہو گا۔

سوال 742: کن چیزوں پر خمس واجب نہیں ہے؟

جواب: حق مہر، وہ مال جو بیوی شوہر کو طلاق خلع لینے کے لیے دیتی ہے، میراث، اسی طرح اگر انکے عوض کوئی اور چیز خرید لے اس پر اور مخمس مال سے خریدی ہوئی چیز پر بھی خمس نہیں ہے۔

سوال743: اگر کسی شخص نے کفایت شعاری کے سبب سال بھر کے اخراجات کے بعد کچھ رقم پس انداز کی ہو تو کیا اس پر بھی خمس ہو گا؟

جواب: جی ہاں: ایسی صورت میں اس کی بچت پر خمس واجب ہو گا۔

سوال744: اگر کسی شخص کے تمام اخراجات کوئی دوسرا شخص برداشت کرتا ہو تو اس پر خمس واجب ہو گا؟

جواب: جی: جو بھی مال اس کے پاس ہو اور سال گزرنے کے بعد خرچ نہ ہو سکے تو اس پر خمس دیناواجب ہو گا۔

سوال745: تاجر، دکاندار اور کاریگر کب خمس نکالیں گے؟

جواب: ایسے لوگ جن کی کمائی کا کوئی ذریعہ ہو جیسے تاجر، دوکاندار، کاریگر، نوکری اور پیشہ ور افراد ان کے لیے ضروری ہے کہ جب انہوں نے کاروبار شروع کیا یا جس دن نوکری شروع کی اس دن سے سال شمار کریں اور سال گزر جائے تو جو کچھ ان کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو اس کا خمس ادا کریں گے۔

سوال746: جو لوگ کام وغیرہ نہیں کرتے اور انہیں اتفاقا کوئی نفع حاصل ہو جائے تو وہ کیسے خمس نکالیں گے؟

جواب: ایسے آدمی کے لیے جب بھی اسے مال ملے اس وقت سے ایک سال گزرنے کے بعد جتنی مقدار اس کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو اس کا خمس نکالے گا یعنی اپنے ہر فائدہ کا علیحدہ سال بنا سکتا ہے اور ایک تاریخ معین کرنا ضروری نہیں ہے۔

سوال747: جو آدمی کوئی کمائی کا ذریعہ رکھتے ہیں جیسے تاجر، دوکاندار یا کوئی نوکری پیشہ افراد اپنے سال کی ابتداء کب کریں گے؟

جواب: ان لوگوں کے لیے خمس کی تاریخ معین کرنا ضروری ہے اور وہ تاریخ وہی ان کی کمائی کا پہلا دن ہو گا اس دن سے سال گزرنے کے بعد جو کچھ بھی اس کے پاس بچ جائے گا تو اس کا خمس دیناواجب ہو گا۔

سوال748: اگر کسی کو سال کے دوران کوئی منافع ہو تو کیا اس پر اسی وقت خمس نکالنا واجب ہے؟

جواب: اگر کسی کو سال کے دوران کوئی منافع ہو تو وہ اسی وقت اس کا خمس دے سکتا ہے اور اس کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ سال کے ختم ہونے تک اس کی ادائیگی کو مؤخر کر دے۔

سوال749: خمس کے لیے قمری سال رکھنا ضروری ہے یا شمسی سال کے مطابق بھی رکھنا جائز ہے؟

جواب: خمس کے لیے شمسی سال (رومن کیلنڈر) رکھا جا سکتا ہے۔

سوال750: اگر کسی شخص کی آمدنی کے متعدد ذرائع ہوں مثلاً جائداد کا کرایہ آتا ہو اور خرید و فروخت بھی کرتا ہو اور نوکری وغیرہ بھی ہو تو اگر ان تمام ذرائع آمدنی اور اخراجات کا حساب وکتاب یکجا ہو تو خمس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ضروری ہے کہ سال بھر کے خاتمے پر جو کچھ اس کے اخراجات سے زائد ہو تو اس کا خمس ادا کرے۔

سوال751: انسان جو کچھ سال بھر میں خرچ کرتا ہے تو کیا اس پر بھی خمس ادا کرنا واجب ہے؟

جواب: کاروبار وغیرہ سے جو منافع حاصل ہو ان میں انسان سال بھر جو خوراک، لباس، گھر کے سازو سامان، مکان کی خریداری، بیٹے کی شادی، بیٹی کا جہیز اور زیارات وغیرہ پر اپنی شان کے مطابق خرچ کرے اس پر خمس دیناواجب نہیں ہے۔

سوال752: انسان جو رقم منت ادا کرنے، کفارا ادا کرنے یا تحفہ اور انعام دینے پر خرچ کرتا ہے کیا وہ سال کے اخراجات میں شمار ہو سکتا ہے؟

جواب: جی: یہ سب چیزیں سال کے اخراجات میں شمار ہو سکتی ہیں اگر اس کی حیثیت کے مطابق ہوں۔

سوال753: اگر انسان اپنی بیٹی کی شادی کے وقت تمام جہیز اکٹھا تیار نہ کر سکتا ہو تو وہ اسے کئی سالوں میں تھوڑا تھوڑا جمع کر سکتا ہے؟

جواب: جی: اگر جہیز کا تیار نہ کرنا اس کی شان کے خلاف ہو تو وہ ایسا کر سکتا ہے اور اس پر خمس بھی واجب نہیں ہو گا لیکن اس نے ایک سال کے منافع سے دوسرے سال میں جہیز تیار کیا ہو تو اس پر خمس دینا ضروری ہے۔

سوال754: جو مال کسی شخص نے زیارات اور حج وغیرہ پر خرچ کیا ہو تو وہ سال کے اخراجات میں شمار ہوتا ہے؟

جواب: اگر اسی سال کی آمدنی میں سے ہو جس میں حج کیا ہو تو اس پر خمس واجب نہیں ہو گا اور وہ اس سال کے اخراجات میں شمار ہو گا۔

سوال755: اگر کسی آدمی کو سال میں منافع نہیں ہوتا تو کیا وہ اس سال کے اخراجات اگلے سال کے منافع سے منہا کر سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں: وہ ایسا نہیں کر سکتا۔

سوال 756: جس چیز پر خمس واجب ہو چکا ہو اس میں سے خمس دیناواجب ہے یا اس کی قیمت کے برابر رقم بھی دے سکتا ہے؟

جواب:جی: جس چیز پر خمس واجب ہو اس میں سے بھی ادا کر سکتا ہے اور اسکی قیمت کے برابر رقم بھی دے سکتا ہے۔

سوال 757: جس مال پر خمس واجب ہو اور ابھی تک ادا نہ کیا جائے تو اس مال میں تصرف کرنا جائز ہے؟

جواب: ایسے مال میں خمس ادا کرنے سے پہلے تصرف کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال 758: جس شخص کو کسی دوسرے آدمی سے ایسا مال ملے جس کا خمس ادا نہ کیا گیا ہو تو کیا وہ آدمی اس مال میں تصرف کر سکتا ہے؟

جواب:جی: وہ آدمی اس مال میں تصرف کر سکتا ہے۔

سوال 759: ایک آدمی جس کو سال میں بچت ہوئی ہے لیکن اسی سال میں مقروض بھی ہو تو اسکے خمس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر اس نے قرضہ اسی سال کی مؤونت کے لیے لیا ہو تو اسی سال کی بچت سے منہا کر سکتا ہے اور باقی پر خمس دے۔

سوال 760: جو آدمی اپنی کمائی کے لیے جو آلات خریدتا ہے جیسے دوکان میں راس المال ٹیکسی، ٹریکٹر رکشہ وغیرہ تو کیا سال گزرنے کے بعد ان چیزوں پر خمس ہوگا؟

ج:جی: ان چیزوں پر خمس نکالنا واجب ہے۔

سوال 761: کمائی کے آلات کی قیمت خرید پر خمس ہوگا یا موجودہ قیمت پر خمس ہوگا؟

ج: کمائی کے آلات کی موجودہ قیمت پر خمس ہوگا۔

سوال 762: کیا نابالغ افراد کے اموال پر خمس واجب ہے؟

ج:جی: نابالغ افراد اور اسی طرح مجنون آدمی کے مال پر خمس واجب ہے۔ پس اگر ایسے افراد کو منفعت حاصل ہو اور ان کے سال بھر کے اخراجات سے زیادہ ہو تو ان کے ولی پر واجب ہے کہ ان کے اموال سے خمس نکالے۔

سوال763 : گھر میں پالتو جانور اور درختوں پر خمس کا کیا حکم ہے؟

ج؛ایسے جانور جو گھر میں رکھے جاتے ہیں اور فعلی ضرورت ہوتے ہیں جیسے(دودھ کے لیے یا سواری کے لیے)ان پر خمس نہیں ہے اور جو فعلی ضرورت نہیں ہوتے یا ضرورت سے زائد ہوتے ہیں(جن کو مستقبل کی ضرورت کے لیے پالا جاتا ہے)ان پر سال گزرنے کے بعد خمس واجب ہے اور اسی طرح درختوں پر بھی خمس واجب ہو گا۔

سوال764 : جب آدمی پر خمس واجب ہو اور وہ ادا نہ کر سکتا ہو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

ج:ایسا آدمی جامع الشرائط مجتہد یا ان کے وکیل سے رجوع کرے اور وہ اس آدمی کے ساتھ مصالحت کے بعد خمس اس کے ذمہ قرار دے گا۔ جسے وہ بعد میں اقساط میں ادا کرتا رہے گا۔

سوال765 : ایسا آدمی جس کو کئی سال تک کاروبار یا کسی دوسرے ذرائع سے آمد ہوئی اور اس نے خمس نہ نکالا ہو اور اب اگر خمس نکالنا چاہے تو وہ کیا کرے؟

ج: ایسے آدمی پر فوراان تمام چیزوں کا خمس ادا کرنا واجب ہے جو اس کی ضرورت سے زائد ہیں اور جو ضرورت والی اشیاء ہیں ان میں سے بھی جو ایسے مال سے خریدی گئی ہوں جس پر خمس واجب تھا یا اس چیز کو خریدنے کے ایک سال تک استعمال نہیں کیا تو ان پر خمس واجب ہو گا۔

سوال766 : کیا ایسا مال جس کا خمس ادا کیا جا چکا ہو سال گزرنے کے بعد اس پر خمس واجب ہے؟

ج: جی نہیں: ایسے مال پر خمس واجب نہیں ہے۔

سوال767 : جس کپڑے پر خمس واجب ہو اس میں نماز پڑھنا اور احرام باندھنا جائز ہے؟

ج: ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے اور احرام باندھنے سے یہ عمل باطل ہو جاتے ہیں

خمس کا مصرف

سوال768: خمس کا مصرف بیان کریں؟

جواب: خمس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے سادات کا حصہ اور امام علیہ السلام کا حصہ سادات کا حصہ کسی فقیر سید یا ایسے سید کو دیا جائے جو سفر میں ناچار ہو گیا ہو اور امامؑ کا حصہ موجودہ زمانے میں جامع

الشرائط مجتہد کو دیا جائے یا ایسے کاموں میں خرچ کیا جائے جس میں خرچ کرنے کی مجتہد جامع الشرائط اجازت دے۔

سوال769: سادات کا حصہ ان یتیم سید کو دیا جاسکتا ہے جو فقیر نہ ہو؟

جواب:ضروری ہے کہ سادات کا حصہ ایسے سادات کو دیا جائے جو سال بھر کے اخراجات نہیں رکھتے لیکن اگر سید سفر میں ناچار ہو گیا ہو تو اس کو دیا جاسکتا ہے اگرچہ وہ وطن میں امیر ہی کیوں نہ ہو۔

سوال770 :ایسا سید جو عادل تو نہیں لیکن فقیر ہے کیا اس کو سادات کا حصہ دیا جاسکتا ہے؟

جواب:جی: سید میں فقیر ہونا شرط ہے اس کا عادل ہونا شرط نہیں ہے لیکن اگر وہ سید شیعہ اثنا عشری نہیں ہے تو پھر اس کو دینا جائز نہیں ہے۔

سوال771 : سہم امامؑ کو انسان جامع الشرائط کی اجازت کے بغیر خرچ کر سکتا ہے؟

جواب:جی نہیں :امامؑ کے حصہ کو جامع الشرائط کی اجازت کے بغیر خرچ کرنا صحیح نہیں ہے جب تک جامع الشرائط مجتہد کی طرف رجوع نہیں کرے گا اس وقت تک اس کا ذمہ بری نہیں ہو گا۔

سوال772 :آیا تارک الصلوۃ، شراب پینے والے اور اعلانیہ گناہ کرنے والے لوگوں کو خمس دیا جاسکتا ہے؟

ج:احتیاط واجب کی بنا پر ان لوگوں کو خمس نہیں دیا جاسکتا۔

سوال773: کیا انسان اپنے خمس کو دوسرے شہر میں کسی مستحق کو دے سکتا ہے؟

جواب: اگر خمس نکالنے والے کے اپنے شہر میں مستحق نہ ہو تو وہ دوسرے شہر میں مستحق کو دیا جاسکتا ہے اور اگر اپنے شہر میں مستحق ہو تو پھر بھی دوسرے شہر مستحق کو دیا جاسکتا ہے لیکن اگر ایسا کرنے میں خمس کی ادائیگی میں سستی اور کاہلی ہو تو پھر جائز نہیں ہے۔

سوال774: اگر کوئی آدمی یہ دعوی کرے کہ اس کے پاس مجتہد جامع الشرائط کا اجازہ موجود ہے تو آیا اس کو امامؑ کا حصہ دیا جاسکتا ہے؟

جواب:جی: اگر اسکے دعوی سے اطمینان حاصل ہو جائے تو دیا جاسکتا ہے۔

سوال775: اگر کوئی فقیر سید کسی کا مقروض ہو تو کیا وہ قرض خواہ اس کے قرضے کو خمس سے منہا کر سکتا ہے؟

جواب: فقیر کو خمس کی ادائیگی ضروری ہے قرض کے معاملہ میں ضروری ہے کہ حاکم شرعی سے رجوع کیا جائے۔

احکامِ زکوۃ

سوال 776: زکوٰۃ کیا ہے؟

جواب: زکوٰۃ دین اسلام کا ایک اہم رکن اور نماز اور روزے کی طرح مسلمانوں پر واجب ہے۔ نماز اور روزہ جسمانی عبادات ہیں اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور یہ خاص شرائط کے ساتھ چند چیزوں پر واجب ہے۔

سوال 777: قرآن و سنت کی روشنی میں زکوٰۃ کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں بہت سارے مقامات پر زکوٰۃ کی ادائیگی کی تاکید کی گئی ہے اور اور کئی مقامات پر زکوٰۃ کا ذکر نماز جیسی افضل ترین عبادت کے ساتھ کیا گیا ہے۔

اور بعض روایات میں آیا ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کی نماز قبول نہیں ہوگی اور تھوڑی سی زکوٰۃ نہ دینے والا یہودی یا نصرانی کی موت مرے گا۔

سوال 778: کن چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: زکوٰۃ دس (۱۰) چیزوں پر واجب ہے۔

۱۔ گندم ۲۔ جو ۳۔ کھجور ۴۔ کشمش ۵۔ سونا ۶۔ چاندی ۷۔ اونٹ ۸۔ گائے ۹۔ بھیڑ و بکری ۱۰۔ مال تجارت (احتیاط واجب کی بناپر)

سوال 779: زکوٰۃ واجب ہونے کی عمومی شرائط کیا ہیں؟

جواب: درج بالا دس چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہونے کی عمومی شرائط دو ہیں۔

۱۔ انسان ان چیزوں کا شخصی مالک ہو۔

۲۔ شرعی طور پر ان چیزوں میں تصرف کر سکتا ہے۔

سوال 780: غلات (گندم، جو کھجور اور کشمش) پر زکواۃ واجب ہونے کی خصوصی شرائط کونسی ہیں؟

ج۔ غلات پر زکواۃ واجب ہونے کی خصوصی شرائط (عمومی شرائط کے علاوہ) دو ہیں

(۱) غلہ نصاب (مال کی ایک خاص مقدار) کی مقدار تک پہنچ جائے
(۲) زکواۃ واجب ہونے کے وقت غلات اس کی ملکیت میں ہوں

سوال 781: غلات کا نصاب کتنا ہے؟

ج-غلات کا نصاب ۸۴۷ کلو گرام ہے (یعنی ۲۱ من اور ۷ کلو گرام ہے)

سوال 782: غلات پر زکواۃ واجب ہونے کا وقت کیا ہے؟

ج-غلات پر زکواۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب انہیں گندم جو کھجور اور انگور کہا جائے

سوال 783: غلات پر کتنی دفعہ زکواۃ واجب ہوتی ہے؟

جواب: غلات پر فقط ایک دفعہ زکواۃ واجب ہے
پس ایک دفعہ زکواۃ دینے کے بعد دوسرے سال میں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

سوال 784: اگر غلات کو قدرتی ذرائع جیسے بارش یا نہر کے پانی سے سیراب کیا گیا ہو تو کتنی مقدار میں زکواۃ واجب ہو گی؟

ج۔اگرغلات قدرتی وسائل سے سیراب ہوں یا انہیں زمین کی نمی سے فائدہ پہنچے تو ان پر زکواۃ کا دسواں (۱۰) حصہ ہے

سوال 785: اور اگر غلات کو مصنوعی ذرائع جیسے ڈول یا واٹر پمپ وغیرہ سے سیراب کیا گیا ہو تو کتنی زکواۃ دینی ہو گی؟

ج۔اس صورت میں بیسواں (۲۰) حصہ زکواۃ کے طور پر دینا ہوگا

س786: اگر غلات کو دونوں (قدرتی اور مصنوعی) ذرائع سے سیراب کیا گیا ہو تو کتنی زکواۃ واجب ہو گی؟

ج۔اگر غلات بارش کے پانی سے بھی سیراب ہوں اور انہیں ڈول وغیرہ کے پانی سے بھی سیراب کیا گیا ہو تو اگر عام طور پر کہا جائے کہ ان کی سنچائی (سیرابی) بارش یا نہر کے پانی سے ہوئی ہے تو ان پر زکواۃ کا دسواں حصہ ہے اور اگر عام طور پر یہ کہا جائے کہ ان کی سنچائی ڈول وغیرہ سے کی گئ ہے تو اس پر زکواۃ کا بیسواں حصہ ہے اور اگر سنچائی کی صورت یہ ہو کہ عام طور پر کہا جائے کہ دونوں ذرائع سے سیراب ہوئے ہیں تو اس پر زکواۃ ساڑھے سات فیصد ہے۔

سوال 787 کیا فصل کی آمدنی سے اس پر ہونے والے اخراجات کو نکال کر نصاب کا حساب کیا جا سکتا ہے؟

جواب: غلات پر کئے جانے والے اخراجات کو فصل کی آمدنی سے منہا کرکے نصاب کا حساب نہیں لگا سکتا۔ پس اگر اخراجات منہا کرنے سے پہلے فصل کی آمدنی نصاب تک ہو تو زکواۃ واجب ہے۔

سوال 788: حیوانات (اونٹ، گائے، بھینس، بھیڑ، بکری) پر زکواۃ واجب ہونے کی خصوصی شرائط کیا ہیں؟

جواب: گزشتہ دو عمومی شرطوں کے علاوہ حیوانات پر زکواۃ واجب ہونے کیلئے درج ذیل چار خصوصی شرائط ہیں۔

۱۔ پورا سال حیوانات مالک کی ملکیت میں باقی رہیں۔

۲۔ پورا سال مالک ان حیوانات میں تصرف کر سکتا ہو۔

سوال 789: زکواۃ کے باب میں سال سے کیا مراد ہے؟

جواب: سال سے مراد گیارہ مہینوں کا گزر جانا اور بارہویں مہینے میں داخل ہو جائے۔

۳۔ تیسرا سارا سال وہ حیوانات جنگل کی گھاس چریں۔

۴۔ حیوانات کی تعداد نصاب تک پہنچ جائے۔

سوال 790: کیا حیوانات پر زکواۃ واجب ہونے کیلئے انکا بیکار رہنا شرط ہے؟

جواب: احتیاط واجب کی بنا پر اونٹ اور گائے پر زکواۃ واجب ہونے کیلئے ان کا فارغ (بیکار) رہنا شرط نہیں ہے۔

سوال 791: بھیڑ و بکری کے کتنے نصاب ہیں اور ہر ایک نصاب پر کتنی زکواۃ واجب ہے؟

جواب: بھیڑ اور بکری کے پانچ نصاب ہیں۔

پہلا نصاب: چالیس۔ ان میں ایک بھیڑ زکواۃ کے طور پر واجب ہے

دوسرا نصاب: ۱۲۱۔ ان میں دو بھیڑیں زکواۃ ہیں۔

تیسرا نصاب: ۲۰۱۔ اس میں تین بھیڑیں ہیں۔

چوتھا نصاب: ۳۰۱ اس میں چار بھیڑیں زکواۃ ہیں۔

پانچواں نصاب: ۴۰۰ یا اس سے زیادہ ان میں ہر سو بھیڑوں پر ایک بھیڑ واجب ہے۔

نوٹ۔ اگر کوئی شخص زکواۃ کے طور پر بھیڑ دے تو احتیاط لازم کی بنا پر وہ دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو اور اگر بکری دے تو احتیاط لازم کی بنا پر اسے تیسرے سال میں داخل ہونا چاہیئے۔

سوال 792: گائے اور بھینس کے کتنے نصاب ہیں اور ہر نصاب پر کتنی زکواۃ واجب ہے؟

جواب: گائے اور بھینس کے دو نصاب ہیں پہلا نصاب: اس کی زکواۃ دوسرے سال میں داخل بچھڑا ہے بچھڑے کا ہونا احتیاط لازم کی بنا پر ہے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ بچھڑا نر ہو۔

اور دوسرا نصاب: ۴۰۔ اس کی زکواۃ ایک ایسی بچھیا ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو

سوال 793: اونٹ کے نصاب اور ان کی زکواۃ کتنی ہے؟

جواب: اونٹ کے نصاب بارہ ہیں۔

پہلا نصاب: ۵ اونٹ۔ ان کی زکواۃ ایک بھیڑ ہے۔

دوسرا نصاب: ۱۰ اونٹ۔ ان کی زکواۃ دو بھیڑیں ہیں۔

تیسرا نصاب: ۱۵ اونٹ۔ انکی زکواۃ تین بھیڑیں ہیں۔

چوتھا نصاب: ۲۰ اونٹ۔ انکی زکواۃ چار بھیڑیں ہیں۔

پانچواں نصاب: ۲۵۔ اونٹ۔ انکی زکواۃ پانچ بھیڑیں ہیں۔

چھٹا نصاب: ۲۶ اونٹ۔ انکی زکواۃ ایک ایسی اونٹنی ہے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

ساتواں نصاب: ۳۶ اونٹ۔ انکی زکواۃ ایک ایسی اونٹنی ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

آٹھواں نصاب: ۴۶ اونٹ۔ ان کی زکواۃ چوتھے سال میں داخل ہونے والی اونٹنی ہے۔

نواں نصاب: ۶۱ اونٹ۔ انکی زکواۃ پانچویں سال میں داخل اونٹنی ہے۔

دسواں نصاب: ۷۶ اونٹ ان کی زکواۃ دو ایسی اونٹنیاں ہیں جو تیسرے سال میں داخل ہوں

گیارہواں نصاب: ۹۱ اونٹ۔ ان کی زکواۃ دو ایسی اونٹنیاں ہیں جو چوتھے سال میں داخل ہوں۔

بارہواں نصاب: ۱۲۱ اونٹ اور اس سے اوپر جتنے اونٹ ہو جائیں۔

ان کی زکواۃ کے لئے ایک ایسی اونٹنی زکواۃ کے طور پر دے جو چوتھے سال میں داخل ہو چکی ہو۔

یا چالیس اور پچاس دونوں کے ساتھ حساب کرے۔

اور بعض صورتوں میں دونوں طریقوں میں سے ایک کے ساتھ حساب کرنے میں اسے اختیار ہے جیسے دو سو انٹوں میں۔

نوٹ۔ دو نصابوں کے درمیانی عدد میں زکواۃ واجب نہیں ہے۔

سوال 794: کیا بیمار یا عیب دار یا بوڑھے جانور کو بعنوان زکواۃ دیا جا سکتا ہے؟

جواب: اگر نصاب کے تمام افراد بیمار یا عیب دار یا بوڑھے نہ ہوں تو زکواۃ کے طور پر بیمار یا عیب دار یا بوڑھے جانور کو دینا جائز نہیں ہے۔

سوال 795: سونے اور چاندی پر زکواۃ واجب ہونے کی خصوصی شرائط کیا ہیں؟

ج۔ عمومی شرائط کے علاوہ سونے اور چاندی پر زکواۃ واجب ہونے کے لیے مندرجہ زیل ۳ خصوصی شرائط ہیں

(۱) نصاب کی حد تک ہوں

(۲) سکوں میں ڈھلے ہوے ہوں اور ان کے ذریعے لین دین کا رواج ہو

(۳) مالک کی ملکیت میں ان پر سال گزر جائے

(۴) ان کا مالک عاقل اور بالغ ہو۔

سوال 796: اگر سونے اور چاندی کا مالک بچہ یا دیونہ ہو تو کیا ان پر زکواۃ واجب ہو گی؟

جواب: اگر مالک بچہ یا دیوانہ ہو تو زکواۃ واجب نہیں ہو گی

(۲۱) کیا موجودہ زمانہ میں سونے اور چاندی پر زکواۃ واجب ہے؟

جواب: جی نہیں، کیونکہ آج کے زمانے میں ان کے سکوں کے ساتھ لین دین نہیں ہوتا

سوال 797: مال تجارت پر کتنی زکواۃ ہے اور اسکی شرئط کیا ہیں

ج۔ اگر کسی شخص نے تجارت کرنے کی غرض سے کوئی مال خریدا ہو اور اس مال میں درج ذیل شرائط پوری ہوں تو احتیاط واجب کی بنا پر اس پر زکواۃ واجب ہے

مال تجارت کا نصاب سونے اور چاندی کا نصاب ہے اور اس پر زکواۃ اس کا چالیسواں حصہ ہے

(۱) اس مال کا مالک عاقل اور بالغ ہو

(۲) نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے۔

(۳) وقت تجارت کے قصد سے اسی مال پر ایک سال گزر جاے

(۴) پورا سال تجارت کی نیت باقی رہے

(۵) پورا سال مالک اسی مال میں تصرف پر قادر ہو

(٦) مال تجارت پورا سال اپنی اصلی قیمت یا اس سے زیادہ قیمت پر قابل فروش ہو۔

زکواۃ کے احکام

سوال 798: کیا زکواۃ دیتے وقت قربۃ الی اللہ کی نیت ضروری ہے؟

ج۔جی ہاں، مستحق یا حاکم شرعی کو زکواۃ دیتے وقت اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لے زکواۃ دینے کی نیت کرنا ضروری ہے

سوال 799: زکواۃ جن چیزوں پر واجب ہے کیا انہیں چیزوں سے زکواۃ دینا ضروری ہے؟

جواب: جس چیز کے متعلق زکواۃ ہو اس چیز سے زکواۃ نکالنا واجب نہیں ہے بلکہ اس کی قیمت بھی دی جا سکتی ہے لیکن قیمت کے علاوہ احتیاط لازم کی بنا پر کوئی اور چیز نہیں دی جا سکتی

سوال 800: فقیر کو زکواۃ دیتے وقت کیا زکواۃ کا بتانا ضروری ہے؟

ج۔ فقیر کو زکواۃ کے بارے میں آگاہ کرنا ضروری نہیں ہے

سوال 801: کیا زکواۃ کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کیا جا سکتا ہے؟

ج۔زکواۃ کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنا جائز ہے لیکن اگر زکواۃ کے شہر میں مستحق موجود ہو تو دوسرے شہر منتقل کرنے کے اخراجات مالک کے ذمے ہوں گے

سوال 802: اگر مالک زکواۃ نکالے بغیر اس چیز کو بیچ دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔اگر مالک زکواۃ ادا کیے بغیر اس چیز کو فروخت کر دے تو اس کا بیچنا جائز ہے لیکن مالک پر واجب ہے کہ کسی اور مال سے زکواۃ ادا کرے

زکواۃ کے مستحقین

سوال 803: زکواۃ کے مستحقین کتنے اور کون سے افراد ہیں؟

ج۔زکواۃ کو درج ذیل ۸ موارد میں صرف کیا جاتا ہے

(۱) فقراء

(۲) مساکین

(۳) جو شخص امامؑ یا نائب امام کی طرف سے زکواۃ جمع کرنے پر مامور ہو

(۴) ایسے کافر جنہیں اگر زکواۃ دی جائے تو اسلام کی طرف مائل ہوں گے یا مسلمانوں کی مدد کردیں

(۵) غلام آزاد کرنے کے لیے

(۶) ایسا مقروض جو قرض ادا کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو

(۷) اللہ کی راہ میں خرچ کرنا یعنی ایسے کاموں میں زکواۃ کو صرف کرنا جن کا فائدہ تمام مسلمانوں کو پہنچے جیسے مسجد یا مدرسہ یا پل یا سڑک بنوانا

(۸) ابن سبیل کو دینا یعنی اسے مسافر کو دینا جس کا سفر میں زادِراہ ختم ہو گیا ہو

نوٹ: تیسرے چوتھے اور ساتویں مورد میں زکواۃ صرف کرنے کے کے حاکم شرعی سے اذن لینا ضروری ہے ساتویں مورد میں اجازت لینا احتیاط لازم کی بنا پر ہے

مستحقین زکوۃ کی شرائط

سوال 804 : مستحقین زکواۃ میں کن اوصاف کا ہونا شرط ہے؟

ج۔ اگر مندرجہ ذیل ۴ شرائط مستحقین زکواۃ میں موجود ہوں تو مالک کا ان کو زکواۃ دینا جائز ہے

(۱) ایمان

(۲) زکواۃ لینے والا زکواۃ کو حرام کام میں خرچ نہ کرے

(۳) زکواۃ لینے والے کا نفقہ مالک پر واجب نہ ہو

(۴) اگر زکواۃ دینے والا غیر ہاشمی ہے تو زکواۃ لینے والا ہاشمی سید نہ ہو

حج

تمہید: دین اسلام کی عمارت جن پانچ ستونوں پہ کھڑی ہے ان میں سے ایک حج ہے یہ دین کا ایسا رکن ہے جس کے بارے میں امام صادقؑ نے یہاں تک فرمادیا کہ (من مات ولم يحج حجة الإسلام لم يمنعه من ذلك حاجة تجحف به أو مرض لا يطيق فيه الحج أو سلطان يمنعه منه فليمت يهوديا أو نصرانيا)(الكافي4/268-269)

جو اس حالت میں مرا کہ اس نے حج نہیں کی اور نہ تو کوئی ایسی مجبوری تھی جو حج سے رکاوٹ تھی اور نہ ایسی مرض تھی اور نہ ہی کسی حاکم کا خوف تھا تو پھر اسے یہودی یا نصرانی مرنا چاہیے۔

سوال805: حج کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے گھر خانہ کعبہ کی زیارت کے قصد سے مکہ مکرمہ جانا اور وہاں پر مخصوص ایام میں مخصوص اعمال انجام دینا حج کہلاتا ہے جن اعمال میں سے اہم ترین اعمال احرم باندھنے کے بعد عرفات اور مزدلفہ میں قیام کرنا اور خانہ کعبہ کا طواف صفا و مروہ کے درمیان سعی، قربانی کا جانور ذبح کرنا اور سر منڈوانا وغیرہ ہے جن کی تفصیل کتاب مناسک حج میں مذکور ہے۔

سوال806: احرام باندھنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: انسان ایک مخصوص جگہ پر جا کر یہ قصد کرتا ہے کہ اس پر وہ سب چیزیں حرام ہیں جو حالت احرام میں حرام ہوتی ہیں جو کہ 25 چیزیں ہیں۔ خوشبو لگانا، شادی کرنا، شکار کرنا، سایہ کرنا، وغیرہ اور ساتھ تلبیہ پڑھتا ہے لبیک اللھم لبیک۔۔۔ عام لباس اتار کر احرام والا خاص لباس اوڑھنا ہے۔

سوال807: حج کس پر واجب ہوتی ہے؟

جواب: جس آدمی میں درج ذیل شرائط پائی جاتی ہیں اس پر حج واجب ہو جاتی ہے

۱: عقل مند ہو۔ ۲: بالغ ہو۔ ۳: آزاد ہو غلام نہ ہو۔ ۴: حج کرنے کی استطاعت رکھتا ہو۔

سوال 808: استطاعت کب متحقق ہوتی ہے؟

جواب: جس آدمی میں پانچ چیزیں پائی جائیں وہ مستطیع شمار ہوتا ہے۔

1: اس کے پاس اتنا وقت ہو کہ جس میں مکہ مکرمہ جا کر حج کے اعمال انجام دے سکتا ہو لیکن اگر اس کے پاس پیسہ تو جمع ہو گیا ہے لیکن حج پر جانے کا وقت نہیں بچا ہے تو اس سال اس پر حج واجب نہیں ہوگا۔

۲: جسمانی طور پر اتنا صحت مند ہو کہ حج پہ جا سکتا ہو لہٰذا اگر بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے حج پر نہ جا سکتا ہو تو اس پر حج پہ جانا واجب نہیں ہے۔

3: راستے میں امن ہو اسے مکہ مکرمہ جانے اور آنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

4: مکہ مکرمہ تک آنے جانے کا اپنا خرچ و اخراجات اور سفر کی ضروریات اور سواری کے کرایہ کی مقدار جتنا مال اس کے پاس موجود ہو

5: حج کے سفر کے دوران بھی اور بعد والی زندگی میں بھی اپنے اہل و عیال کے اخراجات بر داشت کر سکتا ہو یعنی حج کرنے سے اس کی اپنی اور اہل و عیال کی زندگی پر خاطر خواہ اثر نہ پڑتا ہو۔

سوال 809: اگر آدمی کے پاس اتنی نقدی نہ ہو کہ حج کے لیے کافی ہو لیکن اس کی کوئی پراپرٹی ہو تو کیا اس پر حج واجب ہے؟

جواب: اگر اس کی ملکیت میں کوئی بھی ایسی چیز ہو جسے بیچ کر حج ادا کر سکتا ہو اور اس کی آئندہ زندگی متاثر نہ ہوتی ہو تو حج واجب ہو جائیگی۔

سوال 810: جس آدمی پر حج واجب ہو چکی ہو اور وہ خود حج پر نہ جا سکتا ہو تو وہ کیا کرے؟

جواب: ہر وہ آدمی جس پر حج واجب ہو گئی ہو اور وہ حج پر نہ گیا ہو اور اب بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے نہ جا سکتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے کسی نائب کو بھیجے جو اس کی نیابت میں حج ادا کرے بلکہ ہر اس آدمی پر بھی اپنی نیابت میں حج کروانا واجب ہے جس کے پاس اتنا مال جمع ہو گیا ہو کہ جو حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو لیکن وہ بیماری یا بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے خود نہ جا سکتا ہو۔

سوال 811: جس آدمی پر حج واجب ہو چکی ہو اور وہ حج ادا کیے بغیر مر جائے تو کیا کیا جائے؟

جواب: واجب ہے کہ ترکہ کی تقسیم سے پہلے اس میں سے اس کی نیابت میں حج کروایا جائے اور باقی ترکہ وارثوں میں تقسیم کیا جائے۔

سوال 812: جس پر حج واجب ہو جائے تو کیا اسی سال اس پر حج کرنا واجب ہے یا اس میں دیر کرنا جائز ہے؟
جواب: حج واجب ہونے کے بعد اس کی ادائیگی فوری واجب ہے اور اگر استطاعت حاصل ہونے کے پہلے سال حج نہیں کیا تو واجب ہے کہ دوسرے سال حج ادا کرے اور آئندہ سالوں کا بھی یہی حکم ہے۔

سوال 813: کیا اتنا مال کمانا ضروری ہے کہ جس سے حج ادا کی جاسکے؟
جواب: انسان پر واجب نہیں ہے کہ وہ اتنا کمائے کہ جس سے حج ادا کرسکے ہاں اگر اتنا مال کہیں سے جمع ہو گیا ہے تو حج واجب ہو جائیگی۔

سوال 814: اگر حج کی ادائیگی سے کوئی واجب چھوٹتا ہو یا کسی حرام کا ارتکاب کرنا پڑتا ہو تو کیا کرے؟
جواب: اگر حج ادا کرنے سے ایسا واجب چھوڑنا پڑے یا ایسا حرام انجام دینا پڑے جو حج کے فریضہ سے اہم ہو تو اس صورت میں حج واجب نہیں ہے۔
جیسے کہ انسان نے شادی کرنی ہو اور مال اتنا ہو کہ جس سے ایک کام ہو سکتا ہو تو اس صورت مین اگر اج ادا کرنے کے لیے شادی ترک کرے تو حرام میں واقع ہوتا ہے یا پھر حرج اور مشقت میں پڑتا ہو تو اس پر اس سال حج واجب نہیں ہو گی۔

سوال 815: اگر انسان کے پاس اپنا اتنا مال نہ ہو کہ جس سے حج کر سکتا ہو لیکن کوئی اور آدمی اس کے حج کا خرچ برداشت کر رہا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟
جواب: اگر کوئی آدمی کسی دوسرے کو اتنا مال دے کہ جس سے حج کر سکتا ہو تو اس پر حج واجب ہو جائیگی اگر حج کے واجب ہونے کی دوسری شرائط پائی جاتی ہوں۔

معاملات

خرید وفروخت کے احکام

سوال816: کسی کے ساتھ لین دین کرنے والے میں کن چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے؟

جواب: جو آدمی کسی سے لین دین کرتا ہے تو یہ لین دین تب صحیح ہوگا جب اس میں چند چیزیں پائی جائیں۔

ا: عاقل ہو۔ ۲: بالغ ہو۔ ۳: سفیہ نہ ہو یعنی اس کے معاملات احمقانہ نہ ہوں۔ ۴: معاملہ کرنے پر کسی نے اسے مجبور نہ کیا ہو۔ ۵: جس چیز کا لین دین کر رہا ہو وہ اس کا مالک ہو یا مالک اس پر راضی ہو۔

سوال817: خرید وفروخت کے آداب کیا ہیں؟

جواب: خرید وفروخت کے معاملہ میں کچھ مستحبات ہیں اور کچھ مکروہات ہیں۔

مستحبات میں سے یہ ہے کہ گاہکوں کے درمیان تفریق نہ کرے اور دکان کھولتے وقت کلمہ شہادتین پڑھے اور معالمہ کرتے وقت تکبیر کہے اور جو چیز دے وہ تھوڑا زیادہ دے اور جو لے وہ تھوڑی سی کم لے اور اگر کوئی معاملہ کرنے کے بعد پشیمان ہو جائے تو اس کی چیز واپس کر دے۔

اور مکروہات میں سے یہ ہے کہ دینے والی چیز کے عیوب کو ذکر نہ کرے اور معاملہ کے وقت سچی قسم کھائے۔ طلوع فجر اور طلوع شمس کے درمیان معاملہ کرے، کفن فروشی کرے، کسی دوسرے کے معاملے میں خریدار بن کر دخل اندازی کرے۔ مومنین سے اپنی ضرورت سے زیادہ منافعہ لے۔

سوال818: کن چیزوں کا خرید وفروخت کرنا حرام ہے؟

جواب: نشہ آور مشروبات، غیر شکاری کتے، خنزیر، نجس مردار کی خرید وفروخت حرام ہے۔اسی طرح ہر وہ چیز جس سے صرف حرام کا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہو جیسے بت، صلیب، جوئے کا سامان، گانے بجانے کے آلات وغیرہ کی خرید و فروخت ناجائز ہے کسی اور کی چیز بیچنا اس کی اجازت کی بغیر، اسلام اور مذہب کے خلاف لٹریچر پر مشتمل کتابوں یا سیڈیوں کی خرید وفروخت کرنا۔

سوال 819: کیا ملاوٹ والی چیز کا بیچنا حرام ہے؟

جواب: اگر ملاوٹ چھپی ہوئی ہو اور خریدار کو نہ بتائے تو اس صورت میں اس کا بیچنا حرام ہے جیسے دودھ میں پانی ہو یا گھی میں چربی ہو یا باسی سبزی کو تروتازہ دکھانے کے لیے پانی کا چھڑکاو کرے اور ان کے بارے میں خریدار کو آگاہ نہ کرے تو بیچنا حرام ہے۔

سوال 820: کن کاموں کی کمائی حرام ہے؟

جواب: ہر وہ کام جس کا انجام دینا حرام ہے اس کی کمائی بھی حرام ہے جیسے داڑھی مونڈنا، اسلام اور مذہب کے خلاف لٹریچر پر مشتمل کتب یا سیڈیز یا گانا گانے،، یا جادو کرنے، نجوم پن، یا فحش انجام دینے کی کمائی ہے ان جیسے سب کاموں کی کمائی حرام ہے۔اسی طرح ہر وہ کام جسے اسلام نے بغیر عوض لیے انجام دینا واجب کیا ہے ان کی کمائی حرام ہے جیسے کسی مسلمان میت کو غسل یا کفن دینا یا اسے دفن کرنا وغیرہ یا نماز کے لیے اذان دینا یا کسی کو مبتلابہ شرعی مسائل کا سکھانا وغیرہ۔

سوال 821: سود کیا ہوتا ہے؟

جواب: سود گناہان کبیرہ میں سے ہے جس کے بارے میں قرآن مجید میں مذمت وارد ہوئی ہے۔ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ. فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ) (البقرۃ 279/278)

”اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود ابھی تک باقی رہتا ہے چھوڑ دو اگر تم واقعی مومن ہو تو اور اگر ایسا نہ کیا تو پھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جاو اور اگر تم نے توبہ کرلی ہے تو تمہارے لیے صرف تمہاری اصل پونجی ہے نہ تمہیں ظلم کرنے کی اجازت اور نہ تم پر ظلم ہوگا۔“

اب اس آیت کی رو سے سود خور انسان ان کفار کی مثل ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف اعلان جنگ کرتے تھے اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری آیات اور احادیث ہیں جن میں سود کی قباحت کو بیان کیا گیا ہے

یہ سود دو طرح کا ہوتا ہے

1: خرید وفروخت میں سود۔ 2: قرض میں سود۔

خرید وفروخت میں سود یہ ہے کہ ایک ہی ایسی جنس جسے ناپا یا تولا جاتا ہو اسے اسی جنس سے بیچا جائے اور ایک طرف زائد ہو جیسے ایک من گندم کو ڈیڑھ من پرانی گندم کے عوض بیچا جائے۔

اور قرض میں سود یہ ہے کسی کو قرض دیا جائے اور اس پر شرط لگائی جائے کہ زیادتی کے ساتھ واپس کرے گا۔

سوال 822: اگر جنس تبدیل ہو جائے یا وہ چیز ناپی اور تولی نہ جاتی ہو بلکہ شمار کرکے بیچی جاتی ہو تو کیا پھر اس طرح سے خرید وفروخت جائز ہے؟

جواب: اگر کسی طرف سے جنس زائد نہیں ہے تو پھر تو کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اگر ایک طرف سے جنس زائد ہے تو پھر ضروری ہے کہ معاملہ دونوں طرف سے نقد ہو اگر ایک طرف سے بھی ادھار ہوا تو احتیاط واجب ہے کہ جائز نہیں ہے مثلا ایک من گندم ڈیڑھ من چاول سے خریدے یا دس انڈے دوسرے 12 انڈوں سے خریدے تو اس صورت میں جائز ہیں جب دونوں طرف سے نقد ہو۔

سوال 823: اگر ایک طرف سے جنس کے ساتھ کوئی او چیز ملا دی جائے جیسے ایک من گندم اور ایک کلو گھی کو ڈیڑھ من گندم سے بیچا جائے تو کیا یہ بھی سود ہے۔؟

جواب: اس طرح کرنا جائز ہے۔

سوال 824: اگر کوئی آدمی اپنی کسی چیز کو موجودہ ریٹ سے زیادہ پر ادھار بیچتا ہے تو کیا یہ قرض میں سود کہلائے گا۔

جواب: اگر وہ تمام پیسے اپنی چیز کی قیمت کے طور پر لیتا ہے تو جائز ہے۔

سوال 825: وہ کونسی صورتیں ہیں کہ جن میں کسی کو معاملہ فسخ کرنے کا حق ہوتا ہے جسے حق خیار کہا جاتا ہے؟

جواب: چند ایک حالتیں ایسی ہیں جن میں معاملہ فسخ کرنے کا حق ہوتا ہے۔

1: جب تک معاملہ ہونے والی محفل برخاست نہیں ہوتی تو طرفین کو معاملہ فسخ کرنے کا حق ہوتا ہے۔

2: اگر حیوان کا معاملہ ہو تو خریدار کو تین دن تک کے لیے معاملہ فسخ کرنے کا حق ہوتا ہے۔

3: اگر ایک طرف دوسرے پر شرط عائد کردے کہ اتنی مدت تک اسے معاملہ فسخ کرنے کا حق ہوگا تو وہ اس مدت کے دوران معاملہ فسخ کرسکتا ہے۔

4: اگر چیز کی صحیح قیمت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے کوئی آدمی اس چیز کو کافی مہنگی خرید لے یا اسے بہت سستا بیچ دے تو معلوم ہونے کے بعد معاملہ فسخ کرنے کا حق ہے۔

5: اگر ایک طرف اپنی چیز دوسری طرف کے حوالے کرنے میں اتنی تاخیر کر دے جتنی تاخیر کی عقد میں اجازت نہیں تھی تو دوسری طرف کو معاملہ فسخ کرنے کا حق ہے۔

6: اگر ایک چیز کو دیکھے بغیر صرف اس کے اوصاف بیان کرنے کی بنیاد پر معاملہ ہو اور وہ چیز جب بعد میں دیکھی جائے تو اگر اس میں وہ اوصاف پوری طرح نہ پائی جائیں تو اس کے خریدار کو معاملہ فسخ کرنے کا حق ہے۔

7: اگر کوئی چیز خریدے اور اس میں عیب پایا جاتا ہو تو اسے معاملہ فسخ کرنے کا حق ہے اور اگر اسے پہلے سے اسی عیب کا علم تھا یا فروخت کرنے والے نے اپنی ہر قسم کی ذمہ داری اٹھا لینے کا اعلان کیا تھا تو پھر حق فسخ نہیں ہے۔

کرائے کے احکام

سوال 826: کوئی چیز کرایہ پر دینے کے کیا احکام؟

جواب: کسی چیز کے کرایہ پر دینے میں چند چیزوں کا لحاظ ضروری ہے۔

1: چیز کے مالک نے اس کے استعمال کرنیکی جو کیفیت معین کی ہے اسی کے مطابق استعمال کرنا ضروری ہے مثلاً اگر اس شرط پر مکان کرایہ پر دیا ہے کہ اس میں خود بیٹھوگے تو وہ کسی دوسرے کو نہیں دے سکتا ہے۔

2: جو چیز کرایہ پر دی جائے اس سے حلال کا استفادہ ممکن ہو اگر کسی چیز سے حلال کا استفادہ نہ ہوتا ہو یا شرط لگائے کہ حرام کا استفادہ کرنا ہے تو یہ ایجار باطل ہے جیسے شراب بیچنے کے لیے دکان کرایہ پر دے۔

3: استفادہ کرنے کی مدت معین کی جائے۔

4: اگر مالک اپنی چیز مقررہ وقت پر کرایہ دار کے حوالے کر دے تو اس پر کرایہ دینا واجب ہو جائے گا چاہے وہ اس چیز سے فائدہ نہ بھی لے۔

5: اگر کرایہ والی چیز کو نقصان پہنچ جائے تو اگر کرایہ دار کی اس میں غلطی تھی تو وہ نقصان کا ضامن ہے ورنہ نہیں ہے۔

6: کرایہ کی مدت ختم ہونے کے بعد اگر مالک واپس لینا چاہے تو واجب ہے کہ چیز اس کے حوالے کرے اور اس میں مزید تصرف کرنا حرام ہے۔

مضاربہ

سوال 827: مضاربہ کیا ہوتا ہے اور اس کے کیا احکام ہیں؟

جواب: ایک آدمی اپنا مال کسی دوسرے کے حوالے اس شرط پر کرتا ہے کہ وہ اس سے کاروبار کرے گا اور اس سے ملنے والے پرافٹ میں ایک معین شدہ نسبت سے حصہ دار ہوں گے تو یہ مضاربہ کہلاتا ہے۔

اس میں چند چیزیں ضروری ہیں۔

1: منفعت میں ہر ایک کا حصہ معین کیا جائے مثلاً آدھا آدھا یا ایک تہائی وغیرہ۔

2: اگر مالک ایک خاص کاروبار معین کر دے تو عامل اس کے علاوہ نہیں کر سکتا ہے۔

3: عامل نقصان میں شریک نہیں ہوتا ہاں یہ شرط لگائی جا سکتی ہے کہ اگر نقصان ہوا تو عامل اپنے پیسوں سے اس نقصان کو پورا کرے گا۔

4: اگر کاروبار کے دوران عامل کی کوتاہی کے بغیر مال تلف ہو جائے تو وہ ضامن نہیں ہوگا۔

جعالہ

سوال 828: جعالہ کیا ہوتا ہے؟

جواب: انسان یہ وعدہ دے کہ اگر کوئی آدمی اس کے لیے یہ کام انجام دے گا تو اسے اتنا انعام دوں گا یہ جعالہ کہلاتا ہے مثلاً کہے جو اس کی فلاں گمشدہ چیز تلاش کرے گا تو اسے ہزار روپے انعام دے گا۔

اس میں ضروری ہے کہ جس کام کے لیے انعام مقرر کر رہا ہے وہ حرام یا بالکل فضول نہ ہو اور نہ ہی ایسا واجب ہو جو دوسرے آدمی پر مفت میں انجام دینا ضروری ہے لہٰذا یہ کہنا کہ جو رات کی تاریکی میں وہاں تک جائیگا تو اس کو اتنا انعام ہوگا اگر اس میں کوئی عقلائی فائدہ نہ پایا جاتا ہو تو باطل ہے۔

قرض

سوال 829 : اسلام میں قرض کی کیا اہمیت ہے اور اس کے کیا احکام ہیں ؟

جواب : حاجت مند مومنین کو قرض دینا بہت بڑی عبادت اور موجب اجر و ثواب ہے امام صادقؑ فرماتے ہیں" مکتوب علی باب الجنة الصدقة بعشرة و القرض بثمانية عشر "(الکافی 33/4)

" جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ صدقہ کی دس نیکیاں ہیں اور قرض کی اٹھارہ ہیں۔"

قرض لینے اور دینے میں چند چیزیں ضروری ہیں۔

1 : قرض واپس لینے کی تاریخ معین کی جائے۔

2 : مدت پوری ہونے سے پہلے قرض خواہ کو مطالبہ کا حق نہیں ہے۔

3 : اگر مقروض کے پاس اپنی ضرورت کے سامان کے علاوہ کوئی چیز نہ بچی ہو تو قرض خواہ اس سے مطالبہ نہیں کر سکتا اور اس کی حالت بہتر ہونے تک صبر کرے۔

4 : اگر مقروض کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے مال نہ ہو لیکن وہ کوئی ایسا کام کر سکتا ہو جسکی کمائی سے قرض اتار سکتا ہے تو احتیاط واجب ہے کہ وہ کام کرے۔

5 : قرض کی واپسی کی تاریخ پر مقروض کے لیے اگر قرض واپس کرنا ممکن ہو تو واجب ہے کہ واپس کرے ہاں خود قرض خواہ مہلت دے دے تو تاخیر میں کوئی حرج نہیں ہے۔

6 : مستحب ہے کہ قرض واپس کرتے ہوئے اصل مال سے کچھ زیادہ لوٹائے اگرچہ قرض خواہ کے لیے زیادتی کی شرط لگانا سود اور حرام ہے۔

عاریہ

سوال 830 : عاریہ کیا ہوتا ہے اور اس میں کن چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

جواب : عاریہ سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی کوئی چیز بغیر کسی عوض کے عارضی طور پر کسی کو دے تاکہ وہ اس سے استفادہ کر سکے جیسے کوئی خاتون کسی دوسری خاتون کو اپنا زیور پہننے کے لیے دے یا کوئی بھیڑ یا بکری یا گائے کسی کو عاریہ دے تاکہ وہ اس کے دودھ سے استفادہ کرے۔اس کا بہت ثواب وارد ہوا ہے۔ قرآن مجید نے دین کو جھٹلانے والے لوگوں کی علامات بتاتے ہوئے فرمایا"

ویمنعون الماعون'' '' اور وہ چھوٹی چھوٹی چیزیں لوگوں کو استعمال کے لیے نہیں دیتے'' اور رسول اللہ نے فرمایا'' من منع الماعون جارہ منعہ اللہ خیرہ یوم القیامۃ ''(نورالثقلین 679/5 ''
جس نے پڑوسی کو عاریہ سے محروم کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنی خیر سے محروم کرے گا۔
اس میں ضروری ہے کہ

1: عاریہ دینے والا عاقل و بالغ ہو اور سفیہ اور مجبور نہ ہو۔

2: ایسی چیز عاریہ دی جائے جس سے حلال استفادہ ممکن ہو لہٰذا لہو ولعب اور جوئے کے آلات عاریہ دینا جائز نہیں ہے۔

3: عاریہ والی چیز کو معمول کے مطابق استعال کرے اگر اس کو غلط استعال کیا اور وہ چیز ضائع ہو گئی یا اس کی حفاظت میں کوتاہی کی یا نقصان ہو گیا تو وہ ضامن ہو گا۔

4: اگر مناسب استعمال اور صحیح نگہداشت کے باوجود عاریہ والی چیز خراب ہو جائے تو عاریہ لینے والا ضامن نہیں ہے ہاں اگر عاریہ دینے والے نے شرط لگائی تھی کہ عاریہ لینے والا نقصان کا ضامن ہو گا تو پھر یہ ضامن ہے۔

5: عاریہ دینے والا جب بھی چاہے اپنی چیز واپس لے سکتا ہے۔ اسی طرح لینے والا بھی۔

امانت

سوال 831: امانت کیا ہے اور اس کے احکام کیا ہیں؟

جواب: اگر آدمی اپنا کوئی مال اس مقصد سے کسی کے حوالے کرے کہ یہ اس کی حفاظت میں رہے اور وہ دوسرا آدمی بھی اسی مقصد سے اس مال کو لے لے تو یہ مال اس کے پاس امانت ہے اس میں چند چیزیں ضروری ہیں۔

1: جو آدمی جانتا ہو کہ وہ اس امانت کی حفاظت نہیں کر سکے گا تو وہ یہ امانت قبول نہ کرے۔

2: اگر امانت قبول کرنے کے بعد اس کی حفاظت میں کوتاہی کی اور اسے نقصان پہنچ گیا تو یہ اس کا ضامن ہے لیکن اگر کوتاہی کے بغیر نقصان پہنچا ہے تو ضامن نہیں ہے۔ (یہ اس صورت میں ہے

جب اس نے امانت میں کسی قسم کا تصرف نہ کیا ہو اور اگر اس نے تصرف کیا ہے تو پھر ہر صورت میں ضامن ہوگا۔)

3: امین کو حق نہیں ہے کہ وہ امانت میں کسی قسم کا تصرف کرے البتہ مالک کی اجازت سے استعمال کر سکتا ہے لیکن اس صورت میں وہ مال اس کے ذمہ ہو جائیگا۔

4: مالک جب بھی چاہے امانت کی واپسی کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اس پر واجب ہو جاتا ہے کہ وہ اسے لوٹا دے اور کی امانت میں خیانت کرنا منافق کی علامات میں سے شمار ہوتا ہے اور اور انبیاء کی تعلیمات میں جو چیزیں مشترک تھیں ان میں سے ایک امانت کو واپس کرنا ہے چاہے وہ نیک آدمی کی ہو یا برے آدمی کی۔ کسی دشمن یا کافر کی امانت میں بھی خیانت کرنا جائز نہیں ہے۔

لقطہ

سوال 832: لقطہ کیا ہوتا ہے اور اس کے کیا احکام ہیں؟

جواب: کسی آدمی کی کوئی گمشدہ چیز کسی کو مل جائے تو یہ لقطہ کہلاتی ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

1: اس پر کسی قسم کی کوئی علامت اور نشانی نہ ہو جس کے ذریعہ مالک کا پتہ چلایا جاسکے جیسے ایک ہزار روپے والا نوٹ ملے جو کسی بٹوے وغیرہ میں نہ ہو البتہ اگر وہ پیسے کسی خاص جگہ یا کسی خاص چیز میں ملیں یا ان میں کئی اقسام کے نوٹ ہوں تو پھر یہ نشانی والی چیز شمار ہوں گے۔

ایسی چیز (علامت نہ رکھنے والی) کو اٹھانے والا اپنی ملکیت بنا سکتا ہے چاہے اس کی جتنی قیمت ہو اگرچہ بہتر یہ ہے کہ مالک کی جانب سے فقیر کو صدقہ کے طور پر دے۔

2: ایسی چیز ہو جس کی کوئی نشانی ہو جیسے گرا ہوا موبائل مل جائے تو ایسی چیز کی قیمت اگر ایک درھم چاندی 4.6 گرام سے کم ہو تو اپنی ملکیت بنا سکتا ہے اگر اس سے زیادہ ہو تو پھر ضروری ہے کہ ایک سال تک ہر ایسی جگہ پر اعلانات کروائے جہاں امید ہو کہ اس کے مالک تک خبر پہنچ جائے گی اور اگر ایک سال تک مالک نہیں ملا تو اسے مالک کی جانب سے فقراء پر تصدق کردے۔

اور اگر سال پورا ہونے سے پہلے ہی مالک کے ملنے سے مایوس ہو جائے تو اسی وقت بھی حاکم شرعی کی اجازت سے فقیر کو صدقہ کے طور پر دے سکتا ہے۔

سوال 833: مجہول المالک کا مال کیا ہوتا ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: کسی کے پاس ایسا مال ہو جو کسی دوسرے کا ہو اور اس کا مالک معلوم نہ ہو اور لقطہ کے علاوہ کسی طریقے سے اس کے پاس آیا ہو تو یہ مجہول المالک کا مال کہلاتا ہے۔

اور ایسے مال کے مالک کو تلاش کرنا اور اس تک پہنچانا واجب اور جب تک اس کے مالک کے ملنے کی امید ہو تو اسے حفاظت سے رکھے اور جب مایوس ہو جائے تو حاکم شرع کی اجازت سے مالک کی نیابت میں فقیر کو صدقہ کے طور پر دے دے۔

صدقہ

سوال 834: صدقہ کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: روایات معصومینؑ میں صدقہ کی بہت زیادہ اہمیت بیان کی گئی ہے مثلاً روایات میں آیا ہے کہ "صدقہ مرض کی دوا ہے" "صدقہ سے وہ مصیبتیں بھی ٹل جاتی ہیں جو حتمی ہو چکی تھیں"" صدقہ سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے، برکت پیدا ہوتی ہے، قرض ادا ہوتے ہیں، بری موت سے بچ جاتا ہے، بڑی بڑی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے اور غریب کے ہاتھ میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جاتا ہے۔

سوال 835: صدقہ کے احکام وآداب کیا ہیں؟

جواب: 1: ضروری ہے کہ صدقہ دینے والا قصد قربت رکھتا ہو

2: اگر وہ صدقہ ہبہ کے طور پر ہو تو غریب کا قبض کرنا ضروری ہے اس کے قبض کے بعد صدقہ شمار ہوگا۔

3: اگر وہ صدقہ زکوۃ مال یا زکوۃ فطرہ ہے تو غیر ہاشمی ہاشمی کو نہیں دے سکتا اس کے علاوہ ہے تو کوئی حرج نہیں البتہ احتیاط واجب ہے کہ وہ تھوڑا سا مال جو دفع بلا کے لیے دیا جاتا ہے جس سے تذلیل نفس ہوتی ہے وہ سادات کو نہ دیا جائے۔

4: دیے ہوئے صدقہ کو واپس نہیں کیا جا سکتا۔

5: اگر مستحب صدقہ ہے تو غیر مسلمان، مخالف مسلمان یا مالدار کو دیا جا سکتا ہے۔

6: مستحب صدقہ چھپا کر دینا افضل ہے اور واجب ظاہر کرکے دینا افضل ہے۔

7: اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا صدقہ سے افضل ہے اور اپنے محتاج رشتہ داروں کو صدقہ دینا غیر کو دینے سے افضل ہے۔

8: سائل کو رد کرنا مکروہ ہے چاہے اس کے مالدار ہونے کا گمان پایا جاتا ہو بہتر ہے کہ کوئی نہ کوئی چیز اسے دے چاہے تھوڑی سی ہو۔

9: جب تک انسان مجبور نہ ہو جائے سوال کرنا مکروہ ہے اور حاجت کے بغیر سوال کرنے کے بارے میں کہا گیا ہے کہ حرام ہے لیکن بعید نہیں ہے کہ اس میں کراہت شدیدہ ہو البتہ حاجت کے بغیر اپنے آپ کو حاجت مند ظاہر کرنا حرام ہے۔

احکامِ نکاح

نکاح کے ذریعے شریعت اسلامیہ میں عورت مرد پر حلال ہو جاتی ہے۔اور عقد نکاح کی دو اقسام ہیں : دائمی و غیر دائمی۔

ا: عقد دائمی : عقد دائمی اسے کہتے ہیں جس میں ازدواج کی مدت معین نہ ہو اور وہ ہمیشہ کیلئے ہو (اور جس عورت سے اس طرح کا عقد کیا جائے اسے دائمہ کہتے ہیں)

۲۔ عقد غیر دائمی : اس سے مراد ایسا عقد ہے جس میں ازدواج کی مدت معین ہو مثلاً عورت کے ساتھ ایک گھنٹے ، دن ، مہینے ،سال یا اس سے زیادہ لیکن معین مدت تک کیلئے عقد کیا جائے۔بشرطیکہ اس عقد کی مدت مرد وزن کی عرفی عمر سے زیادہ نہ ہو ورنہ وہ باطل ہو جائے گا۔

احکام عقد

سوال 836: کیا ازدواج میں مرد اور عورت کا فقط رضامند ہونا کافی ہے؟

جواب : رضامند ہونا یا نکاح نامہ لکھنا کافی نہیں اور ضروری ہے کہ نکاح کا صیغہ یا تو عورت اور مرد خود پڑھیں یا کسی کو وکیل مقرر کریں کہ وہ انکی طرف سے نکاح کے صیغے پڑھے۔

سوال 837: آیا ضروری ہے کہ وکیل مرد ہو؟

جواب : وکیل کا مرد ہونا ضروری نہیں اور عورت بھی کسی کی طرف سے وکیل بن سکتی ہے۔

سوال 838: کیا ایک شخص مرد اور عورت دونوں کی طرف سے وکیل بن سکتا ہے؟

جواب :ایک شخص مرد اور عورت دونوں کی طرف سے وکیل بن سکتا ہے چاہے عقد دائمی ہو یا غیر دائمی جیسا کہ مرد کیلئے جائز ہے کہ عورت کیطرف سے وکیل ہو اور اسکا عقد اپنے ساتھ کرلے۔

سوال 839: عورت اور مرد خود دائمی نکاح کا صیغہ کیسے پڑھیں گے؟

جواب :اگر عورت اور مرد خود اپنے دائمی نکاح کا صیغہ پڑھیں تو مہر معین کرنے کے بعد پہلے عورت کہے "زوجتک نفسی علی الصداق المعلوم "یعنی میں نے اس معین مہر پر اپنے آپ کو تمھاری بیوی

بنایا۔اسکے لمحہ بعد مرد کہے "قبلت التزویج"یعنی میں نے ازدواج کو قبول کیا۔

سوال 840: اگر مرد اور عورت کسی اور کو وکیل کریں تو دائمی نکاح کا صیغہ کیسے پڑھا جائے گا؟

جواب۔اگر وہ کسی دوسرے کو وکیل معین کریں تو اگر مرد کا نام (بطور مثال)احمد اور عورت کا نام فاطمہ ہو تو عورت کی طرف سے وکیل کہے گا۔" زوجت موکلتی فاطمہ موکلک احمد علی الصداق المعلوم "اسکے لمحہ بعد مرد کا وکیل کہے گا" قبلت التزویج لموکلی احمد علی الصداق المعلوم "

سوال 841: مرد اور عورت خود غیر دائمی نکاح کا صیغہ کیسے پڑھیں گے ؟

جواب :اگر مرد اور عورت خود غیر دائمی نکاح کا صیغہ پڑھنا چاہیں تو نکاح کی مدت اور مہر معین کرنے کے بعد عورت کہے گی "زوجتک نفسی فی المدۃ المعلومۃ علی المھر المعلوم "اور اسکے لمحہ بعد مرد کہے گا "قبلت"۔

سوال 842: وکیل بنانے کی صورت میں عقد غیر دائمی کا صیغہ کیسے پڑھا جائے گا؟

جواب : نکاح کی مدت اور مہر معین کرنے کے بعد عورت کا وکیل مرد کے وکیل سے کہے گا " زوجت موکلتی موکلک فی المدۃ المعلومۃ علی المھر المعلوم " اور لمحہ بعد مرد کا وکیل کہے گا "قبلت التزویج لموکلی ھذا"

نکاح کی شرائط

سوال 843: عقد نکاح کی شرائط کیا ہیں؟

جواب : عقد نکاح میں چند مندرجہ ذیل شرائط ضروری ہیں :

ا: احتیاط واجب کی بناء پر نکاح کا صیغہ عربی میں پڑھا جائے اور اگر مرد اور عورت، خود صحیح عربی میں صیغہ نہ پڑھ سکتے ہوں تو عربی کے علاوہ کسی زبان میں بھی پڑھا جاسکتا ہے اور انکے لئے کسی شخص کو وکیل بنانا لازم نہیں۔ لیکن ان دونوں کے لئے ایسے الفاظ کہنا ضروری ہے جو (قبلت) اور (زوجت) کا مفہوم ادا کر سکیں۔

۲۔ مرد اور عورت یا انکے وکیل صیغہ پڑھتے ہوئے قصد انشاء رکھتے ہوں یعنی اگر مرد اور عورت خود صیغہ پڑھ رہے ہوں تو عورت کا صیغہ پڑھنا اس نیت سے ہو کہ اس صیغے کے ذریعے خود کو اسکی بیوی

قرار دے رہی ہے اور مرد کا صیغہ پڑھنا اس نیت سے ہو کہ وہ اس کو اپنی بیوی کے طور قبول کر رہا ہے اور اگر مرد اور عورت کے وکیل صیغہ پڑھ رہے ہوں تو صیغہ پڑھتے ہوئے انکی نیت یہ ہو کہ ہم انھیں (وکیل بنانے والے مرد اور عورت کو) ایک دوسرے کے میاں اور بیوی بنا رہے ہیں۔

۳۔ جو شخص صیغہ پڑھ رہا ہو ضروری ہے کہ: عاقل ہو اور احتیاط واجب کی بناء پر اسے بالغ بھی ہونا چاہیئے۔

۴۔ اگر عورت اور مرد کے وکیل یا انکے سرپرست صیغہ پڑھ رہے ہوں تو ضروری ہے کہ نکاح کے وقت عورت اور مرد کو معین کریں، لہٰذا جس شخص کی کئی لڑکیاں ہوں وہ اگر کسی مرد سے کہے "زوجتک احدی بناتی" یعنی میں نے اپنی بیٹیوں میں سے ایک کو تمھاری بیوی بنایا اور وہ مرد کہے "قبلت" یعنی میں نے قبول کیا تو چونکہ نکاح کرتے وقت لڑکی کو معین نہیں کیا گیا اسلئے نکاح باطل شمار ہوگا۔

۵۔ عورت اور مرد ازدواج پر راضی ہوں، اگر عورت بظاہر ناپسندیدگی سے اجازت دے اور معلوم ہو کہ دل سے راضی ہے تو نکاح صحیح ہے۔

سوال 844: نکاح میں غلط لفظ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نکاح میں ایک بھی ایسا حرف غلط پڑھا جائے جو اسکا معنی بدل دے تو نکاح باطل ہے۔

سوال 845: کیا صیغۂ نکاح میں تفصیلی معنی جاننا ضروری ہے؟

جواب: جو شخص نکاح کا صیغہ پڑھ رہا ہو اگر اجمالی طور پر اس کا معنی جانتا ہو تو نکاح صحیح ہے اور ضروری نہیں کہ تفصیل کے ساتھ صیغے کے معنی کو جانتا ہو۔ مثلاً یہ جاننا ضروری نہیں ہے کہ عربی زبان کے لحاظ سے فعل و فاعل کونسا ہے۔

سوال 846: اگر کسی عورت کا نکاح اسکی اجازت کے بغیر کر دیا جائے تو کیا وہ کسی صورت میں صحیح ہو سکتا ہے؟

جواب۔ اگر کسی عورت کا نکاح اسکی اجازت کے بغیر کسی مرد سے کر دیا جائے اور بعد میں وہ مرد کے ساتھ نکاح پہ راضی ہو جائے تو صحیح ہے۔ اور اجازت کیلئے کوئی ایسی بات یا کام انجام دینا ضروری ہے جو اس خاتون کی رضامندی پر دلالت کرتا ہو۔

سوال 847: اگر مرد و عورت دونوں یا ان میں سے کسی ایک کو ازدواج پر مجبور کر کے نکاح پڑھا جائے تو انکا نکاح کب صحیح ہوگا؟

جواب۔ اگر مرد اور عورت دونوں یا ان میں سے کسی ایک کو ازدواج پر مجبور کیا جائے اور نکاح

پڑھے جانے کے بعد وہ اجازت دے دے تو نکاح صحیح ہے اور بہتر ہے کہ نکاح دوبارہ پڑھا جائے۔

سوال 848 کس صورت میں عورت پر عقد کیلئے اپنے باپ یا دادا سے اجازت لینا لازم ہے؟

جواب: جو لڑکی سن بلوغ کو پہنچ چکی ہو، اپنا برا بھلا سمجھ سکتی ہو، شادی کرنا چاہے اور کنواری ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنے باپ یا دادا سے اجازت لے اور بناء بر احتیاط واجب یہی حکم اس کنواری لڑکی کیلئے بھی ہے جو خود مختاری سے اپنی زندگی کے کاموں کو انجام دیتی ہو البتہ ماں اور بھائی سے اجازت لینا ضروری نہیں۔

سوال 849: کن صورتوں میں لڑکی کیلئے باپ یا دادا سے اجازت لینا ضروری نہیں؟

جواب: جب لڑکی کنواری (شرعی شوہر کی مدخولہ) نہ ہو یا کنواری تو ہو لیکن باپ یا دادا اس مرد کے ساتھ اسے شادی کرنے کی اجازت نہ دیتے ہوں جو عرفاً اور شرعاً اسکا ہم پلہ ہو، یا باپ اور دادا بیٹی کی شادی کے معاملہ میں کسی بھی طرح شریک ہونے کیلئے راضی نہ ہوں، یا دیوانگی یا اس جیسی کسی مرض میں مبتلا ہونے کیوجہ سے اجازت دینے کی صلاحیت نہ رکھتے ہوں تو ان سے اجازت لینا ضروری نہیں۔

احکام فسخ نکاح

سوال 850: کن صورتوں میں مرد نکاح فسخ کر سکتا ہے؟

جواب: اگر نکاح کے بعد مرد کو پتہ چلے کہ عورت میں نکاح کے وقت مندرجہ ذیل چھ عیوب میں سے کوئی عیب موجود تھا تو وہ نکاح فسخ کر سکتا ہے:

۱۔ پاگل پن (اگرچہ کبھی کبھار ہو) ۲۔ جزام ۳۔ برص ۴۔ اندھاپن ۵۔ اپاہج پن (اگرچہ زمین پر نہ گھسٹتی ہو) ٦۔ بچہ دانی میں گوشت یا ہڈی ہو (خواہ جماع اور حمل سے مانع ہو یا نہ ہو)

سوال 851: کن صورتوں میں عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے؟

جواب: اگر عورت کو نکاح کے وقت پتہ چلے کہ اس کے شوہر کا آلۂ تناسل نہیں، یا نکاح کے بعد، جماع کرنے سے پہلے یا جماع کے بعد اسکا آلۂ تناسل کٹ جائے، یا ایسی بیماری میں مبتلا ہو جائے کہ جماع نہ کر سکتا ہو (خواہ وہ بیماری نکاح کے بعد، جماع کرنے سے پہلے ہو یا بعد میں) تو وہ طلاق کے بغیر نکاح ختم کر سکتی ہے۔

سوال 852: نکاح فسخ کرنے کی صورت میں حق مہر کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر عورت اس بناء پر نکاح ختم کر دے کہ اسکا شوہر نامرد ہے تو ضروری ہے کہ شوہر اسے آدھا مہر دے لیکن اگر اس کے علاوہ کسی نقص کی بناء پر مرد یا عورت نکاح ختم کر دے تو اگر مرد نے

عورت کے ساتھ جماع نہ کیا ہو تو اس پہ کچھ واجب نہیں لیکن اگر جماع کیا ہو تو ضروری ہے کہ پورا مہر ادا کرے۔

مَحرم خواتین

سوال 853: کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے؟

جواب: ان عورتوں سے ازدواج حرام ہے جو انسان کی محرم ہوں مثلاً دادی، نانی (چاہے جتنی اوپر جائیں)، ماں، بہن (مادری پدری یا فقط مادری یا فقط پدری)، بیٹی (پوتی اور نواسی چاہے جتنی نیچے جائیں)، پھوپی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، ساس، رضاعی ماں اور بہن وغیرہ۔

سوال 854: بیوی کی نانی، ماں اور دادی سے ازدواج کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے (چاہے اس کیساتھ جماع نہ بھی کیا ہو) اس کی نانی، دادی، ماں (اور جتنا یہ سلسلہ اوپر چلا جائے سب عورتیں) اسکی محرم ہو جاتی ہیں۔

سوال 855 بیوی کی پہلے شوہر سے ہونے والی بیٹی یا نواسی سے ازدواج کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح اور اسکے ساتھ ہمبستری کرے تو اس کی سابقہ شوہر سے پیدا ہونے والی بیٹی اور نواسی (اور جتنا سلسلہ نیچے چلا جائے سب عورتیں) اس مرد کی محرم ہو جاتی ہیں، لیکن اگر ہمبستری نہ کی ہو، تو جب تک وہ عورت اسکے عقد میں ہو احتیاط واجب کی بناء پر اسکی لڑکی سے ازدواج نہ کرے۔

سوال 856: شوہر کے کونسے رشتہ دار بیوی کیلئے محرم ہیں؟

جواب: شوہر کا باپ اور دادا (اور جس قدر یہ سلسلہ اوپر چلا جائے) اور شوہر کا بیٹا، پوتا اور نواسا (اور جس قدر یہ سلسلہ نیچے چلا جائے) سب اسکی بیوی کے محرم ہیں۔

سوال 857: بیوی کی بہن سے ازدواج کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے تو چاہے نکاح دائمی ہو یا غیر دائمی جب تک وہ عورت اس مرد کی منکوحہ رہے وہ اسکی بہن کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا۔

سوال 858: بیوی کی بھانجی یا بھتیجی کے ساتھ شادی کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: انسان اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اسکی بھتیجی یا بھانجی سے شادی نہیں کر سکتا لیکن اگر وہ بیوی

کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اور بعد میں بیوی اجازت دیدے تو کوئی اشکال نہیں۔

سوال 859: مسلمان مرد کے کافر عورت اور مسلمان عورت کے کافر مرد کے ساتھ شادی کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ مسلمان عورت کافر مرد سے نکاح نہیں کر سکتی اور مسلمان مرد بھی اہل کتاب کے علاوہ کافر عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتا، لیکن یہودی اور عیسائی عورتوں (اہل کتاب) سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

سوال 860: لواط کروانے والے لڑکے کی بہن، ماں اور بیٹی سے ازدواج کا کیا حکم ہے؟

جواب: لواط کروانے والے لڑکے کی ماں، بہن اور بیٹی، فاعل (لواط کرنے والے) پر (جب کہ فاعل (لواط کرنے والا بالغ ہو)) حرام ہو جاتی ہیں۔ اور احتیاط لازم کی بناء پر یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب مفعول بالغ ہو یا لواط کرنے والا نابالغ ہو۔

سوال 861: مرد اور عورت کیلئے طواف النساء بجانہ لانے کی صورت میں بیوی سے جنسی لذت کے حصول کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مرد یا عورت طواف النساء بجانہ لائیں جو عمرہ مفردہ کے اعمال میں سے ہے تو ایسے مرد یا عورت کیلئے اپنی بیوی یا شوہر سے جنسی لذت کا حصول جائز نہیں۔

عقدِ دائمی کے احکام

سوال 862: بیوی کے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس عورت کا دائمی نکاح ہو جائے اس کیلئے حرام ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلے (خواہ اسکا باہر نکلنا شوہر کے حق زوجیت کے منافی نہ بھی ہو)۔

سوال 863: شوہر اور بیوی کے ازدواجی واجبات کیا ہیں؟

جواب: بیوی پر واجب ہے کہ جب بھی شوہر جنسی لذت حاصل کرنا چاہے وہ اسکی خواہش پوری کرے اور بغیر شرعی عذر، اسے ہمبستری سے نہ روکے۔ اور شوہر پر واجب ہے کہ اسکی غذا، لباس، رہائش اور زندگی کی باقی ضروریات کو پورا کرے اور اگر شوہر یہ چیزیں مہیانہ کرے (چاہے وہ ان پر قدرت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو) وہ بیوی کا مقروض ہے اور مرد پر یہ بھی واجب ہے کہ اسے اذیت اور آزار نہ پہنچائے۔

سوال 864: عورت کے شوہر کی جنسی لذات پوری نہ کرنے کی صورت میں ازدواجی حقوق کا کیا حکم ہے؟

جواب :اگر کوئی عورت ہمبستری اور جنسی لذتوں کے سلسلے میں شوہر کی خواہش کو پورا نہ کرے تو شوہر اسکی روٹی، کپڑے اور مکان کا ذمہ دار نہیں لیکن اگر کبھی کبھار اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہ کرے تو احتیاط واجب کی بنا پر روٹی، کپڑے اور مکان کا حق شوہر سے ساقط نہیں ہوتا۔

سوال 865: کیا شوہر بیوی کو گھریلو خدمت پر مجبور کر سکتا ہے؟

جواب : شوہر کو یہ حق نہیں ہے کہ بیوی کو گھریلو خدمت پر مجبور کرے۔

سوال 866: مرد کا اپنی بیوی کو خرچہ نہ دینے کی صورت میں بیوی کے خرچہ لینے اور اطاعت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب۔جس عورت کا خرچہ اسکے شوہر کے ذمہ ہو اور شوہر اسے ادا نہ کرے تو وہ اپنا خرچ شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے لے سکتی ہے اور اگر نہ لے سکتی ہو اور مجبور ہو کر اپنی معاش کا خود بندوبست کرنا چاہے اور حاکم شرع تک رسائی بھی نہ ہو کہ وہ اسکے شوہر کو خرچ دینے پر مجبور کرے تو اس پر اپنی معاش کے بندوبست میں مشغولیت کے وقت شوہر کی اطاعت واجب نہیں۔

سوال 867: شوہر کے لئے اپنی جوان بیوی سے کتنی مدت کے لئے ہمبستری ترک کرنا جائز ہے؟

جواب : شوہر اپنی جوان بیوی سے چار مہینے سے زیادہ کیلئے ہمبستری ترک نہیں کر سکتا۔

سوال 858 کن صورتوں میں شوہر اپنی جوان بیوی سے چار مہینے سے زیادہ مدت کیلئے ہمبستری ترک کر سکتا ہے؟

جواب۔ اگر ہمبستری اس کیلئے نقصان دہ یا بہت تکلیف کا باعث یا خود اسکی بیوی چار مہینے سے زیادہ مدت تک ہمبستری نہ کرنے پر راضی ہو یا شادی کرتے وقت نکاح کے ضمن میں چار مہینے سے زیادہ ہمبستری ترک کرنے کی شرط رکھی گئی ہو تو شوہر اس سے ہمبستری ترک کر سکتا ہے۔

سوال 869: نکاح میں مہر معین نہ کرنے کی صورت میں نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب :اگر دائمی نکاح میں مہر معین نہ کیا جائے تو نکاح صحیح ہے اور اگر مرد عورت کے ساتھ جماع کرے تو اسے چاہئے کہ اسکا مہر اس جیسی عورتوں کے مہر کے مطابق دے البتہ اگر عقد غیر دائمی میں مہر معین نہ کیا جائے تو عقد باطل ہو جاتا ہے۔

احکامِ متعہ

سوال 870: کیا بغیر قصدِ لذت کے عورت سے متعہ کرنا صحیح ہے؟

جواب: عورت کے ساتھ متعہ کرنا اگرچہ لذت حاصل کرنے کیلئے نہ ہو تب بھی صحیح ہے۔

سوال 871: جس عورت کیساتھ متعہ کیا گیا ہو شوہر پر اسکے خرچ کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس عورت کیساتھ متعہ کیا گیا ہو خواہ وہ حاملہ ہو جائے تب بھی خرچ کا حق نہیں رکھتی۔

سوال 872: جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو آیا وہ شوہر کے ساتھ رات گزارنے اور میراث کا حق رکھتی ہے؟

جواب۔ جس عورت کیساتھ متعہ کیا گیا ہو وہ شوہر کے ساتھ رات گزارنے کا حق نہیں رکھتی اور وہ شوہر سے اور شوہر اس سے میراث بھی نہیں پاتا۔

سوال 873: آیا زوجہء غیر دائمہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟

جواب: جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو وہ شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جا سکتی ہے لیکن اگر اسکے باہر جانے کیوجہ سے شوہر کی حق تلفی ہوتی ہو تو اسکا باہر جانا حرام ہے۔

سوال 874: جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو اگر اسکا شوہر معین کردہ مدت بخش دے تو مہر کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو اگر مرد نکاح میں معین کردہ مدت بخش دے تو اگر مرد نے اس سے ہمبستری کی ہو تو مرد کو چاہیے کہ مقرر کردہ پورا مہر ادا کرے لیکن اگر ہمبستری نہ کی ہو تو آدھا مہر دینا واجب ہوگا۔

سوال 875: مرد نے جس عورت کے ساتھ متعہ کیا ہو آیا اس کے ساتھ دائمی عقد کر سکتا ہے؟

جواب۔ مرد یہ کر سکتا ہے کہ جس کے ساتھ اس نے پہلے متعہ کیا ہو اور ابھی اس کی عدت ختم نہ ہوئی ہو اس کے ساتھ دائمی عقد یا متعہ کرلے، لیکن اگر متعہ کی مدت مکمل نہ ہوئی ہو اور وہی شخص اس عورت کیساتھ دائمی نکاح پڑھے تو باطل ہوگا۔

سوال 876: کیا مرد کیلئے مسلمان بیوی ہونے کی صورت میں اہل کتاب عورتوں سے متعہ کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر مرد کی مسلمان بیوی موجود ہو تو اس کیلئے جائز نہیں کہ اپنی مسلمان بیوی کی اجازت کے بغیر اہل کتاب خاتون سے متعہ کرے بلکہ احتیاط واجب کی بناء پر بغیر اجازت کے بھی جائز نہیں۔

نگاہ ڈالنے کے احکام

سوال 877: مرد کیلئے نامحرم عورت پہ نگاہ ڈالنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرد کیلئے نامحرم عورت کا جسم دیکھنا اور اسی طرح اسکے بالوں کو دیکھنا (خواہ لذت کے ارادے سے ہو یا اسکے بغیر، حرام میں مبتلا ہونے کا خوف ہو یا نہ ہو) حرام ہے اور اسکے چہرے اور ہاتھوں پر نگاہ ڈالنا اگر لذت کے ارادے سے ہو یا حرام میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو حرام ہے بلکہ احتیاط مستحب ہے کہ لذت کے ارادے کے بغیر اور حرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ بھی ہو تو نہ دیکھے۔

سوال 878: عورت کیلئے مرد پہ نگاہ ڈالنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کیلئے نامحرم مرد کے جسم پر نگاہ ڈالنا حرام ہے، لیکن اگر عورت مرد کے جسم کے ان حصوں (مثلاً سر، دونوں ہاتھوں اور دونوں پنڈلیوں) پر کہ جنھیں عرفاً چھپانا ضروری نہیں لذت کے ارادے کے بغیر نظر ڈالے اور حرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

سوال 879: بے پردہ عورتوں پہ نگاہ ڈالنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان بے پردہ عورتوں کہ جنہیں اگر کوئی پردہ کرنے کا کہے تو اسکو اہمیت نہ دیتی ہوں کے بدن کی طرف نظر کرنے (جبکہ حرام میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہو) کوئی اشکال نہیں اور اس حکم میں کافر اور غیر کافر عورتوں میں کوئی فرق نہیں۔

سوال 880: عورت کیلئے کتنی مقدار میں اپنا بدن چھپانا واجب ہے؟

جواب: عورت کو اپنے ہاتھ اور چہرے کے علاوہ سر کے بال اور باقی بدن نامحرم سے چھپانا چاہیئے۔

سوال 881: اگر نابالغ بچہ ممیّز ہو تو کیا عورت کیلئے اس سے شرعی حجاب لازم ہے؟

جواب۔ احتیاط لازم کی بناء پر عورت کے لیے اپنے سر کے بال اور بدن اس لڑکے سے بھی چھپانا ضروری ہے جو بالغ تو نہ ہو لیکن اچھے اور برے کو سمجھتا ہو اور احتمال ہو کہ عورت کے بدن پر اسکی نظر پڑنے سے اسکی جنسی خواہش بیدار ہو جائیگی۔

سوال 882: محرم مرد اور عورت کے ایک دوسرے پر نگاہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو مرد اور عورت آپس میں محرم ہوں اگر لذت کی نیت نہ رکھتے ہوں تو شرمگاہ کے علاوہ ایک دوسرے کا پورا بدن دیکھ سکتے ہیں۔

سوال 883: نامحرم عورت کی تصویر دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی مرد کسی نامحرم عورت کو پہچانتا ہو اگر وہ بے پردہ عورتوں میں سے نہ ہو تو احتیاط کی بنا پر اسکی تصویر دیکھنا جائز نہیں۔

سوال 884: عورت کے نامحرم مرد سے علاج کروانے کا کیا حکم ہے؟

جواب۔اگر عورت نامحرم مرد سے اپنی کسی ایسی بیماری کا علاج کرانے پر مجبور ہو کہ جسکا علاج وہ بہتر کر سکتا ہو تو وہ اس نامحرم مرد سے اپنا علاج کرا سکتی ہے۔

سوال 885: مرد ڈاکٹر کے علاج کی غرض سے نامحرم عورت کی طرف نگاہ کرنے اور ہاتھ لگانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ ڈاکٹر اسکو دیکھنے یا اسکے بدن کو ہاتھ لگانے پر مجبور ہو تو کوئی اشکال نہیں لیکن اگر وہ محض دیکھ کر علاج کر سکتا ہو تو ضروری ہے کہ عورت کے بدن کو ہاتھ نہ لگائے اور اگر صرف ہاتھ لگانے سے علاج کر سکتا ہے تو ضروری ہے کہ نگاہ نہ ڈالے۔

سوال 886: علاج کی غرض سے شرمگاہ پر نگاہ ڈالنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر انسان کسی شخص کا علاج کرنے کی غرض سے اسکی شرمگاہ پہ نگاہ ڈالنے پر مجبور ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر اسے چاہیئے کہ آئینہ سامنے رکھے اور اس میں دیکھے لیکن اگر شرمگاہ پر بلا واسطہ نگاہ ڈالنے کے علاوہ چارہ نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

متفرق ازدواجی مسائل

سوال 887: انسان پر شادی کرنا کب واجب ہو جاتا ہے؟

جواب: جو شخص شادی نہ کرنے کی وجہ سے حرام فعل میں مبتلا ہوتا ہو یا مبتلا ہونے کا خوف ہو تو اس پر واجب ہے کہ شادی کرے۔

سوال 888: کیا نامحرم مرد اور عورت کسی مقام پر اکٹھے ہو سکتے ہیں؟

جواب: نامحرم مرد اور عورت کا کسی ایسی جگہ ساتھ ہونا جہاں اور کوئی نہ ہو جبکہ اس صورت میں بہکنے کا اندیشہ بھی ہو تو حرام ہے، چاہے وہ جگہ ایسی ہو جہاں کوئی اور بھی آسکتا ہو البتہ اگر بہکنے کا اندیشہ نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

سوال 889: مرتد فطری کسے کہتے ہیں؟

جواب: مرتد فطری وہ شخص ہے جسکی پیدائش کے وقت اسکے ماں باپ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہو اور وہ خود بھی اچھے برے کو پہچاننے کے بعد مسلمان ہوا ہو لیکن بعد میں کافر ہو جائے۔

سوال 890: مرتد ملی کسے کہتے ہیں؟

جواب: مرتد ملی وہ شخص ہے جسکی پیدائش کے وقت ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک بھی مسلمان نہ ہو اور وہ بالغ ہونے کے بعد مسلمان ہو اور پھر کافر ہو جائے۔

سوال 891: کسی عورت کے پہلے شوہر سے لڑکی ہو تو کیا اس عورت کا دوسرا شوہر اسکا نکاح اپنے بیٹے سے کر سکتا ہے؟

جواب۔ اگر کسی عورت کی پہلے شوہر سے لڑکی ہو تو بعد میں اسکا دوسرا شوہر اس لڑکی کا نکاح اپنے اس لڑکے سے کر سکتا ہے جو اس بیوی سے نہ ہو۔ اسیطرح اگر کسی لڑکی کا نکاح اپنے بیٹے سے کرے تو بعد میں اس لڑکی کی ماں سے خود بھی نکاح کر سکتا ہے۔

سوال 892: کیا زنا سے حاملہ عورت کیلئے بچہ گرانا جائز ہے؟

جواب: اگر کوئی عورت زنا سے حاملہ ہو جائے تو بھی بچہ گرانا جائز نہیں۔

سوال 893: کس صورت میں زنا سے حاملہ کیلئے بچہ گرانا جائز ہے؟

جواب: بچہ گرانا صرف اسی صورت میں جائز ہے جب اسکا باقی رہنا عورت کیلئے ایسے ضرر کا باعث ہو جو ناقابل برداشت ہو یا اسے عادی سے زیادہ تکلیف اٹھانی پڑے لیکن اس صورت میں بھی بچے میں روح (جان) آنے سے پہلے سقط کیا جا سکتا ہے اور دیت بھی دی جائے گی لیکن بچے میں روح آنے کے بعد کسی صورت میں بھی حمل گرانا جائز نہیں۔

سوال 894: کیا باپ بچوں کو اسکی ماں سے جدا کر سکتا ہے؟

جواب۔ جب تک لڑکا یا لڑکی دو سال کے نہ ہو جائیں باپ بچوں کو انکی ماں سے جدا نہیں کر سکتا اور احوط اور اولیٰ یہ ہے کہ بچے کو سات سال تک اسکی ماں سے جدا نہ کیا جائے۔

سوال 895: رشتہ کرنے میں اسلام کس چیز کو زیادہ اہمیت دیتا ہے؟

جواب: اگر رشتہ مانگنے والے کی دینداری اور اخلاق پہ اطمئنان ہو تو بہتر یہ ہے کہ لڑکی کا ہاتھ دینے

سے انکار نہ کیا جائے۔ پیغمبر اکرمؐ سے روایت ہے کہ: جب بھی کوئی شخص تمھاری لڑکی کا رشتہ مانگنے آئے اور تم اس کے اخلاق اور دینداری سے خوش ہو تو اپنی لڑکی کی شادی اس سے کر دو اور اگر ایسا نہ کروگے تو زمین پر بہت بڑا فتنہ پھیل جائے گا۔

سوال 896: اگر مرد شادی کے بعد مرتد ہو جائے تو اسکے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مرد نکاح کے بعد مرتد فطری ہو جائے تو اسکی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے اور اگر کوئی مرد شادی کے بعد مرتد ملی ہو جائے تو اسکا نکاح باطل ہو جاتا ہے۔

احکامِ رضاعت

سوال 897: اگر کوئی عورت مکمل شرائط کے ساتھ بچے کو دودھ پلائے تو وہ بچہ کن لوگوں کا محرم بن جاتا ہے؟

جواب: اگر کوئی عورت ایک بچے/بچی کو مکمل شرائط کے ساتھ دودھ پلائے تو وہ مندرجہ ذیل لوگوں کا محرم بن جاتا ہے:

۱۔ خود اس عورت کا۔

۲۔ عورت کے شوہر کا کہ جو دودھ کا سبب ہے۔

۳۔ اس عورت کے ماں باپ کا/کی (اور جہاں تک یہ سلسلہ اوپر چلا جائے)۔

۴۔ اس عورت کے ان بچوں کا/کی (جو پیدا ہو چکے ہوں یا بعد میں پیدا ہوں)۔

۵۔ اس عورت کی اولاد کی اولاد کا/کی (اور جہاں تک یہ سلسلہ نیچے چلا جائے)۔

۶۔ اس عورت کی بہنوں اور بھائیوں کا/کی۔

۷۔ اس عورت کے چچا اور پھوپھی کا/کی۔

۸۔ اس عورت کے ماموں اور خالہ کا/کی۔

۹۔ اس عورت کے اس شوہر کی اولاد کا/کی جو دودھ کا سبب ہے۔

۱۰۔ اس عورت کے اس شوہر کے ماں باپ کا/کی جو دودھ کا سبب ہے۔

۱۱۔ اس عورت کے اس شوہر کے بہن اور بھائی کا/کی جو دودھ کا مالک ہے۔

۱۲۔ اس عورت کے شوہر (جو دودھ کا سبب ہے) کے چچاؤں، پھوپھیوں، ماموؤں اور خالاؤں (اور جہاں تک یہ سلسلہ اوپر چلا جائے) کا/کی۔

سوال 898: اگر کوئی عورت کسی بچے کو مکمل شرائط کے ساتھ دودھ پلائے تو کیا اس بچے کا باپ اس عورت کی لڑکیوں سے نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: اگر کوئی عورت کسی بچے کو مکمل شرائط کے ساتھ دودھ پلائے تو اس بچے کا باپ ان لڑکیوں سے شادی نہیں کر سکتا جنہیں وہ عورت جنم دے اور اگر ان میں سے کوئی لڑکی بھی اسکی بیوی ہو تو اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔

سوال 899: اگر کوئی عورت کسی بچے کو شرائط کے ساتھ دودھ پلائے تو کیا وہ اس بچے کے بھائیوں کی محرم بن جائے گی؟

جواب: اگر کوئی عورت ایک بچے کو دودھ پلائے تو وہ اسکے بھائیوں کی محرم نہیں بنتی اور اسی طرح اس عورت کے رشتہ دار بھی اس بچے کے بھائی بہنوں کے رشتہ دار نہیں بنتے۔

سوال 900: اگر کوئی عورت اپنے نواسے یا نواسی کو پورا دودھ پلائے تو کیا اسکی لڑکی کا نکاح باقی رہتا ہے؟

جواب: اگر کوئی عورت اپنے نواسے یا نواسی کو پورا دودھ پلائے تو اسکی بیٹی اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔

سوال 901: اگر کوئی عورت اپنے پوتے یا پوتی کو پورا دودھ پلائے تو کیا اس کے بیٹے کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے؟

جواب: اگر کوئی عورت اپنے پوتے یا پوتی کو دودھ پلائے تو اس کے بیٹے کی بیوی کہ جو اس دودھ پیتے بچے کی ماں ہے اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوتی۔

سوال 902: کن شرائط کے ساتھ بچے کو دودھ پلانا محرم ہونے کا سبب بنتا ہے؟

جواب۔ آٹھ شرائط کے ساتھ بچے کو دودھ پلانا محرم ہونے کا سبب بنتا ہے:

۱۔ بچہ زندہ عورت کا دودھ پیئے۔

۲۔ عورت کا دودھ فعل حرام کا نتیجہ نہ ہو۔

۳۔ بچہ پستان سے بلا واسطہ دودھ پیئے لہٰذا دودھ اگر اسکے حلق میں انڈیلا جائے تو محرم بننے کا سبب نہیں۔

۴۔ دودھ خالص ہو (کسی چیز سے ملا ہوا نہ ہو)۔

۵۔ دودھ ایک ہی شوہر کا ہو۔ پس جس عورت کا دودھ اترا ہوا ہو اگر اسے طلاق ہو جائے اور وہ دوسرا عقد کرے اور دوسرے شوہر سے حاملہ ہو جائے اور بچہ جننے تک اسکے پہلے شوہر کا دودھ اس میں باقی ہو (مثلاً اگر اس بچے کو اپنا بچہ جننے سے قبل پہلے شوہر کا دودھ آٹھ دفعہ اور بچہ جننے کے بعد دوسرے شوہر کا دودھ سات دفعہ پلائے) تو وہ بچہ کسی کا بھی محرم نہیں بنتا۔

٦۔ بچہ کسی بیماری کی وجہ سے دودھ کی قے نہ کردے۔

۷۔ بچے کو اس قدر دودھ پلایا جائے کہ اسکی ہڈیاں اسی دودھ سے مضبوط ہوں اور بدن کا گوشت بھی اس سے بنے، اور اگر (گوشت کے اس دودھ سے بننے، یا ہڈیوں کے مضبوط ہونے) میں شک ہو تو ایک پورا دن رات یا پندرہ دفعہ رضاعت سے محرمیت ثابت ہو جائے گی۔

۸۔ بچے کی عمر کے دو سال مکمل نہ ہوئے ہوں اور اگر اس کو دو سال مکمل ہونے کے بعد دودھ پلایا جائے تو وہ کسی کا محرم نہیں بنتا۔

سوال 903: کیا اسلام میں عورتوں کیلئے ہر ایک کے بچے کو دودھ پلانا پسندیدہ فعل ہے؟

جواب۔ عورتوں کیلئے بہتر ہے کہ وہ ہر ایک کے بچہ کو دودھ نہ پلائیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ یاد نہ رکھ سکیں کہ انھوں نے کس کس کو دودھ پلایا ہے اور ممکن ہے کہ بعد میں دو محرم ایک دوسرے سے نکاح کرلیں۔

سوال 904: بچے کو کتنے مہینے دودھ پلانا مستحب ہے؟

جواب۔ اگر ممکن ہو تو مستحب ہے کہ بچے کو پورے ۲۱ مہینے دودھ پلایا جائے اور دو سال سے زیادہ دودھ پلانا مناسب نہیں۔

سوال 905: شوہر کی حق تلفی کی صورت میں کیا عورت دوسرے شخص کے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟

جواب۔ اگر دودھ پلانے کی صورت میں شوہر کا حق تلف ہوتا ہو تو عورت شوہر کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کے بچے کو دودھ نہیں پلا سکتی۔

سوال 906: یہ کیسے ثابت ہوگا کہ بچہ دودھ پلانے کی وجہ سے محرم بن گیا ہے؟

جواب: دودھ پلانا (جو محرم ہونے کا سبب بنے) دو چیزوں سے ثابت ہوتا ہے:

۱۔ ایک ایسے شخص یا جماعت کا خبر دینا جس کی بات پر یقین یا اطمینان ہو جائے۔

۲۔ دو عادل مرد اسکی گواہی دیں، لیکن ضروری ہے کہ وہ دودھ پلانے کی شرائط کے بارے میں بھی بتائیں مثلاً کہیں کہ ہم نے فلاں بچے کو چوبیس گھنٹے فلاں عورت کے پستان سے دودھ پیتے دیکھا ہے اور اس نے اس دوران کوئی اور چیز نہیں کھائی اور اسی طرح دودھ پلانے کی باقی شرائط کے بھی گواہ ہوں۔

آدابِ رضاعت

بچے کو دودھ پلانے کا حق اسکی ماں کو ہے۔اور باپ کو حق نہیں کہ بچے کو رضاعت کیلیئے کسی دوسری عورت کے حوالے کر دے لیکن اگر ماں دودھ پلانے کی اجرت طلب کرے اور باپ کسی ایسی دوسری عورت کو ڈھونڈ لے جو مفت یا ماں سے کم اجرت پہ رضاعت کرنے کے لئے راضی ہو جائے تو جائز ہے۔ اور مستحب ہے کہ بچے کیلیئے جو دایہ منتخب کی جائے وہ مسلمان، عاقل اور جسمانی، اخلاقی اور نفسیاتی اعتبار سے پسندیدہ صفات کی مالک ہو۔ جبکہ اسے کم عقل، بوڑھی یا بدصورت نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اسی طرح ایسی دایہ کا انتخاب بھی مکروہ ہے جو حرام کاری سے پیدا ہوئی ہو یا اسکا دودھ حرام کاری سے پیدا ہونے والے بچے سے ہو۔

احکام طلاق

سوال 907: جو مرد اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہو اس میں کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے؟

جواب۔ جو مرد اپنی بیوی کو طلاق دے اس کیلئے ضروری ہے کہ بالغ اور عاقل ہو، اپنے اختیار سے طلاق دے اور طلاق کی نیت رکھتا ہو لہٰذا اگر مذاق میں صیغہ کہے تو طلاق صحیح نہیں ہو گی۔

سوال 908: طلاق کے وقت عورت میں کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے؟

جواب۔ ضروری ہے کہ عورت طلاق کے وقت حیض یا نفاس سے پاک ہو اور اس کے شوہر نے اِس طہر (زمانہء پاکیزگی) کے دوران اس سے ہمبستری نہ کی ہو۔

سوال 909: کن صورتوں میں عورت کو حیض یا نفاس کی حالت میں طلاق دینا صحیح ہے؟

جواب: عورت کو حیض یا نفاس کی حالت میں تین صورتوں میں طلاق دینا صحیح ہے:

۱۔ شوہر نے نکاح کے بعد اس سے ہمبستری نہ کی ہو۔

۲۔ یہ کہ حمل واضح ہو۔ اور حاملہ عورت کو اگر اتفاقاً حیض آجائے تو اسے طلاق دینا صحیح ہے۔

۳۔ مرد عدم موجودگی یا کسی اور وجہ سے اپنی بیوی سے جدا ہو اور یہ معلوم نہ ہو سکتا ہو کہ عورت حیض یا نفاس سے پاک ہے یا نہیں لیکن اس صورت میں احتیاط لازم کی بناء پر ضروری ہے کہ مرد انتظار کرے تا کہ بیوی سے جدا ہونے کے بعد کم از کم ایک مہینہ گزر جائے اور اسکے بعد اسے طلاق دے۔

سوال 910: اگر کوئی شخص عورت کو حیض سے پاک سمجھتے ہوئے طلاق دے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ حیض کی حالت میں تھی، تو طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص عورت کو حیض سے پاک سمجھتے ہوئے طلاق دیدے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ حیض کی حالت میں تھی تو اسکی طلاق باطل ہے لیکن اگر بعد میں پتہ چلے کہ وہ پاک تھی تو اسکی طلاق صحیح ہے۔

سوال 911: اگر ایک شخص اپنی بیوی سے جدا ہو تو اس کیلئے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا شرعی طریقہ کیا ہے؟

جواب: جس شخص کو علم ہو کہ اس کی بیوی حیض یا نفاس کی حالت میں ہے اگر وہ بیوی سے جدا ہو جائے مثلاً سفر اختیار کر لے اور طلاق دینا چاہتا ہو تو اس کیلئے ضروری ہے کہ اتنی مدت صبر کر لے

جس میں اسے یقین ہو جائے کہ وہ عورت حیض یا نفاس سے پاک ہو گئ ہے اور اگر اسے شک ہو کہ اسکی بیوی حالت حیض یا نفاس میں ہے یا نہیں تب بھی یہی حکم ہے

سوال 912: مرد کے لیے ایسی عورت کو جسے پیدائشی یا کسی بیماری کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو طلاق دینے کا شرعی طریقہ کیا ہے؟

جواب۔ اگر کوئی مرد ایسی عورت کو طلاق دینا چاہتا ہو جسے پیدائشی یا کسی بیماری کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو اور اس کی عمر کی دوسری عورتوں کو حیض آتا ہو تو ضروری ہے کہ جب اس نے ایسی عورت سے جماع کیا ہو اس وقت سے تین مہینے تک اس سے جماع نہ کرے اور بعد میں طلاق دے۔

سوال 913: صیغہ طلاق میں کونسی شرائط معتبر ہیں؟

جواب۔ صیغۂ طلاق میں ضروری ہے کہ صحیح عربی زبان میں لفظ "طالق" کے ساتھ پڑھا جائے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اسے دو عادل مرد سنیں لیکن اگر مرد عربی میں صیغہ نہ پڑھ سکتا ہو اور وکیل بھی نہ بنا سکے تو وہ جس زبان میں چاہے ایسے لفظ کے ذریعے طلاق دے سکتا ہے جو عربی زبان میں (طالق) کے ہم معنی ہو۔

سوال 914: طلاق کا صیغہ کیسے پڑھا جائے گا؟

جواب۔ اگر شوہر خود طلاق کا صیغہ پڑھنا چاہے اور بطورِ مثال اسکی بیوی کا نام فاطمہ ہو تو ضروری ہے کہ کہے "زوجتی فاطمہ طالق" یعنی (میری بیوی فاطمہ آزاد ہوئی)۔ اور اگر وہ کسی دوسرے شخص کو وکیل کرے تو ضروری ہے کہ وکیل کہے "زوجۃ موکلی فاطمہ طالق" (میرے موکل کی بیوی فاطہ آزاد ہوئی)۔

سوال 915: کیا عقد متعہ میں طلاق ہے؟

جواب: جس عورت سے متعہ کیا گیا ہو (مثلاً ایک مہینے کیلئے تو) اسے طلاق نہیں دی جا سکتی اور اسکا آزاد ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ یا تو متعہ کی مدت ختم ہو جائے یا مرد اسے متعہ کی مدت بخش دے۔ اور اس کے لئے وہ اسے کہے کہ "میں نے تجھے مدت بخش دی" جبکہ کسی کو اس پر گواہ قرار دینا یا عورت کا حیض سے پاک ہونا بھی لازمی نہیں۔

طلاق کی عدت

سوال 916: وہ کونسی عورتیں ہیں جن کیلئے عدت نہیں؟

جواب۔ جس لڑکی کی عمر پورے نو سال نہ ہوئی ہو یا یائسہ ہو چکی ہو اسکی کوئی عدت نہیں ہوتی یعنی اگرچہ شوہر نے اس سے مجامعت کی ہو طلاق کے فوراً بعد وہ دوسرے شوہر سے عقد کر سکتی ہے۔

سوال 917: طلاق کی عدت کتنی ہے؟

جواب: جس لڑکی کی عمر پورے نو سال ہو چکی ہو یا یائسہ نہ ہو اگر اس کا شوہر اس سے مجامعت کرے اور اسے طلاق دے تو ضروری ہے کہ وہ لڑکی یا عورت طلاق کے بعد عدت رکھے۔ جبکہ آزاد عورت کی عدت حالتِ پاکیزگی میں شوہر کے اسکو طلاق دینے کے بعد دو دفعہ حیض آنے کی مدت ہے اور جونہی تیسری مرتبہ حیض آئے اسکی عدت ختم ہو جائے گی۔ لیکن اگر شوہر مجامعت سے پہلے طلاق دے تو اس کیلئے کوئی عدت نہیں۔

سوال 918: جس عورت کو حیض نہ آتا ہو وہ عدت کیسے رکھے گی؟

جواب۔ جس عورت کو حیض نہ آتا ہو لیکن اسکی عمر ان عورتوں جتنی ہو جنہیں حیض آتا ہو، اگر اس کا شوہر مجامعت کے بعد اسے طلاق دے تو ضروری ہے کہ طلاق کے بعد تین قمری مہینے عدت رکھے۔

سوال 919: حاملہ عورت کی عدت کیا ہے؟

جواب۔ اگر حاملہ عورت کو طلاق دی جائے تو اسکی عدت وضع یا اسقاط حمل ہے لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے جب وہ بچہ صاحبۂ عدت کا شرعی بچہ ہو۔ لہٰذا اگر عورت زنا سے حاملہ ہوئی ہو اور شوہر اسے طلاق دے تو اسکی عدت بچے کے پیدا ہونے سے ختم نہیں ہوتی۔

سوال 920: طلاق کی عدت کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے؟

جواب: صیغہ پڑھتے ہی طلاق کی عدت شروع ہو جاتی ہے خواہ عورت کو پتہ چلے یا نہیں کہ اسے طلاق ہو گئی ہے۔ لہٰذا اسے عدت گزرنے کے بعد پتہ چلے کہ اسے طلاق ہو گئی ہے تو اس کیلئے دوبارہ عدت رکھنا ضروری نہیں۔

وفات کی عدت

سوال 921: عدت وفات کتنی ہوتی ہے؟

جواب: اگر کوئی عورت بیوہ ہو جائے تو اگر وہ آزاد ہو اور حاملہ نہ ہو تو ضروری ہے کہ چار قمری مہینے اور دس دن عدت رکھے چاہے وہ نو سال سے چھوٹی ہو یا بڑی، یائسہ ہو یا غیر یائسہ، مسلمان ہو یا اہل کتاب، شوہر نے اس سے مجامعت کی ہو یا نہیں، دائمی عقد ہو یا متعہ، شوہر بڑا ہو یا بچہ، عاقل ہو یا غیر عاقل۔ لیکن اگر وہ عورت حاملہ ہو تو ضروری ہے کہ وضع حمل تک عدت رکھے، لیکن اگر چار مہینے دس دن گزرنے سے پہلے بچہ پیدا ہو جائے تو ضروری ہے کہ شوہر کی موت کے بعد چار مہینے اور دس دن عدت مکمل کرے۔

سوال 922: جو عورت عدت وفات میں ہو اس کیلئے کونسے کام حرام ہیں؟

جواب: جو عورت عدت وفات میں ہو اس کیلئے سرمہ، خوشبو اور مہندی لگانا، میک اپ اور زیورات کا استعمال اور عرف میں زینت شمار ہونے والے لباس پہننا اور اسی طرح ایسے کام کرنا جو زینت شمار ہوں حرام ہیں، لیکن گھر سے نکلنا حرام نہیں۔

سوال 923: جس عورت کا شوہر لاپتہ ہو وہ عدت کیسے رکھے گی؟

جواب۔ جس عورت کا شوہر لاپتہ ہو وہ اسکی عدت وفات شوہر کی موت کی اطلاع ملنے کے وقت سے شروع ہوتی ہے نہ کہ شوہر کی موت کے وقت سے۔

سوال 924: عدت کی مدت ختم ہونے میں کیا عورت کا قول قابل قبول ہے؟

جواب: اگر عورت کہے کہ میری عدت ختم ہو گئی ہے تو اس کی بات قابل قبول ہے مگر یہ کہ وہ غلط بیان مشہور ہو تو اس صورت میں اسکی بات احتیاط کی بناء پر قابل قبول نہ ہو گی۔

طلاق بائن اور طلاق رجعی

سوال 925: طلاق بائن سے کیا مراد ہے؟

جواب: طلاق بائن وہ طلاق ہے جس کے بعد مرد اپنی بیوی کی طرف رجوع کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

سوال 926: طلاق بائن کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب۔طلاق بائن کی چھ اقسام ہیں۔

ا۔اس عورت کو دی گئی طلاق جسکی عمر ابھی نو سال نہ ہوئی ہو۔

۲۔ یائسہ عورت کو دی گئی طلاق۔

۳۔اس عورت کو دی گئی طلاق جس کے شوہر نے نکاح کے بعد اس سے جماع نہ کیا ہو۔

۴۔جس عورت کو تین دفعہ طلاق دی گئی ہو اسے دی جانے والی تیسری طلاق۔

۵۔طلاق خلع اور مبارات۔

۶۔حاکم شرع کا اس عورت کو طلاق دینا جسکا شوہر نہ اسکے اخراجات برداشت کرتا ہو اور نہ اسے طلاق دیتا ہو۔

سوال 927: طلاق رجعی سے کیا مراد ہے؟

جواب۔طلاق رجعی سے مراد یہ ہے کہ جب تک عورت عدت میں ہو شوہر اس کی طرف رجوع کر سکتا ہے اور مندرجہ بالا چھ اقسام کے علاوہ طلاق، طلاق رجعی ہوتی ہے۔

سوال 928: طلاق رجعی کی صورت میں کیا مرد اپنی بیوی کو گھر سے باہر نکال سکتا ہے؟

جواب: جس شخص نے اپنی عورت کو رجعی طلاق دی ہو، اس کیلئے اس عورت کو اس گھر سے نکال دینا جس میں وہ طلاق دینے کے وقت مقیم تھی، حرام ہے۔

سوال 929: طلاق رجعی کی صورت میں کیا عورت بغیر اجازت گھر سے باہر جا سکتی ہے؟

جواب۔جس عورت کو طلاق رجعی دی گئی ہو وہ غیر ضروری کاموں کیلئے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں جا سکتی اور عدت کے دوران اس کے اخراجات اسکے شوہر پر واجب ہیں۔

سوال 930: رجعی طلاق میں مرد کتنے طریقوں سے عورت کی طرف رجوع کر سکتا ہے؟

جواب: مرد دو طریقوں سے عورت کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔

ا۔ایسی بات کرے جس سے پتہ چلے کہ اس نے اسے دوبارہ اپنی بیوی بنالیا ہے۔

۲۔ کوئی ایسا کام کرے جس سے رجوع کا قصد کرے۔اور ظاہر یہ ہے کہ جماع کرنے سے رجوع ثابت ہو جاتا ہے خواہ اسکا قصد رجوع کرنے کا نہ بھی ہو۔

سوال 931: رجوع کرنے کیلئے کیا مرد کے لئے کسی کو گواہ بنانا ضروری ہے؟

جواب: رجوع کرنے میں مرد کیلئے لازم نہیں کہ کسی کو گواہ بنائے یا اپنی بیوی کو رجوع کے متعلق اطلاع دے۔

سوال 932: اگر کسی عورت کو تیسری طلاق دے دی جائے اور وہ دوسرے مرد سے عقد کر لے تو کتنی شرائط کے ساتھ پہلے مرد پر حلال ہوتی ہے؟

جواب: اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو دو دفعہ طلاق دینے کے بعد رجوع کر لے یا دو دفعہ طلاق دے اور ہر دفعہ طلاق کے بعد نکاح کرے یا ایک طلاق کے بعد اسکی طرف رجوع کر لے اور دوسری طلاق کے بعد نکاح کر لے تو تیسری طلاق کے بعد وہ اس مرد پر حرام ہو جاتی ہے۔ اور اگر عورت تیسری طلاق کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر لے تو پانچ شرائط کے ساتھ پہلے مرد کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔

۱۔ دوسرے شوہر کا نکاح دائمی ہو۔

۲۔ دوسرا شوہر جماع کرے اور احتیاط واجب کی بناء پر فرج میں کرے۔

۳۔ دوسرا شوہر اسے طلاق دے یا مر جائے۔

۴۔ دوسرے شوہر کی طلاق کی عدت یا وفات کی عدت ختم ہو جائے۔

۵۔ احتیاط واجب کی بناء پر دوسرا شوہر جماع کرتے وقت بالغ ہو۔

طلاق خلع

سوال 933: طلاق خلع سے کیا مراد ہے؟

جواب: طلاق خلع سے مراد اس عورت کی طلاق ہے جو اپنے شوہر کی طرف مائل نہ ہو اور اس سے نفرت کرتی ہو اور اسے اپنا مہر یا مال بخش دے تاکہ وہ اسے طلاق دیدے۔ اور طلاق خلع میں معتبر ہے کہ عورت اپنے شوہر سے اس قدر شدید نفرت کرتی ہو کہ اسے وظیفۂ زوجیت ادا نہ کرنے کی دھمکی دے۔

سوال 934: طلاق خلع کا صیغہ کیسے پڑھا جائے گا؟

جواب: جب شوہر خود طلاق خلع کا صیغہ پڑھنا چاہے اور اگر اسکی بیوی کا نام مثلاً فاطمہ ہو تو عوض لینے کے بعد کہے گا "زوجتی فاطمہ خالعتھا علی ما بذلت" اور احتیاط مستحب کی بناء پر "ھی طالق" بھی کہے

(یعنی میں اپنی بیوی فاطمہ کو اس مال کے عوض جو اس نے مجھے دیا ہے طلاق خلع دے رہا ہوں اور وہ آزاد ہوئی)۔

سوال 935: وکیل کرنے کی صورت میں طلاق خلع کا صیغہ کیسے پڑھا جائیگا؟

جواب: اگر کوئی عورت کسی شخص کو وکیل مقرر کرے تاکہ وہ اسکا مہر اس کے شوہر کو بخش دے اور شوہر بھی اسی شخص کو وکیل مقرر کرے تاکہ وہ اسکی بیوی کو طلاق دیدے تو اگر شوہر کا نام مثلاً محمد اور بیوی کا نام فاطمہ ہو تو وکیل صیغہ طلاق یوں پڑھے گا "عن موكلتی فاطمة بذلت مهرها لموكلی محمد ليخلعها عليه" اور اسکے بعد بلا فاصلہ کہے" زوجة موكلی خالعتها علی ما بذلت هی طالق "اور اگر عورت نے مہر کے علاوہ کوئی اور چیز بخشی ہو تو ضروری ہے کہ وکیل لفظ "مھرھا" کی بجائے اس چیز کا نام لے، مثلا اگر عورت نے سو روپے دیئے ہوں تو ضروری ہے کہ کہے" بذلت ماة روبية "۔

طلاق مبارات

سوال 936: طلاق مبارات سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر میاں بیوی ایک دوسرے کو نہ چاہتے ہوں اور ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہوں اور عورت مرد کو کچھ مال دے تاکہ وہ اسے طلاق دے دے تو اسے طلاق مبارات کہتے ہیں۔

سوال 937: طلاق مبارات کا صیغہ کیسے پڑھا جائیگا؟

جواب: اگر شوہر خود مبارات کا صیغہ پڑھنا چاہے تو مثلاً اگر عورت کا نام فاطمۃ ہو تو ضروری ہے کہ وہ کہے "بارأت زوجتی فاطمة علی ما بذلت "اور احتیاط لازم کی بناء پر پھر "ھی طالق" بھی کہے۔ اور اگر وہ کسی شخص کو وکیل کرے تو ضروری ہے کہ وہ وکیل کہے " عن قبل موكلی بارأت زوجته فاطمة علی ما بذلت فهی طالق " ۔

سوال 938: خلع اور مبارات میں کونسی شرائط ضروری ہیں؟

جواب: وہ تمام شرائط جو طلاق میں معتبر ہیں وہی طلاق خلع اور مبارات میں بھی معتبر ہیں اور وہ مندرجہ ذیل تین ہیں:

ا۔ خاص صیغہ پڑھنا (جس کا طریقہ اوپر ذکر ہو چکا ہے)۔
۲۔ طلاق کسی چیز پر موقوف نہ ہو۔ اور اگر طلاق کسی ایسی چیز پر موقوف ہو جسکا حصول زمانۂ حال میں یقینی یا احتمال رکھتا ہو لیکن وہ طلاق کیلئے مقوم "رکن اساسی" ہو تو کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ وہ کہے" خلعتک ان کنت زوجتی او ان کنت کارھۃ لی "
۳۔ دو عادل مردوں کے سامنے طلاق کا صیغہ پڑھا جائے اور وہ دونوں اس کو سن رہے ہوں۔

سوال 939: آیا طلاق خلع و مبارات کا صیغہ عربی زبان میں پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: خلع و مبارات کی طلاق کا صیغہ اگر ممکن ہو تو عربی میں پڑھا جانا چاہیئے لیکن اگر ممکن نہ ہو کہ مرد عربی زبان میں صیغہ پڑھے اور وہ وکیل بھی نہ بنا سکتا ہو تو جس زبان میں چاہے ہر اس لفظ کے ذریعے طلاق دے سکتا ہے جو عربی لفظ کے ہم معنی ہو۔

سوال 940: آیا طلاق خلع و مبارات میں عورت کی طرف سے بخشا جانے والا مال مہر سے زیادہ ہو سکتا ہے؟

جواب: جو مال شوہر طلاق مبارات دینے کیلئے لے ضروری ہے کہ وہ عورت کے مہر سے زیادہ نہ ہو لیکن طلاق خلع کے ضمن میں لیا جانے والا مال اگر مہر سے زیادہ بھی ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

سوال 941: وہ عورت کہ جس کا شوہر لاپتہ ہو گیا ہو کیسے دوسرا عقد کر سکتی ہے؟

جواب: جس عورت کا شوہر لاپتہ ہو گیا ہو اگر وہ دوسرے شوہر سے عقد کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ مجتہد عادل کے پاس جائے اور اس کے حکم کے مطابق عمل کرے جو کہ خاص شرائط (جنکی تفصیل منھاج الصالحین میں ہے) کے تحت اسے طلاق دے سکتا ہے۔

سوال 942: آیا پاگل کا باپ یا دادا اسکی بیوی کو طلاق دے سکتے ہیں؟

جواب: پاگل کا باپ یا دادا اسکی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے۔

کھانے پینے کے احکام

پانی میں رہنے والے تمام جانور حرام ہیں ان میں سے صرف چھلکے والی مچھلی حلال ہے اور اسی طرح وہ جانور جو پانی میں بھی رہتا ہو اور جو خشکی میں بھی رہتا ہو وہ بھی حرام ہے۔ جیسے مینڈک، کچھوا وغیرہ، اور اسی طرح سمندری گائے، سمندری گھوڑا وغیرہ بھی حرام ہیں۔

سوال 943: خشکی پر رہنے والے جانوروں کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو جانور خشکی پر رہتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں (۱) اھلیہ (۲) وحشیہ۔

جو جانور اھلی ہیں ان میں سے بھیڑ، بکری، گائے، بھینس اور اونٹ حلال گوشت ہیں ان کا کھانا جائز ہے اور گھوڑے خچر اور گدھے کا گوشت کھانا مکروہ ہے اور اسی طرح کتا اور بلی کا گوشت کھانا حرام ہے اور جو جانور وحشی ہیں ان میں سے ہرن اور جنگلی گائے حلال گوشت ہیں ان کا کھانا جائز ہے۔ اور اسی طرح جنگلی گدھے کا گوشت بھی حلال ہے اور ان میں سے درندوں کا کھانا حرام ہے۔ جیسے شیر، چیتا وغیرہ ایسا جانور جو شکار کرنے والا ہو یا اس کے ناخن ہوں اور پنجہ والا ہو تو وہ حرام گوشت ہے اسی طرح خرگوش کا گوشت بھی حرام ہے اگرچہ انکا شمار جنگلی جانوروں میں نہیں ہوتا، اسی طرح خنزیر، بندر، ہاتھی اور ریچھ وغیرہ کا گوشت کھانا بھی حرام ہے۔

سوال 944: پرندوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ہر وہ پرندہ جیسے شاہین، عقاب، باز اور گدھ، چیل جو چیرنے پھاڑنے اور پنجے والے ہیں وہ حرام ہیں اسی طرح کوے کی تمام قسمیں حرام ہیں اسی طرح ہر وہ پرندہ جو اڑتے وقت اپنے پروں کو کم مارتا ہو اور زیادہ دیر سکون میں رکھتا ہو اور پنجے دار ہو وہ حرام ہے، ان کے علاوہ دوسرے تمام پرندے مثلاً مرغ، کبوتر اور چڑیاں اور شتر مرغ حلال ہیں، چمگادڑ حرام ہے احتیاط واجب کی بنا پر بھڑ، شہد کی مکھی، مچھر، تتلی اور اڑنے والے دوسرے کیڑے مکوڑے حرام ہیں۔

سوال 945: حلال گوشت حیوانات کے کونسے اجزاء حرام ہیں؟

جواب: حلال گوشت جانور کے اجزاء میں سے ۱۴ چیزیں حرام ہیں۔

۱: خون، ۲: فضلہ (گوبر) ۳: عضو تناسل۔ ۴: شرمگاہ۔ ۵: بچہ دانی، ۶: غدود۔ ۷: کپورے۔ ۸: وہ چیز جو بھیجے میں ہوتی ہے اور چنے کے دانے کی شکل کی ہوتی ہے۔ ۹: حرام مغز جو ریڑھ کی ہڈی میں ہوتا ہے۔ ۱۰: وہ رگیں جو ریڑھ کی ہڈی کے دونوں طرف ہوتی ہیں اور احتیاط واجب کی بناپر ان کا کھانا حرام ہے۔ ۱۱: پتہ، ۱۲: تلی، ۱۳: مثانہ۔ ۱۴: آنکھ کا ڈھیلا۔

اور اسی طرح پرندوں کا خون اور ان کا فضلہ کھانا حرام ہے اور احتیاط واجب کی بناپر جو چودہ چیزیں اوپر بیان ہوئی ہیں اگر وہ پرندوں کی ہوں تو ان کا کھانا بھی حرام ہے۔

سوال 946: جانوروں کا پیشاب پینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حرام گوشت حیوانات کا پیشاب پینا حرام ہے اور اسی طرح حلال گوشت حیوان حتی کہ احتیاط لازم کی بناپر اونٹ کا پیشاب پینا بھی حرام ہے۔ البتہ علاج کی غرض سے اونٹ گائے اور بھیڑ کے پیشاب پینے میں حرج نہیں ہے۔

سوال 947: شراب پینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: شراب پینا حرام ہے اور احادیث میں اسے گناہان کبیرہ میں شمار کیا گیا ہے۔ جس دستر خوان پر شراب پی جارہی ہو اس پر رکھی ہوئی چیزیں کھانا حرام ہے۔ اور اسی طرح اس دستر خوان پر بیٹھنا جس پر شراب پی جارہی ہو احتیاط واجب کی بناپر حرام ہے۔

کھانا کھانے کے آداب۔

سوال 948: کھانا کھانے کے مستحبات ذکر کریں۔

جواب: ۱: کھانا کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھونا، ۲: کھانا کھانے کے بعد دونوں ہاتھوں کا دھونا اور پھر کپڑے یا تولیہ وغیرہ سے خشک کرنا۔ ۳: میزبان کھانے میں پہل کرے اور سب سے آخر میں ختم کرے۔ ۴: کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھے، اگر دستر خوان پر متعدد کھانے ہوں تو ہر کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔ ۵: کھانا دائیں ہاتھ سے کھائے۔ ۶: تین یا زیادہ

انگلیوں سے کھانا کھائے۔ ۷: اگر چند اشخاص دستر خوان پر موجود ہوں تو ہر آدمی اپنے سامنے سے کھانا کھائے۔ ۸: چھوٹے چھوٹے لقمے بنا کر کھائے۔ ۹: دستر خوان پر زیادہ دیر بیٹھے اور کھانے کو طول دے۔ ۱۰: کھانا خوب اچھی طرح چبا کر کھائے۔ ۱۱: کھانا کھا لینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرے۔ ۱۲: انگلیوں کو چاٹے۔ ۱۳: کھانا کھانے کے بعد دانتوں میں خلال کرے۔ ۱۴: جو غذا دستر خوان سے باہر گر جائے اسے جمع کرے اور کھالے لیکن اگر جنگل یا میدان میں کھا رہا ہو تو اسے پرندوں اور جانوروں کے لیے چھوڑ دے۔ ۱۵: دن اور رات کی ابتداء میں کھانا کھائے۔ ۱۶: کھانا کھانے کے بعد پیٹھ کے بل لیٹے اور دایاں پاوں بائیں پاوں پر رکھے۔ ۱۷: کھانا شروع کرتے وقت اور کھا لینے کے بعد نمک چکھے۔ ۱۸: پھل کھانے سے پہلے اسے اچھی طرح پانی سے دھولے۔

وہ باتیں جو کھانا کھاتے وقت مکروہ ہیں۔

کھانا کھاتے وقت چند چیزیں مکروہ ہیں۔

1) بھرے پیٹ کھانا کھانا۔
2) بہت زیادہ کھانا۔
3) کھاتے وقت دسروں کے منہ کی طرف دیکھنا۔
4) گرم کھانا کھانا۔
5) جو چیز کھائی یا پی جارہی ہو اسے پھونک مارنا۔
6) دستر خوان پر کھانا لگ جانے کے بعد کسی اور چیز کا منتظر ہونا۔
7) روٹی کو چھری سے کاٹنا۔
8) روٹی کو کھانے کے برتن کے نیچے رکھنا۔
9) ہڈی سے چپکے ہوئے گوشت کو یوں کھانا کہ اس پر بالکل گوشت نہ رہے۔
10) اس پھل کا چھلکا اتارنا جو چھلکے کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔
11) پھل پورا کھانے سے پہلے پھینک دینا۔

پانی پینے کے آداب اور مستحبات

۱: پانی چوسنے کی طرز پر پیے۔ ۲: دن میں کھڑے ہو کر پیئے۔ ۳: پانی پینے سے پہلے بسم اللہ اور بعد میں الحمدللہ پڑھے۔ ۴: پانی (غٹاغٹ نہ پیئے) تین سانسوں میں پیئے۔ ۵: پانی خواہش کے مطابق پیئے۔ ۶: پانی پینے کے بعد امام حسینؑ اور ان کے اصحاب کو یاد کرے اور ان کے قاتلوں پر لعنت بھیجے۔

پانی پینے کے مکروہات۔

۱: زیادہ پانی پینا مکروہ ہے، ۲: مرغن غذا کھانے کے بعد پانی پینا۔ ۳: رات کو کھڑے ہو کر پینا مکروہ ہے۔ ۴: بائیں ہاتھ سے پینا۔ ۵: کوزے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پانی پینا۔

میراث کے احکام۔

سوال949: وراثت پانے والوں کے کتنے گروہ ہیں۔

جواب: جو لوگ مرنے والے سے رشتے داری کی بناپر وراثت پاتے ہیں ان کے تین گروہ ہیں۔

پہلا گروہ: مرنے والے کا باپ، ماں اور اولاد ہیں۔اور اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں اولاد کی اولاد ہے جہاں تک یہ سلسلہ نیچے چلا جائے۔اس گروہ کے ہوتے ہوئے دوسرا گروہ وراث نہیں بن سکتا۔

دوسرا گروہ: میت کے دادا، دادی، نانا، نانی، بہن اور بھائی ہیں۔

بہن اور بھائی کے نہ ہونے کی صورت میں ان کی اولاد ان کی جگہ دوسرے گروہ میں شامل ہوگی اس گروہ میں بھی جب کوئی آدمی زندہ ہو تو تیسرے گروہ والے وارث نہیں بن سکتے۔

تیسرا گروہ: میت کے چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ اور ان کی اولاد ہے اور جب تک میت کے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ میں سے کوئی ایک بھی زندہ ہو توان کی اولاد وراثت نہیں پائے گی۔

بیوی اور شوہر ایک دوسرے کی میراث پاتے ہیں۔

پہلے گروہ کی میراث: اگر پہلے گروہ میں صرف ایک شخص میت کا وارث ہو مثلا فقط باپ ہو، یا ماں ہو یا اکلوتا بیٹا، یا اکلوتی بیٹی ہو تو میت کا سارا ترکہ اسی ایک کو ہی ملے گا۔

سوال950: اگر میت کے وارث صرف اس کے ماں باپ ہوں تو پھر کیسے تقسیم کریں گے؟

جواب: اگر میت کے ماں باپ کے علاوہ اولاد نہ ہو تو مال کے تین حصے کیے جائیں گے جن میں دو حصے باپ کو اور ایک حصہ ماں کو ملتا ہے۔

سوال951: اگر میت کا وارث اس کا باپ، ماں اور ایک بیٹی ہو تو مال کو کیسے تقسیم کیا جائے گا؟

جواب: مال کے پانچ حصے کیے جائیں گے اور ایک ایک حصہ ماں اور باپ کو اور باقی تین حصے بیٹی کو ملیں گے۔

سوال952: اگر میت کے ماں باپ اور ایک بیٹا وارث ہوں تو پھر کیسے تقسیم کریں گے؟

جواب: اس صورت میں مال کے چھ حصے کیے جائیں گے ماں اور باپ کو ایک ایک حصہ اور باقی چار

حصے بیٹے کو ملیں گے اور اگر ایک بیٹے کے علاوہ اور بھی بیٹے اور بیٹیاں ہوں تو پھر ان چار حصوں کو ایسے تقسیم کریں گے کہ ہر بیٹا بیٹی سے دوگنا حصہ لے گا۔

سوال 953: اگر میت کے وارث صرف ماں یا صرف باپ کے ساتھ اس کے بیٹے بھی ہوں تو کیسے تقسیم کریں گے۔؟

جواب: اس صورت میں مال کے چھ حصے کیے جائیں گے ایک حصہ ماں یا باپ کو ملے گا باقی پانچ حصے بیٹوں میں برابر تقسیم ہوں گے اور اگر بیٹوں کے ساتھ بیٹی بھی ہو تو ان پانچ حصوں کو ایسے تقسیم کریں گے کہ ہر بیٹے کو بیٹی سے دوگنا حصہ ملے گا۔

سوال 954: اگر میت کا وارث صرف ماں یا باپ اور ایک بیٹی ہو تو کیسے تقسیم کریں گے؟

جواب: اس صورت میں مال کے چار حصے کیے جائیں گے اور ایک حصہ ماں یا باپ کا اور باقی تین حصے بیٹی کے ہوں گے۔

دوسرے گروہ کی میراث: جو لوگ رشتہ داری کی بناپر میراث پاتے ہیں ان کا دوسرا گروہ میت کا دادا، دادی، نانا، نانی، بھائی اور بہن ہیں۔ اور اگر میت کے بھائی بہن نہ ہوں تو ان کی اولاد میراث پائے گی۔

سوال 955: اگر مرنے والے کا وارث صرف ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ترکہ کو کیسے تقسیم کریں گے؟

جواب: اس صورت میں سارا مال اس کے بھائی یا بہن کو ملے گا۔

سوال 956: ایک میت کے وارث متعدد بہن بھائی ہوں تو کیسے تقسیم کریں گے؟

جواب: اگر میت کے وارث صرف دو یا تین بھائی ہوں تو سارا مال ان میں برابر تقسیم کریں گے اور اگر صرف بہنیں ہوں تو بھی سارا مال بہنوں میں برابر تقسیم ہوگا اور اگر بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی ہوں تو پھر ہر بھائی کو بہن سے دوگنا حصہ ملے گا۔ مثلاً اگر میت کے دو بھائی اور ایک بہن ہو تو ترکہ کے پانچ حصے کریں گے دو، دو حصے بھائیوں کے اور ایک حصہ بہن کا ہوگا۔

سوال 957: اگر میت کا وارث صرف دادا یا صرف دادی، یا صرف نانا، صرف نانی ہو تو تقسیم کیسے کریں گے؟

جواب: اس صورت میں سارا مال اسی کو دے دیا جائے گا۔

سوال958: اگر وارث دادا، دادی ہو تو پھر کیا کریں گے؟

جواب: اس صورت میں مال کے تین حصے کریں گے دو حصے دادا کو اور ایک حصہ دادی کو ملے گا۔

سوال959: اگر وارث نانا، نانی ہوں تو پھر کیا کریں گے؟

جواب: اس صورت میں مال ان دونوں میں برابر تقسیم کیا جائے گا۔

سوال960: اگر وارث میں داد، دادی کے ساتھ نانا یا نانی بھی شامل ہوں تو پھر کیا کریں گے؟

جواب: اس صورت میں مال کے تین حصہ کریں گے، دو حصے دادا یا دادی کو اور ایک حصہ نانا یا نانی کو ملے گا۔

تیسرا گروہ: جو لوگ رشتہ داری کی بنا پر میت سے ترکہ وراثت میں لیتے ہیں ان کا تیسرا گروہ چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ اور ان کی اولاد ہے اگر پہلے اور دوسرے گروہ میں سے کوئی بھی نہ ہو تو پھر یہ تیسرے گروہ والے وارث بنتے ہیں۔

سوال961: میت کا وارث صرف اس کا چچا یا پھوپھی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں سارا مال اسی کو ملے گا۔

بیوی اور شوہر کی میراث

سوال962: اگر خاتون مر جائے اور اولاد زندہ ہو تو اس کے مال کو کیسے تقسیم کریں گے؟

جواب: سارے مال کا آدھا حصہ اس کے شوہر کو ملے گا اور باقی دوسرے ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

سوال963: اگر کوئی آدمی مر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو تو پھر کیسے تقسیم کریں گے؟

جواب: اس کے مال کا چوتھا حصہ بیوی کو ملے گا اور باقی دوسرے ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

سوال964: اگر میت کے مال میں زمین ہو تو بیوی کو حصہ ملے گا؟

جواب: ان چیزوں میں سے بیوی کا کوئی حصہ نہیں ہے اور نہ ہی ان کی قیمت میں حصہ ہے

سوال965: اگر میت کے مال میں گھر، درخت اور باغ وغیرہ ہو تو بیوی کو حصہ ملے گا؟

جواب: ان چیزوں کی زمین سے حصہ نہیں ملے گا لیکن ان کی قیمت کی صورت میں حصہ ملے گا۔

سوال 966: اگر میت کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو مال کیسے تقسیم کریں گے ؟

جواب : اگر میت کی اولاد نہ ہو تو چوتھا حصہ سب بیویوں میں تقسیم ہوگا اور اگر اولاد ہو تو آٹھواں حصہ تقسیم ہوگا۔

میت کا قرآن مجید، انگوٹھی، تلوار اور جو کپڑے وہ پہن چکا ہو وہ بڑے بیٹے کا مال ہے اور اگر یہ چیزیں ایک سے زیادہ ہوں تو پھر بڑا بیٹا ان کے بارے باقی ورثاء سے مصالحت کرے گا۔

مسلمان کافر سے ترکہ پاتا ہے اور کافر مسلمان سے ترکہ نہیں پاتا اگرچہ وہ کافر میت کا باپ یا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

سوال 967: اگر کوئی بندہ اپنے رشتہ دار کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو کیا وہ ترکہ میں حصہ دار ہوگا؟

جواب : قاتل مقتول سے وراثت نہیں پا سکتا۔